

دور جدید کا سیمینہ کتاب

کوہِ شامی

تقریباً

بائسٹھ سو سالہ عیسائیوں کی شیعہ اہل بیت علیہم السلام کے خلاف شامیوں کی

تالیف

مولانا سعید الرحمن صاحب دیوبند
مفتی اعظم دارالافتاء دیوبند

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف دہلوی کی بھڑی خواہش کی تکمیل

پبلشرز: دارالافتاء دیوبند

دورِ جدید کا سیلہ کذاب

گروہِ شاہی

تقریظ،

جانشین مولانا لدھیانوی شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ

تالیف،

مولانا سعید احمد صدیقی پوری مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت شہید اسلام

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی آخری خواہش کی تکمیل

منکبہ لدھیانوی

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

(العمر لہ و سلام) علیہ السلام (الذین) (صطفیٰ):

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ اسلام کے خلاف جو چاہے کرے اور جس عقیدہ کا چاہے اظہار کرے۔ دنیا میں یہ واحد اسلامی ملک ہے جہاں پر اسلام کے خلاف بولنے والے کو اگر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو حکومت سے لے کر عوام الناس تک اس کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت ہو یا یوسف کذاب، گوہر شاہی ہو یا ڈاکٹر عثمانی، عتیق الرحمن گیلانی ہو یا محمد شیخ، جس کی مرضی جو چاہے بک دے، وہ دین بن جاتا ہے۔ یہ ایسی زر خیز سر زمین ہے جہاں ہر فتنہ کی نہ صرف کاشت ہوتی ہے بلکہ اس کی آمیاری بھی ہوتی ہے۔ شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ ”جب فضل الرحمانی فتنہ عروج پر تھا، اور اسے ایوب خان کی حمایت اور حکومت کی سرپرستی حاصل تھی، مولانا سید محمد یوسف بھٹائی، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ اور دیگر علماء اسلام اس کے قلع قمع میں مصروف تھے (خود حضرت شہیدؒ نے بھی اپنی تحریروں کا آغاز اس فتنہ کی سرکوبی سے فرمایا تھا)۔ میں ایک دن ظہر کی نماز کے بعد بیٹھا انہی فتنوں پر غور کر رہا تھا کہ اچانک دل ہی دل میں، میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے ہمکاری کرتے ہوئے عرض کی: ”یا اللہ آپ قادر مطلق ہیں ایک فتنہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا فتنہ شروع ہو جاتا ہے، کیا اسی طرح ہماری زندگی گزر جائے گی؟ کیا اہل حق اسی طرح پریشانی کی حالت میں رہیں گے۔“ یہ گفتگو کرتے ہوئے میں روتا رہا کہ اتنے میں ایسا محسوس ہوا کہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول _____ اکتوبر ۲۰۰۰ء

تعداد _____

قیمت _____

کمپوزنگ _____ صدیقی کمپوزرز، ماڈل کالونی

فون: ۴۵۰۴۰۰۷

ناشر _____ مکتبہ لدھیانوی، سلام مارکیٹ

ہوری ٹاؤن۔ کراچی

فون: ۷۷۸۰۳۳۷

فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

تقریظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى:

برادر محترم مولانا سعید احمد جلاپوری زید لطفہ کو ابتدا ہی سے مرشد العلماء حضرت اقدس شہید مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ہے اور حضرت شہیدؒ کی اس رفاقت سے انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا۔ حضرت شہیدؒ کی زندگی میں ہی ان کی کچھ ایسی تحریریں منظر عام پر آئیں جس میں حضرت شہیدؒ کے قلم کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ جس پر حضرت اقدسؒ نے بھی اطمینان کا اظہار کیا اور اسی بنا پر بینات کی نیابتِ مدیر کی ذمہ داری حضرت شہیدؒ کے دور میں مولانا سعید احمد جلاپوری صاحب بہت اچھے انداز میں نبھاتے رہے۔ حضرت کے اس اعتماد کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ جب گوہر شاہی جیسے فتنہ کی بیخ کنی کے لئے حضرت شہیدؒ سے مستقل تصنیف کا مطالبہ ہوا تو حضرت اقدسؒ نے مولانا سعید احمد جلاپوری کو حکم دیا کہ وہ اس کتاب کو مرتب فرمائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی تکمیل اور ترتیب میں حضرت اقدسؒ کی توجہ اور نظر کا بہت زیادہ اثر ہے۔ مولانا سعید احمد جلاپوری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علماء کرام کے لئے یہ بات بڑی سعادت ہے کہ اس فتنہ کی جڑیں کاٹنے کی پہلی جدوجہد اور سعی ان کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مولانا سعید احمد جلاپوری کے قلم کی طاقت میں اضافہ فرمائے اور امت کو گمراہی سے بچانے کا اس کو ذریعہ بنائے۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

(مفتی) نظام الدین شامزی

شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ مہروری ٹاؤن کراچی

جیسے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: ”کیا پھر جنت ایسے ہی مل جائے گی۔“ اس فقرہ نے گویا دل کی سلگتی آگ میں ایک ٹھنڈک کی کیفیت پیدا کر دی اور سکون و اطمینان نصیب ہو گیا۔ واقعی حضرت شہیدؒ نے سچ فرمایا تھا۔

حضرت شہیدؒ کی پوری زندگی انہی باطل فتنوں کی سرکوفی میں گزر گئی، گوہر شاہی پر مقدمہ کے دوران علامہ احمد میاں حمادی نے حضرت شہیدؒ سے درخواست کی کہ وہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد پر مفصل کتاب یا رسالہ تحریر فرمائیں، حضرت شہیدؒ نے اپنے رفیق اور نائب مولانا سعید احمد جلاپوری زید مجدہم کو حکم دیا کہ گوہر شاہی کے کفریہ عقائد سے متعلق اس کی تحریریں جمع کریں، مولانا سعید احمد جلاپوری نے حکم کے مطابق تمام مواد جمع کیا اور حضرتؒ کی خدمت میں پیش کیا، حضرتؒ نے حکم دیا کہ تم خود ہی اس کو مرتب کرو۔ مولانا سعید احمد جلاپوری صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کتاب کو مرتب فرما کر حضرت شہیدؒ کے اعتماد کو جس طرح پورا فرمایا وہ خالص اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت شہیدؒ کی کرامت کا مظہر ہے۔ کاش یہ کتاب حضرت شہیدؒ کی حیات مبارکہ میں شائع ہو جاتی تو حضرت شہیدؒ جو مسرت ہوتی وہ مولانا سعید احمد جلاپوری کے لئے بہت بڑا سرمایہٴ افتخار ہوتی، لیکن امیدِ واثق ہے کہ حضرت شہیدؒ کی خدمتِ عالیہ میں جب یہ صدقہ جاریہ پہنچے گا تو آپ کو روحانی طور پر جو مسرت حاصل ہوگی اس کے اثرات، مولانا سعید احمد جلاپوری کے لئے عظیم ذخیرہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مولانا سعید احمد جلاپوری کو جزائے خیر عطا فرمائے اور امت کے لئے اس کتاب کو نافع بنائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ

(مولانا مفتی) محمد جمیل خان

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(العصر لدہ دسلو) علی ہجوۃ الدین (اصطغیٰ)

مرشد العلماء، شہید ناموس رسالت سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ حسب معمول رمضان المبارک کے بعد ۱۵ شوال ۱۴۲۰ھ کو دفتر تشریف لائے تو اپنے خدام کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ زیر ترتیب کتابوں میں سب سے پہلے ”دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار“ کی ترتیب و تدوین کی جائے اور اسے جلد از جلد منظر عام پر لایا جائے۔ حسب ارشاد اس پر کام شروع کر دیا گیا اور چند دنوں میں کتاب پیسٹنگ کے مرحلہ میں چلی گئی۔ پیسٹنگ مکمل ہوئی تو رفقا نے حضرت شہیدؒ کو اطلاع دی کہ چند صفحات خالی رہ گئے ہیں اگر آجانب گوہر شاہی کے نظریات و افکار سے متعلق کچھ لکھ دیں تو موضوع کی مناسبت سے اسے بھی کتاب میں شامل کر دیا جائے اور یوں دور حاضر کے تقریباً تمام مجددین سے متعلق قارئین کو مواد یکجا مل جائے گا۔ حضرت نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور راقم الحروف کو حکم فرمایا کہ گوہر شاہی کے لٹریچر سے اس کی قابل اعتراض تحریروں، تقریروں اور اقوال و اعتقادات کو جمع کر کے مجھے دیا جائے تاکہ اس پر مناسب تبصرہ کر کے کتاب کا حصہ بنایا جاسکے۔ حضرت کے ارشاد پر جب گوہر شاہی کے لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا، تو اچھا

خاصا مواد اکٹھا ہو گیا، اب اگر اس پورے مواد کو کتاب میں شامل کیا جاتا تو کتاب کی غیر معمولی ضخامت اور اس کی اشاعت میں تاخیر کا اندیشہ تھا۔ جب حضرت شہیدؒ کی خدمت میں یہ پورا مواد پیش کیا گیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اسے مستقل کتاب کی شکل دے کر الگ شائع کیا جائے۔ چنانچہ حضرت کے ارشاد، راہ نمائی اور سرپرستی میں اس پر کام شروع کر دیا گیا۔

بدھ ۱۲ صفر کو تقریباً مسودہ کی تمییز سے فارغ ہو کر راقم الحروف نے گوہر شاہی کی تحریروں اور اس کے نظریات و عقائد پر مبنی ایک سوال نامہ مرتب کر کے حضرت کی خدمت میں جواب کے لئے پیش کیا تو حضرت نے اسے بے حد پسند فرمایا، اس کا نہایت مختصر اور جامع جواب لکھتے ہوئے واضح کیا کہ گوہر شاہی کا فرو مرتد اور ضال و مضل ہے۔

اگلے ہی دن ۱۳ صفر ۱۴۲۱ھ صبح دس بجے حضرت، شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہو کر راہی جنت ہو گئے، ہمیں اور پوری امت مسلمہ کو یتیم و بے سہارا چھوڑ کر چلے گئے۔ آج حضرت کی شہادت کے ۳ ماہ بعد یہ کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ایک گونا گونی خوشی اور مسرت کا احساس بھی ہے کہ محمد اللہ حضرت کی تحریک، تجویز اور خواہش و آرزو کی تکمیل ہو گئی ہے۔ دوسری طرف یہ احساس محرومی اور صدمہ بھی ہے کہ اگر حضرت اقدسؒ اس کتاب کو موجودہ شکل میں دیکھتے تو بلاشبہ ان کا دل ٹھنڈا ہوتا، ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے، اور بارگاہ الہی میں اس کی مقبولیت کی دعائیں فرماتے۔ لیکن :

اے ہمارے آرزو کے خاک شدہ

میں اس کوشش کو حضرت اقدس شہیدؒ کے نام معنون کرتا ہوں اور دعا

کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میرے حضرت اقدسؒ کی روح کو پہنچائیں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرما کر فتنہ گوہر شاہی سے متاثر افراد کی ہدایت و رہنمائی اور غور و فکر کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آخر میں حضرات علمائے کرام اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی خونی دیکھیں تو اسے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے حضرت شہیدؒ کی توجہات اور دعاؤں کا ثمرہ سمجھیں، اور اگر اس میں کوئی غلطی اور کوتاہی نظر آئے تو اسے میری کور مغزی اور جہالت پر محمول کرتے ہوئے اس کی نشاندہی فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ (لہذا وہی دعوہ بھری (لمبیں)۔

خاکہائے شہید ناموس رسالتؐ

سعید احمد جلال پوری

فہرست

۱۵ مقدمہ
 باب اول
۲۱ حالات اور خاندانی پس منظر
۲۲ وجہ تسمیہ ڈھوک گوہر علی شاہ
۲۳ ”روحانی سفر“
۲۴ گوہر شاہی کی دجالی گدھے پر سواری
۲۶ نہ نماز، نہ روزہ
۲۷ باطنی لشکر کی تیاری
۲۸ گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا
۳۰ انجمن سر فروشان اسلام کی بنیاد
۳۳ گوہر شاہی کا کردار
۳۶ مستانی کے ساتھ شب باشی
۳۸ مستانی کا عشق
۳۹ مستانی کی یاد
۳۹ غیر محارم سے جسم دیوانا
۴۰ میں چلے میں ہوں ورنہ!!

۵۷ نماز، روزہ میں روحانیت نہیں
۵۸ گوہر شہابی اور تحریف قرآن
۵۹ قرآن کے دس پارے اور ہیں
۶۰ ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد
۶۱ اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے
۶۲ نماز پڑھنا گناہ ہے
۶۳ کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
۶۴ تو کعبہ کی طرف نہ جا، کعبہ تیری طرف آئے
۶۵ زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے
۶۶ حضرات انبیاء کرام کی توہین
۶۷ حضرت آدمؑ کی گستاخی
۶۸ حضرت آدمؑ کی توہین
۶۹ حضرت آدمؑ کی توہین کی ایک مثال
۷۰ حضرت موسیٰؑ کی توہین
۷۱ حضرات انبیاء و اولیاء کی توہین
۷۲ بیت اللہ کی توہین
۷۳ بیت اللہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہر حاجی کو نہیں ملتا
۷۴ گوہر شہابی کا ہادی پیشاب میں
۷۵ مرزا ایت کے اثرات
۷۶ شیطان کا اثر

۴۰ اظہار حقیقت
۴۱ گوہر شہابی اور امریکی امداد

باب دوم

۴۳ گوہر شہابی کے کفریہ عقائد
۴۴ قول و عمل اور تحریر و تقریر کا تضاد
۴۵ گوہر شہابی مأمور من اللہ
۴۶ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی
۴۷ اللہ تعالیٰ کو لا علم کہنا
۴۸ خالق کائنات مجبور!
۴۹ اللہ تعالیٰ خواجہ کے روپ میں
۵۰ اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کی انگوٹھی
۵۱ کلمہ اسلام کے بغیر اللہ تک رسائی
۵۲ نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں
۵۳ شریعت محمدی اور شریعت احمدی
۵۴ شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے
۵۵ طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار
۵۶ شریعت نہیں عشق کا راستہ
۵۷ شریعت، طریقت لازم و ملزوم

- شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت ۷۲
- داخلی امتی کو بہشت میں سزا ملے گی ۷۳
- ناپاک اہلیا اور موسیقی ۷۴
- ڈانس کرنا اور چرس پلانا چائز ہے ۷۴
- شراب پیو جنم میں نہیں جاؤ گے ۷۵
- منکر و نکیر گرفتار ۷۶
- حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر ۷۶
- حج موقوف ہو گیا ۷۸
- چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے ۷۹
- ہماری چاند کی تصویر کو جھٹلانا اللہ کی نشانی کو جھٹلانا ہے ۸۰
- گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ ۸۱
- گوہر شاہی مہدی ۸۳
- ہمارے عقیدت مند ہمیں امام مہدی سمجھتے ہیں ۸۴
- دعویٰ مہدیت سے سزا کا خوف ۸۵
- چھوٹے مہدی کو سزا کا خوف ۸۵
- جعلی مہدی کا ہندوانہ نظریہ حلول ۹۰
- گوہر شاہی منصب نبوت پر ۹۳
- حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں ۹۵
- حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کا دعویٰ ۹۵
- گوہر شاہی کا کلی اوتار؟ ۹۷

- گوہر شاہی منصب معراج پر ۱۰۰
- خدائی کے منصب پر ۱۰۱
- کفر کی تلقین ۱۰۲
- گوہر شاہی کا مردوں کو زندہ کرنا ۱۰۳
- گوہر شاہی اور یہودیت و عیسائیت کی تبلیغ ۱۰۳

باب سوم

- گوہر شاہی کے کفر و ارتداد پر علماء امت کے فتاویٰ ۱۰۷
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا پہلا فتویٰ ۱۰۸
- دارالافتاء ختم نبوت کا فتویٰ ۱۱۰
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا آخری فتویٰ ۱۱۳
- جامعہ علوم اسلامیہ علامہ موری ٹاؤن کا فتویٰ ۱۱۹
- جامعہ فاروقیہ کراچی کا فتویٰ ۱۲۳
- دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ۱۲۵
- دارالعلوم امجدیہ کراچی کا فتویٰ ۱۲۶
- دارالعلوم قادریہ سہانہ کراچی کا فتویٰ ۱۲۸
- دارالعلوم ضیاء القرآن مانسہرہ کا فتویٰ ۱۵۳
- مدرسہ نظامیہ تجوڑی مروت، ضلع یوں کا فتویٰ ۱۵۴
- دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام جہلم کا فتویٰ ۱۵۵
- جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد کا فتویٰ ۱۵۷

- ۱۵۹ مفتی عبدالحق عتیق خانیوال کا فتویٰ
 ۱۶۲ جامعہ غوثیہ اوچشریف کا فتویٰ
 ۱۶۵ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور کا فتویٰ
 ۱۷۴ امام کعبہ شیخ محمد بن عبد اللہ سنیل کا فتویٰ

باب چہارم

- ۱۷۷ فتنہ گوہر شاہی کا تعاقب
 انسداد و ہشت گردی عدالت ڈیرہ غازی خان کا فیصلہ
 ۱۹۳ گوہر شاہی کے خلاف دوسری عدالتی کارروائی کی روئیداد
 ۲۱۳ گوہر شاہی کے خلاف میرپور خاص کی عدالت کا فیصلہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفى :

انگریز نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے
 نف فتنے برپا کئے، ان سب سے خطرناک اور بے حد تکلیف دہ جعلی نبوت اور جھوٹے
 کافتنہ تھا، انگریز نے امت مسلمہ سے جذبہ جہاد ختم کرنے، منصب نبوت کی تخفیف
 یقین کرنے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے اپنے جدی پشتی غلام
 سے دعویٰ نبوت کر دیا کہ امت کو کرب میں مبتلا کر دیا، ملت اسلامیہ اور ہندوپاک کے
 مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر ختم کرنے اور اسکے بدیو دار لاشے کو
 دفن کرنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس کے گماشتوں نے پاکستان میں اس
 سے ملتا جلتا ایک اور فتنہ برپا کر دیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت
 پورے دین کی عمارت کو ڈھادینے کا اعلان کر دیا، اس نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور
 دوسرے شعائر اسلام کا انکار کر دیا۔ حد تو یہ ہے کہ اس نے نجات آخرت کے لئے
 ایمان و ایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی انکار کر دیا اس کے نزدیک ظاہر شریعت، قرآن

وحدیث اور اس کے احکام کی کوئی حقیقت نہیں، اس کے ہاں قرآن کے موجودہ تفسیر پاروں کی چنداں اہمیت نہیں، بلکہ اس کے پاس مزید دس پاروں کا علم ہے، جس سے وہ اپنی ذات کو روشناس کراتا ہے، رات رات بھر چلہ گاہ میں مستانی سے ہم آغوش رہنے، بھنگ اور چرس پینے سے اس کی روحانیت میں کوئی خلل نہیں آتا بلکہ الٹا ترقی ہوتی ہے، اس کا کہنا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امریکہ کے ایک ہوٹل میں اس سے ملنے آئے تھے۔ اگر سزا کا خوف نہ ہوتا تو شاید وہ نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیتا۔

اس کا عقیدہ ہے کہ چاند اور سورج میں اس کی تصویر ہے اور یہ قدرت کی غیر معمولی نشانی ہے، جو اس کو نہیں مانتا وہ اللہ کی عظیم نشانیوں کا منکر ہے، اسی طرح اس کا دعویٰ ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ اور تصویر آگئی ہے۔ اور جو اس کی حجر اسود کی تصویر کو نہیں مانتا وہ بھی نشان الہی کا منکر ہے اور یہ تصویر اس کے مہدی ہونے کی علامت ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یہ تصویر آج کی نہیں بلکہ زمانہ قدیم سے ہے، خود آنحضرت ﷺ نے بھی نعوذ باللہ حجر اسود کو اس لئے یوسہ دیا تھا کہ آپ ﷺ نے عالم ارواح کی شناسائی کی بنا پر مجھے پہچان لیا اور حجر اسود پر میری تصویر کو یوسہ دیا تھا۔ نعوذ باللہ۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے اسلام کے مقابلہ میں ایک نیا دین اور مذہب وضع کر کے اپنے آپ کو ایک نئے دین کے بانی کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔ اس ملعون نے مسلمات دین میں سے ہر ایک پر اپنی تنقید کے تیز و تند نشتر چلائے ہیں۔

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ گوہر شاہی کا فتنہ دراصل مسلمانوں کے غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا تسلسل اور اس کا عکس معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ان دونوں فتنوں کے بانیوں اور ان کے برپا کردہ فتنہ میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے، مثلاً:

..... غلام احمد قادیانی پر اتھری فیل تھا، اور دور حاضر کا شاتم رسول

میٹرک پاس ہے مگر دینی تعلیم سے دونوں کورے اور جاہل ہیں۔
۲..... انگریزی نبی سیالکوٹ کی عدالت کا کلرک تھا۔ تو گوہر شاہی کا پیشہ ویلڈنگ ہے۔

۳..... جعلی نبی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ انگریز کا وفادار تھا۔ تو جعلی مہدی کا ابا حضور فضل حسین انگریزی دور کی سرکار کا وفادار ملازم رہا ہے۔
۴..... انگریزی نبی رات بھر کمرۂ خاص میں نامحرم خادمہ بھانوسے پاؤں دلاتا تھا۔ تو امریکی مہدی رات رات بھر مستانی سے ہم آغوش رہتا ہے۔

۵..... پنجابی نبی کے فرشتے ”ٹی جی ٹی جی“ صاحب تھے، تو کشمیری مہدی کا پیر و مرشد شیطان ہے جو گاہ بگاہ اس کے پیشاب میں اسے نظر آتا ہے۔

۶..... ہندی مدعی نبوت نے اپنی قوم اور برادری کا نام بدل کر اپنے آپ کو مغل برلاس لکھا، تو مہدی پاکستان نے بھی اپنی مغل برادری کو خیر باد کہہ کر اپنے آپ کو ”سید“ باور کرایا۔

۷..... انگریزی نبی ٹانک وائن (انگریزی شراب) پیتا تھا، تو اس کا پر تو انگریزی مہدی بھنگ اور چرس سے شوق کرتا ہے۔

۸..... انگریزی نبی نے شروع شروع میں مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مبلغ اسلام ظاہر کیا، تو اس کے فرزند ناہموار گوہر شاہی نے بھی شروع شروع میں تعویذات و عملیات کے ذریعہ مسلمانوں کا قرب حاصل کیا۔

۹..... انگریزی نبی بے مرشد تھا، تو انگریزی مہدی بھی بے مرشد ہے۔

۱۰..... انگریزی نبی اپنے آپ کو تمام مذاہب کا اوتار بتاتا تھا، تو اس کا غل و بردز امریکی گماشتہ بھی مذہب کی قید سے آزاد اپنے آپ کو تمام مذاہب کا راہ نما سمجھتا ہے۔

۱۱..... مسیلمہ ہند اپنے آپ کو دینی اعتبار سے ان پڑھ کتا تھا، تو اس کا روحانی پیٹا بھی ان پڑھ ہے۔

۱۲..... انگریز کا خود کاشتہ پودا نہایت بزدل تھا، تو اس کا نقش دوم بھی ”جراثیم بھادری“ میں اس سے کم نہیں۔

۱۳..... غلام احمد قادیانی کے فتنہ کی داغ بیل انگریز بھادر نے ڈالی، تو امریکی مہدی کو امریکہ بھادر کی تائید و تعاون حاصل ہے۔

۱۴..... انگریزی نبی کی اولاد نے بھاگ کر انگلینڈ میں پناہ حاصل کی ہے، تو امریکی مہدی نے بھی امریکہ جا کر سکون کا سانس لیا۔

۱۵..... انگریزی نبی عاشق مزاج تھا، تو کشمیری مہدی بھی صنف نازک کا دلدادہ ہے۔

۱۶..... غلام احمد قادیانی قرآن کریم کی لفظی و معنوی تحریف کا مرتکب تھا، تو گوہر شاہی بھی اس میدان میں اس سے پیچھے نہیں۔

۱۷..... دجال قادیان اپنے آپ کو ملہم اور محدث کتا تھا، تو دور حاضر کا دجال بھی اپنے ہر قول و فعل کو امر الہی کا نام دیتا ہے۔ (نوعوبالہ)

۱۸..... مرزائے قادیان تو جین انبیاء کا مرتکب تھا، تو گوہر شاہی بھی

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی توجین کا مرتکب ہے۔

۱۹..... مرزا قادیانی گستاخ بارگاہ الہی تھا، تو گوہر شاہی ملعون بھی ذات باری کی شان میں گستاخی کا مرتکب کرتا ہے۔

۲۰..... مرزا غلام احمد قادیانی اپنے علاوہ پوری امت کی تجلیل و تفسیق اور تفضیل و تحقیر کرتا تھا، تو گوہر شاہی بھی پوری امت کو غلط کار اور گمراہ باور کراتا ہے۔

یہ بطور نمونہ وہ چند مماثلتیں ہیں جو دور حاضر کے ان دجالوں میں پائی جاتی ہیں۔

اس ملعون نے بھولے بھالے اور سیدھے سادے مسلمانوں کو ”روحانیت“ کے نام پر، ہوس پرستوں کو عریانی اور فحاشی، اور زر پرستوں کو مال و دولت کا لالچ دے اپنے دام تزییر میں پھانسنے کا ایک مربوط و منظم جال بچھا رکھا ہے۔ جو لوگ ایک بار اس کے جال میں پھنس جاتے ہیں وہ اس کے جال سے باہر نہیں آسکتے۔ قادیانی اور باطنی تحریک کی طرح ان کا ایک جاسوسی نظام ہے۔ جس کے بارے میں ذرا سی بھی یہ بھٹک پڑ جائے کہ وہ ”تحریک“ سے بدظن ہو رہا ہے اس کو نہایت رازداری سے راستہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ کوٹری کے مرکز میں ایک خاتون کا قتل، پھر اسے طبعی موت قرار دینا، ۲۰ قولہ کے وارثوں کا گوہر شاہی کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کروانا اور اس مقدمہ سے گوہر شاہی کا صاف صاف چکر نکل جانا کسی سے پوشیدہ نہیں۔

گوہر شاہی کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں، اس کے اندرون و بیرون ملک اثر و نفوذ اور سیدھے سادے مسلمانوں کے دین و ایمان پر شب خون کے خطرات کے پیش نظر دین دار طبقہ خاصا فکر مند تھا۔ چنانچہ اہل دین کی جانب سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ اس

فتنہ کے بانی مہائی کی اصلیت و حقیقت، اس کی تحریک کا پس منظر، اس کے عقائد و نظریات اور اسکے عزائم کی روشنی میں علماء امت کی آراء کو کتابی شکل میں مرتب کر کے امت مسلمہ کی راہ نمائی کی جائے۔

متعدد بار نجی سوالوں اور خطوط کے جواب میں تو یہ لکھا اور بتلایا جا چکا ہے کہ یہ شخص ضال و مضل اور گمراہ ہے مگر یہ مطالبہ برابر جاری رہا کہ اس فتنہ کی تردید پر مستقل ایک مجموعہ آنا چاہئے، اس لئے مختصراً اس شخص کے حالات، اس کی شخصیت، خاندانی پس منظر، تحریک کی ابتدا، اس کا نام نہاد روحانی سفر، اس کے عقائد و نظریات، علماء امت کے فتاویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کے تعاقب کی روئیداد درج کی جاتی ہے۔ لہذا اس کتاب کو چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے :

پہلا باب : حالات اور خاندانی پس منظر اور تحریک کا قیام

دوسرا باب : عقائد و نظریات،

تیسرا باب : دیوبندی، بریلوی اور حرمین کے علماء کے فتاویٰ

چوتھا باب : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کا تعاقب

عدالتی کارروائی اور اس کے خلاف ہونے والے فیصلوں

کی روئیداد۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے، اور اس فتنہ کو

نیست و نابود فرمائے آمین۔

دلیل (لہادی) دھو بھری (المبین)

سعید احمد جلال پوری

باب اول

حالات اور خاندانی پس منظر :

نام : ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین مغل، ڈھوک گوہر شاہ

(اخبار سر فروش یکم تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۸ء) لاہور لاہور۔

ولادت : ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء ڈھوک گوہر شاہ لاہور لاہور۔

تعلیم : گاؤں ڈھوک گوہر شاہ میں ہی مڈل تک پڑھا۔ پرائیویٹ

میشر کی۔ اس کے بعد موٹر میکینک اور ویلڈنگ کا کام سیکھا۔ موٹر میکینک اور ویلڈر کی

مہیشیت سے اپنے گاؤں میں عملی زندگی کا آغاز کیا۔ (سر فروش یکم تا ۱۵ ستمبر ۱۹۹۸ء)

خاندانی پس منظر :

ریاض احمد گوہر شاہی، بابا گوہر علی شاہ کی پانچویں پشت سے ہے، یہ اپنے آپ

کو سید کہتا ہے، مگر اصلانہ مغل ہے۔ باپ سرکاری ملازم تھا۔

گوہر علی شاہ سری مگر کشمیر کا رہائشی تھا۔ کشمیر میں اس پر قتل کا الزام تھا۔ انگریز حکومت نے قتل کے جرم میں گرفتار کرنا چاہا، وہ جان چلانے اور گرفتاری سے بچنے کیلئے کشمیر سے راولپنڈی آگیا۔ مگر ریاض احمد گوہر شاہی کہتا ہے کہ اس کا بابا (گوہر علی شاہ) کشمیر سے اس لئے بھاگا تھا کہ ایک دفعہ کچھ ہندوؤں نے ایک مسلمان لڑکی اغوا کر لی تو اس نے سات ہندو مار دیئے۔

بہر حال گوہر علی شاہ کشمیر سے بھاگ کر راولپنڈی میں نالہ لئی کے پاس رہائش پذیر رہا۔ جب یہاں پر پولیس کا خطرہ ہوا تو فقیری کا روپ دھار اور فقیر بن کر تحصیل گوجر خان کے ایک جنگل میں ڈیرہ لگایا۔ ضعیف الاعتقاد لوگوں نے جب اس آدمی کو اتنے عرصہ سے اس جنگل میں ڈیرہ لگائے بیٹھے دیکھا تو اس کو پیر فقیر سمجھ کر اس کے پاس آنے جانے لگے۔ اب گوہر علی شاہ نے لوگوں پر اپنی جھوٹی فقیری کا ایسا جادو کیا کہ لوگ اس کے مرید بن گئے، اور عقیدت میں آکر اس جنگل کا رقبہ جو ان کی ملکیت تھا اس کو نذرانہ میں پیش کر دیا۔ اب یہ خاموشی سے اس جنگل پر قابض ہو گیا۔

وجہ تسمیہ ڈھوک گوہر علی شاہ :

اب اسی جنگل کے رقبہ پر ایک نئی بستی آباد ہو گئی۔ گوہر علی شاہ کے نام کی مناسبت سے اس کو ڈھوک گوہر علی شاہ کہا جانے لگا۔

اپنی زندگی کے آخری ایام میں گوہر علی شاہ کسی بات پر ناراض ہو کر بحر منڈی راولپنڈی چلا گیا۔ اور وہیں اس کی وفات ہو گئی۔ مرنے کے بعد اس کے مریدین اس کو ڈھوک گوہر علی شاہ میں لائے اور دفن کر کے اس کا مزار بنادیا۔ ادھر بحر منڈی میں جہاں گوہر علی شاہ پیر بن کر بیٹھا کرتا تھا۔ وہاں اس کے متعلقین نے گوہر علی شاہ کی گدڑی اور لائٹھی کو زمین میں دبا کر اس کا دربار بنادیا۔ قصہ مختصر! اب گوہر علی شاہ کے

دو مزار ہیں ایک گاؤں ڈھوک گوہر علی شاہ اور دوسرا بحر منڈی راولپنڈی۔ اس مذکورہ بالا عبارت کا اعتراف خوریا ریاض احمد گوہر شاہی نے بھی کیا ہے۔

(میانہ نور۔ ص: ۷۶ تا ۹۰۔ پندرہ روزہ صدائے سرفروش کیم دسمبر تا پندرہ دسمبر ۱۹۹۸ء)

”روحانی سفر“ :

گوہر علی شاہ تو فوت ہو گیا۔ لیکن اس کی پانچویں پشت سے ایک بیٹا ہوا، جس کا نام ریاض احمد رکھا گیا۔ دینی اعتبار سے جاہل اس نوجوان نے موٹر مکیٹ کی دوکان کھولی مگر غالباً یہ کاروبار نفع بخش ثابت نہ ہوا تو حصول روزگار کے لئے اس نے کوڑی دوسرا دھندا اپنانے کا منصوبہ بنایا، سوچا ویسے تو پیسے کمانا مشکل ہے، کیوں نہ پیر کی مریدی کا دھندا شروع کیا جائے۔ چنانچہ اس نے مزاروں کے چکر شروع کر دیئے، اور ایک عرصہ تک وہ اس کے لئے سرگرداں رہا، جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے :

”جب سن بلوغت کو پہنچا تو فقیری کا شوق انتہا کو پہنچ

چکا تھا، مگر سیرانی کسی طریقہ سے نہ ہو رہی تھی۔ ایک پولیس انسپکٹر سے بیعت ہو گیا، انہوں نے نماز پڑھنے کی تاکید کی اور تسبیح اللہ ہو پڑھنے کی بتائی۔ تقریباً ایک سال بعد نمازیں بھی ختم ہو گئیں۔ کچھ دنوں بعد نواب شاہ سے ایک رشتہ دار آگئے.....

انہوں نے کہا تو جام داتار کے دربار چلا جا..... میں جام داتار کے دربار پہنچا، جمہرات کا دن تھا، رقاصائیں سندھی میں کچھ پڑھ رہی تھیں۔ سب زائرین بچے، جوان، بوڑھے ان کی طرف متوجہ تھے۔ (وہاں بھی کچھ نہ بنا)“ (روحانی سفر۔ ص: ۳۰ تا ۳۱ باختصار)

گوہر شاہی چوبیس سال کی عمر میں اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرگرم ہو گیا۔ اس کے لئے اس نے درباروں اور مزاروں کے چکر لگانے شروع کر دیے۔ کئی سال تک سہون شریف کے پہاڑوں اور لال باغ میں چلے اور مجاہدے کا ڈرامہ بھی رچایا۔ مگر گوہر مراد حاصل نہ ہوا۔ (روحانی سفر: ۱۶ تا ۱۳)

اس مقصد کیلئے جام داتار اور بری امام کے دربار پر بھی رہا۔ نشہ بازوں اور چرسہ پیوں کے پیچھے بھی دوڑ لگائی کہ کوئی پیر بننے کا طریقہ بتا دے مگر کامیابی حاصل نہ ہو سکی، کئی لوگوں سے بیعت کی اور توڑ دی۔ اب ریاض احمد گوہر شاہی خوبہ خوہی بننے کے منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کا سوچنے لگا۔ جیسا کہ وہ لکھتا ہے :

”میں نے اپنی ناکامی کا اشارہ پا کر بھی واپس لوٹنا چاہا لیکن سوچا مرشد تو ابو بکر حواری کا بھی نہ تھا! وہ کیسے کامیاب ہوئے؟ جب گھر سے نکل پڑا ہوں پوری قسمت آزمالوں..... عجب مستی ہے۔ سمجھتا ہوں کہ فقیر بن گیا۔ آزمائش کے لئے چڑیوں کو حکم دیتا ہوں۔ ادھر آؤ۔ وہ نہیں آتیں۔ پھر کہتا ہوں کہ اچھا مر جاؤ۔ وہ نہیں مرتیں۔ پھر سمجھتا ہوں کہ ابھی فقر اوھو رہا ہے.....“ (روحانی سفر: ص ۷)

ریاض احمد گوہر شاہی کی دجالی گدھے پر سواری :

پیری مریدی کے شوق میں گوہر شاہی نے کیا کیا پاپ پھیلے؟ اور شیطان ملعون نے اسے کس کس طرح نچایا؟ ملاحظہ ہو :

”آج عصر کی نماز کے بعد جب سفر شروع ہوا تو ایک گدھا میرے بائیں جانب میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میں نے اسے نظر انداز کر دیا کہ خود ہی تھک کر الگ ہو جائے گا۔ لیکن جب سے وہ ساتھ لگا خیالات بدلنا شروع ہو گئے کہ رات آنے والی ہے۔ جنگل میں پتہ نہیں کیسے کیسے درندے ہوں گے، ابھی تیرا حکم چڑیاں بھی نہیں مانئیں تو ان درندوں سے کیا بچے گا۔ وہ تجھے کھا جائیں گے اور تو دھوئی کے کتے کی طرح نہ دین کا نہ دنیا کا، اسی طرح مارا جائے گا۔ بڑی مشکلات سے ان خیالات پر قابو پاتا ہوں، پھر ایک شعر کانوں میں گونجتا ہے :

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرومیاں

اب شعر کے بارے میں بار بار سوچتا ہوں۔ اتنے میں میری نظر گدھے پر جا پڑی وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے۔ میں پریشان سا ہو گیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے؟ اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہو جاؤ، میں ہٹتا ہوں اور چلتا ہوں۔ پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں، جیسے کچھ پڑھ رہا ہو، جوں جوں اس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھینچتا گیا اور آخر خود بہ خود اس کے اوپر سوار ہو گیا۔ وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راوی، چناب

کے دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اوپر بھی پرواز کی۔ یعنی اس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرا دی اور پھر مجھے دیں اتار اجہاں سے اٹھایا تھا۔ اب فقیری کے سب نشے ہرن ہو چکے تھے۔ اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آ رہا تھا۔ میں جلد اپنے وطن پہنچ کر دنیا کے عیش چکھنا چاہتا تھا۔ میں جلدی جلدی قدموں سے جام داتار کے دربار کی طرف رات دن سفر کر کے پہنچا۔ میرے بہو کی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ مجھے اس حالت میں دیکھا تو پوچھا۔ کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا بس منزل پالی ہے، اب واپس چلتے ہیں۔“ (روحانی سفر۔ ص: ۷-۸)

نہ نماز، نہ روزہ :

الغرض گوہر شاہی شیطانی چکر میں پھنس گیا، نماز روزہ چھوٹ گئے، دین اور اہل دین سے نفرت ہو گئی، جھوٹ فراڈ شعار بن گیا، سینموں اور تھیمروں میں رات دن کٹنے لگے۔ گویا بیس سال کی عمر سے ہی وہ پکا بے دین ہو گیا، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

”اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی۔ جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا۔ شاوی کرلی تین بچے ہو گئے اور کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ زندگی کا مطلب یہی سمجھا کہ تھوڑے دن کی زندگی ہے عیش کر لو۔ فالتو وقت سینماؤں اور

تھیمروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے..... مرزائیت کا اثر ہو گیا۔“ (روحانی سفر۔ ص: ۸-۹)

باطنی لشکر کی سالاری :

اس کے برعکس گوہر شاہی کی زیر طبع مگر ضبط شدہ کتاب ”دین الہی“ میں اس کا مرید یونس الگوہر اپنے پیر کے اس حقیقت پسندانہ اعتراف کے تاثر کو زائل کرنے کے لئے اپنے پیر کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۲۵ سال کی عمر میں جسے گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا۔ ان دونوں تصریحات میں صحیح کیا ہے؟ اور جھوٹ کیا؟ قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔ چنانچہ گوہر شاہی کا مرید لکھتا ہے :

”۹ سال کی عمر میں جسے توفیق الہی آپ کے ساتھ لگادیا گیا تھا جو ایک سال رہا اور اس کے اثر سے کپڑے پھاڑ کر صرف ایک دھوتی میں جام داتار کے جنگل میں چلے گئے تھے۔ جسے توفیق الہی عارضی طور پر ملا تھا، جو کہ ۱۴ سال غائب رہا، اور پھر ۱۵ء میں دوبارہ سمون شریف کے جنگل میں لانے کا سبب یہی جسے توفیق الہی ہی تھا۔

۲۵ سال کی عمر میں جسے گوہر شاہی کو باطنی لشکر کے سالار کی حیثیت سے نوازا گیا، جس کی وجہ سے الیسی لشکر اور دنیاوی شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے۔ جسے توفیق الہی اور

طفل نوری، ارواح، ملائکہ اور لطائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں، ان کا تعلق ملائکہ کی طرح براہ راست رب سے ہے، اور ان کا مقام، مقام احدیت ہے۔

۳۵ سال کی عمر میں ۱۵ رمضان ۱۹۷۶ء کو ایک نطفہ نور قلب میں داخل کیا گیا، پھر عرصے بعد تعلیم و تربیت کیلئے کئی مختلف مقامات پر بلایا گیا۔ ۱۵ رمضان ۱۹۸۵ء میں جبکہ آپ اللہ کے حکم سے دنیاوی ڈیوٹی پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفہ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربار رسالت میں تاج سلطانی پہنایا گیا۔ طفل نوری کا بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ لیکن آپ کو دنیاوی ڈیوٹی کی وجہ سے یہ مرتبہ ۹ سال میں ہی عطا ہو گیا۔“
(دین الہی۔ ص: ۸)

گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا :

ہم نے شروع میں لکھا تھا کہ گوہر شاہی فتنہ بھی فتنہ قادیانیت کا تسلسل ہے چنانچہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تئیں حمل کا اقرار کرتا ہے ٹھیک اسی طرح گوہر شاہی لکھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں بھی ناف کی جگہ بچے کی طرح رونے کی آواز آتی ہے۔ لکھتا ہے :

”ایک دن ذکر کی ضربیں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعے باہر نکلا اور بڑی تیزی سے

بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا اور جب ذکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دور ان ذکر گاہے بگاہے میں اس کتے کو دیکھتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ جسم سے نکلتا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح چیخا چلاتا جیسے اسے کوئی ڈنڈوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے اس کا جسم سے نکلتا ہوا تھا لیکن دور ان ذکر ناف کی جگہ بچے کی طرح رونے کی آواز آتی کہ ہائے میں مر گیا! ہائے میں جل گیا!۔ تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی تھی اب کلمہ کی آواز آنا شروع ہو گئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی۔ ناف کی جگہ ہر وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں چہ ہو۔ ایک دن ذکر میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی۔ دیکھا تو ایک بچہ میرے سامنے ذکر سے جھوم رہا تھا۔ کبھی وہ بچہ میرے جسم میں داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اس بچے کی شکل بدلنا شروع ہو گئی کبھی تو وہ مجھے بچہ دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا، اس کی آنکھیں گول اور بڑی تھیں، میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا، میرے ساتھ نماز پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اس نے اپنا سر قدموں میں رکھ دیا اور کہا اے باہمت شخص! جانتا ہے میں

کون ہوں؟ میں نے کہا خبر نہیں۔ کتنے لگا میں حیرا نفس ہوں۔ میں اور میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی بڑی کوشش کی لیکن تیرا مرشد کامل تھا جس نے تجھے چالیا۔ میں نے کہا میرا مرشد کون؟ اس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی وہ تیرا مرشد تھا۔ اور جس کی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی وہ میرا مرشد ابلیس تھا، جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا۔ جو ”مصنوعی رسول“ بن کر آیا تھا وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدہ ابلیس سے چالیا وہی تیرا مرشد تھا۔“
(روحانی سفر۔ ص: ۲۲۲۲۱)

انجمن سرفروشان اسلام کی بنیاد:

گوہر شاہی نے اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سندھ کے پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ، پیر پرست اور سید کے نام پر کٹ مرنے کا جذبہ رکھنے والے لوگوں کو پھانسنے کے لئے منتخب کیا۔ چنانچہ جنگلوں، مزاروں اور دریاؤں سے واپس آکر حیدر آباد کے قریب جام شورویکسٹ بک بورڈ کے عقب میں جھونپڑی ڈال کر بیٹھ گیا۔ چھ ماہ تک وہ اس میں اپنا کاروبار چلاتا رہا۔

اس دوران اس نے جن بھوت نکالنے کا کام شروع کر دیا۔ کمزور عقیدہ والے لوگ آنے لگے۔ سکیورٹی پولیس نے بھی پیر کی مشکوک حرکات کا جائزہ لینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ قریب ہی ایک درخت پر کیمرا بھی فٹ کر دیا تاکہ نگرانی ہو سکے۔

اب پیر وہاں سے کھسکنا چاہتا تھا لیکن کوئی جواز نہیں مل رہا تھا۔ بابا (گوہر علی

شاہ) کی طرح اب اس کے پیچھے بھی پولیس لگی ہوئی تھی۔ حالانکہ قرآن کہتا ہے کہ:
”أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ“
ادھر میڈیکل کے طلبہ کو گمراہ کرنے پر وہاں کے پرنسپل کو غصہ آیا۔ اس نے پیر کی جھونپڑی وغیرہ اکھڑا ڈالی، پیر کو تو یہاں سے چاہئے تھا، لہذا وہاں سے بھاگا اور سیدھا حیدر آباد سرے گھاٹ جا پہنچا۔ یہاں آتے ہی پیری مریدی کا دھند دوبارہ شروع کر دیا۔
اس سلسلہ میں گوہر شاہی لکھتا ہے:

”روحانی حکم ہوا کہ حیدر آباد واپس چلے جاؤ اور خلق خدا کو فیض پہنچاؤ۔ میں نے کہا اگر دنیا میں واپس کرنا ہے تو راولپنڈی بھجودو۔ وہاں بھی خلق خدا ہے اور جب دنیا میں رہنا ہے تو پھر بال چوں سے دوری کیا؟ حکم ہوا بال بچے یہیں منگوا لینا۔ جواب میں کہا: ان کی معاش کے لئے نوکری کرنی پڑے گی۔ جب کہ میں اب دنیاوی دھندوں سے الگ تھلگ رہنا چاہتا ہوں۔ جواب آیا جو اللہ کے دین کی خدمت کرتے ہیں، اللہ ان کی مدد کرتا ہے، اور اللہ انہیں وہاں سے رزق پہنچاتا ہے جس کا انہیں گمان بھی نہیں ہوتا۔

جام شورویکسٹ بک بورڈ کے عقب میں جھونپڑی ڈال کر بیٹھ گئے اور ذکر قلبی اور آسیب وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ لوگ جو سون سے واقفیت رکھتے تھے آنا جانا شروع ہو گئے اور میری ضروریات کا وسیلہ بن گئے۔ اب یہاں بھی لوگوں کا تانتا بندھا رہتا۔ سکیورٹی پولیس پیچھے لگ گئی اور

دلوں نے دل کی بات تسلیم کر لی، اور انہوں نے عملاً لبیک کہا۔ اور پھر وہ نسخہ روحانیت بازاروں میں بچنا شروع ہو گیا۔ پھر وہ نکتہ اسم ذات گلیوں محلوں اور مسجدوں میں گونجا۔ پھر لوگوں کے قلوبوں میں گونجا۔ جب اس کے خریدار زیادہ ہو گئے تو نظام سنبھالنے کے لئے انجمن سرفروشان اسلام پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔“

(روحانی سفر۔ ص: ۳۸-۳۹)

حیدر آباد سرے گھاٹ میں جب گوہر شاہی کی ار تدادی سرگرمیاں بڑھیں اور سیدھے سادے لوگ روحانیت کے نام پر اس کے پاس آنے لگے تو اس نے باقاعدہ اپنا مرکز بنانے کا منصوبہ بنایا، اس کے لئے اس نے کوٹری کی خورشید کالونی کو منتخب کیا، اور ۱۹۸۰ء سے باقاعدہ اپنی جماعت ”انجمن سرفروشان اسلام“ کا اعلان کیا خود اس کا سرپرست بن گیا اور اپنی جماعت کا شناختی نشان ”دل“ منتخب کیا۔

گوہر شاہی کا کردار :

گوہر شاہی اپنے تئیں روحانی بزرگ، مامور من اللہ، ممدی اور تمام انسانوں کا نجات دہندہ تصور کرتا ہے۔ مگر اس کا ذاتی کردار نہایت بھیانک اور قابل نفرت ہے۔ وہ مال و زر کا پجاری، عیش و عشرت کا دلدادہ اور شہرت کا بھوکا ہے۔ نشہ بازی، چرس اور بھنگ اس کے نزدیک حلال ہے، اور غیر محارم سے اختلاط اس کے مذہب کا خصوصی امتیاز ہے، بلکہ یہی وہ جال ہے جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔ وہ اولیاء اللہ سے لیکر حضرات انبیاء کرام اور ذات الہی کی گستاخی تک کا مرتکب ہے۔ اس کے نزدیک اسکی اپنی ذات اور اس کے خود ساختہ مذہب کے

چھپ چھپ کر حرکات کا جائزہ لیتی۔ حتیٰ کہ ایک کیمبرہ بھی قریبی درخت پر فٹ ہو گیا۔ یونیورسٹی اور میڈیکل کے طلبہ آتے۔ ذکر و فکر کی باتیں سنتے۔ ان کو بھی ذکر کا شوق پیدا ہوا۔ پرنسپل کو پتہ چلا، جو دوسرے عقائد کا تھا۔ ان کو سختی سے منع کیا۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ اور ایک دن پرنسپل نے چوکیداروں کو حکم دیا: یا جھونپڑی اکھاڑ دو یا استغفار دیدو۔ صبح کے وقت کچھ چوکیدار میرے پاس آئے اور کہا ہمیں جھونپڑی اکھاڑنے کا حکم ملا ہے۔ ہم نے کوئی مداخلت نہ کری اور جھونپڑی اکھاڑ کر سامان دور پھینک دیا۔

اب حیدر آباد سرے گھاٹ میں رہنے لگا۔ یہاں بھی لوگ آنا شروع ہو گئے۔ لوگ بڑی عقیدت سے ملتے۔ سوچا کیوں نہ ان سے دین کا کام لیا جائے۔ سب سے پہلے عمر رسیدہ بزرگوں سے ذکر قلب کی باتیں کریں۔ انہوں نے تسلیم کیا اور خوب تعریف بھی کری لیکن عمل کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ پھر سوچا علمائے دین سے مدد لی جائے۔ کئی عالموں سے ملا۔ یہ لوگ ظاہری میں تو سب کچھ سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک ولایت بھی علم ظاہری میں تھی۔ بلکہ اکثر عامل قسم کے مولوی پیر فقیر نے بیٹھے تھے۔ بہت کم عالموں نے علم باطن پر صرف گردن ہلائی، اکثر مخالفت پر اتر آئے۔ پھر ان عابدوں، زاہدوں سے بیزار ہو کر نوجوانوں کی طرف رخ کیا چونکہ انکے قلب ابھی محفوظ تھے۔

علاوہ سب کچھ ناقابل اعتبار ہے۔ وہ قرآن کریم کی تحریف اور انکار حدیث سے بھی نہیں چوکتا۔ اسے علماء سے نفرت ہے اور شریعت سے چڑ ہے۔

گوہر شاہی روحانیت کے نام پر بھنگ اور چرس پیتا رہا ہے۔ مگر اس کو سند جواز عطا کرنے کے لئے ایک طویل شیطانی چکر کا سہارا لیتا ہے؟ اور وہ بھنگ اور چرس کو حلال ثابت کرنے کے لئے کتنے اولیاء اللہ کی توہین و تذلیل کا ارتکاب کرتا ہے؟

ملاحظہ ہو :

”سہون شریف سے سیدھا مستانی کی جھونپڑی میں پہنچا اور لیٹ گیا۔ اتنے میں مستانی باادب کھڑی ہو گئی اور مجھے بھی کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ میں بھی مستانی کی طرح باادب کھڑا ہو گیا، مستانی نے کہا قلندر پاک اور بھٹ شاہ والے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے، کافی کوشش کرتا ہے کہ بھول جاؤں مگر بھول نہیں پاتا۔ اس کو ایک گلاس بھنگ کا پلاؤ تاکہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں۔ اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پے گا لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی اور میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا۔ آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی؟ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے۔ اس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے۔ کوئی بھی نشہ جس سے فسق و فجور

پیدا ہو، بہن بیٹی کی تیز نہ رہے، خلق خدا کو بھی آزار ہو۔ واقعی وہ حرام ہے اور جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے، خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو، وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ پھر اس نے کہا قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے۔ جو اس وقت عام تھی۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا، صرف علماء نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے۔ اگر بات صرف نشے کی ہے، تو پان میں بھی نشہ ہے، تمباکو میں بھی نشہ ہے، اناج میں بھی نشہ ہے، عورت میں بھی نشہ ہے، دولت میں بھی نشہ۔ تو پھر سب نشے ترک کر دو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں اور اس کو بے حد لذیذ پایا۔ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا، جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا، اب میرے پاؤں خود خود مستانی کی جھونپڑی کی طرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور کمالات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہو گا یہی ہے شراب طہور! مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے حکم دے گئے ہیں اس کو روزانہ ایک گلاس لاپچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوؤں؟ یا نہ پیوؤں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ ان کی ولایت مسلم تھی لیکن ان سے بظاہر کئی خلاف شریعت کام سرزد ہوئے

جیسا کہ سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔
 سدا سہاگن کا عورتوں سالباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا
 کبڑی کھیلنا، سعید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ
 السلام کا چچ کو قتل کرنا۔ قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا۔ داڑھی چھوٹی
 اور مونچھیں بڑی رکھنا۔ حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بصری کا طوائفہ
 بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن
 گھومنا لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بامر تہ تصدیق اور
 نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی
 تصدیق کا ثبوت نہ تھا خیال آتا کہ کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔
 پھر خیال آتا کہ اگر بامر تہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم
 رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا، تھوڑا سا کچھ لیتے ہیں اگر رات کی
 طرح لذیذ ہو تو واقعی شراباً طہور ہی ہو گا۔“

(روحانی سفر۔ ص: ۳۳، ۳۴)

مستانی کے ساتھ شب باشی :

گوہر شاہی نام نہاد پیری اور چلہ کشی کے دوران کیا کچھ گل کھلاتے رہے، اس
 کی تفصیلات تو وہ خود ہی بہتر جانتے ہوں گے، البتہ غیر اختیاری طور پر جو کچھ ان کی
 زبان سے نکل گیا، ان میں سے ایک مستانی کا ”دل ربا“ قصہ بھی ہے۔ اس قصہ کو پڑھنے
 سے اندازہ ہو گا کہ موصوف کس قدر پاک دامن اور محرمات سے کنارہ کش رہے ہوں
 گے؟ لکھتے ہیں :

”..... بھاگا اور مستانی کی جھوپڑی میں چلا گیا۔ مستانی
 ایک بڑی سی ریلی اوڑھے سو رہی تھی، میں اس کی ریلی ہٹا کر اس
 کے قدموں کی طرف لیٹ گیا۔ وہ عورت شیرنی کی طرح
 میرے پیچھے بھاگی۔ جھوپڑی کی طرف بھی آئی مجھے کہیں نہ پا کر
 واپس چلی گئی اور اس واقعہ کے بعد دوبارہ کبھی بھی نظر نہ آئی۔
 تقریباً آدھ گھنٹے بعد مستانی نے کروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے
 سر کو لگے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں، میں خود ہی
 ہوں۔ کہنے لگی آج رات کیسے آگئے؟ میں نے کہا ویسے ہی۔ پھر
 پوچھا شاید سردی لگی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اس نے سمجھا شاید
 آج کی داؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر
 لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے چادو سری میں
 خود پھنسا۔ میں نے ہٹنے کی کوشش کی ایسا لگا جسم میں جان ہی
 نہیں، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا فقر کیلئے دنیا چھوڑی۔ لذات دنیا

چھوڑے، اپنی خوب روی چھوڑی، جنگل میں ڈیرا لگایا لیکن
 شیطان یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے کچھ
 دیر بعد صبح کی اذان ہوئی، جسم کو زبردست جھٹکا لگا جیسے کسی نے
 ہٹا دیا ہو، اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے
 کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے اور میں چلہ گاہ
 میں چلا گیا۔“ (روحانی سفر۔ ص: ۳۰، ۳۱)

مستانی کا عشق :

”..... اس واقعے کے بعد میں اور مستانی پہلے سے بھی زیادہ قریب ہو گئے..... کبھی آنکھوں میں عجیب سی مستی چھا جاتی پھر مختلف اداؤں سے باتیں کرتی۔ سیاہ چہرے کو آنے سے سفید کرتی، لڑکیوں کی طرح اتراتی جبکہ اس کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ تھی۔ کبھی میرے ہاتھ کو پکڑ کر سینے سے لگاتی اور کبھی ناچنا شروع ہو جاتی.....“ (روحانی سفر۔ ص: ۳۷)

مستانی کی یاد :

روحانی سفر کے پہلے اقتباس ”مستانی سے شب باشی“ سے اس غلط فہمی کا امکان تھا کہ شاید گوہر شاہی مجبوراً رات بھر اس کی ”رہلی“ میں اس سے ہم آغوش پڑے سوتے رہے ہوں گے، مگر درج ذیل اقتباس سے یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہے کہ موصوف کو مستانی سے ایک ”خاص“ تعلق تھا، جب ہی تو اس کی یاد ستارہ ہی ہے۔ لکھتے ہیں :

”آج لطیف کباد میں پھر مستانی کا خیال کیا اور چاہا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لوں تاکہ اسے بھی راہ راست مل جائے۔ پھر خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میری بیوی کو بھی موالن بنادے اور خیال ترک کر دیا۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر اس کی یاد مستانی کہ اس نے کچھ دن خدمت کی ہے۔ اسے بھی کچھ نہ کچھ صلہ ملنا چاہئے۔ سہون شریف، بھٹ شریف، جئے شاہ نورانی سب

جگہ اس کا پتہ کیا مگر کہیں اس کا سراغ نہ ملا کیونکہ میں حلیہ سے اس کا پتہ کرتا؟ کچھ اسے مستانی اور کچھ لاہور تن کے نام سے پکارتے تھے۔“ (روحانی سفر۔ ص: ۳۴)

غیر محارم سے جسم دیوانا :

گوہر شاہی عیاری اور مکاری میں اپنے پیش رو غلام احمد قادیانی سے کسی طرح پیچھے نہیں، چنانچہ وہ اپنی فحاشی کو بزرگی باور کرانے کے لئے حقائق کو تصورات کا رنگ دیتا ہے کہ اگر کبھی اس کے غیر محارم سے اختلاط کارا ازل کھل جائے تو یہی سمجھا جائے کہ کوئی دوسری مخلوق ہوگی، جو اس سے فیض حاصل کرنے آتی ہوگی، چنانچہ وہ اپنے ایک ایسے ہی ڈھونگ کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”دوسری رات بھی وہ عورتیں آئیں جب قریب سے اتر کر گزر رہی تھیں تو آواز آئی۔ اس کو اللہ نے عزت دی ہے تم بھی اس کی تعظیم کرو اور اس آواز کے ساتھ وہ کمر تک جھک گئیں اور شرمندہ ہو کر چلی گئیں۔ جب کبھی دل پریشان ہوتا یا بچوں کی یاد مستانی تو وہی عورتیں ایک دم ظاہر ہو جاتیں۔ دھمال کرتیں اور پھر کوئی نعت پڑھتیں اور وہ پریشانی کا لمحہ گزر جاتا اور کبھی جسم میں درد ہوتا تو وہ اگر دبا دیتیں جس سے مجھے سکون ملتا۔“

(روحانی سفر۔ ص: ۱۶)

میں چلہ میں ہوں ورنہ ! :

گوہر شاہی کو ایک نوجوان عورت نے اپنے پیٹ پر ہاتھ لگانے کی دعوت دی

تو موصوف نے اس دعوت گناہ سے بچنے کا جو عذر پیش کیا وہی بتلاتا ہے کہ اسے چلہ پورا کرنے کی مجبوری تھی ورنہ وہ اس خاتون کی خواہش پوری کر دیتا، چنانچہ وہ لکھتا ہے:

”ایک دوپہر کو میں چشموں کی طرف چلا گیا، راستے میں ایک نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے بڑی عاجزی سے پکارا کہ سائیں بابا ادھر آؤ۔ میں اس کے قریب چلا گیا..... پھر کہنے لگی اچھا ہاتھ لگا کر دیکھو پیٹ میں چہ ہے یا نہیں؟ میں نے کہا کسی عورت کو دکھانا، کہنے لگی اس وقت تم ہی سب کچھ ہو اور پھر بانسوں سے لپٹ گئی اس کی آنکھیں بلور کی طرح چمک رہی تھیں۔ اور میں بانسوں سے چھڑانے کی کوشش کرتا رہا لیکن گرفت سخت تھی، آخر میں نے عاجزی سے کہا اے محترمہ مجھے چھوڑ دے۔ میں اس وقت چلتے میں ہوں اور جلالی و جمالی پر ہیز کی وجہ سے دنیا کو چھوڑے ہوئے ہوں۔ کہنے لگی مجھے اس سے کیا.....“

(روحانی سفر۔ ص: ۳۱)

آتے ہیں۔ لکھتا ہے:

نہ دیکھی اوقات اپنی نہ دیکھا وہ خاکی جش
نہ سمجھی بات یہ بن گئے شبشب اولیاء

(تزیین قلب۔ ص: ۹۰)

اب سن قصہ شیطان کا ہے جو تجھ پہ غلبہ جما
روکتا ہے اس قلم کو بھی کہ میرا پردہ نہ اٹھا
کبھی تو آئے گا بن کے پیر تیرا یا فقیر کوئی
کہ تو ہے منظور نظر تجھے نمازوں سے کیا؟
کبھی کہے گا پی لے بھنگ ہے یہ شراب طمورا
دے کے عجیب و غریب چکر کرے گا تجھے گمراہ

(تزیین قلب۔ ص: ۸۹)

گوہر شاہی اور امر کی امداد:

گوہر شاہی اور اسکی ارتدادی تحریک کا پس منظر کیا ہے؟ کن مقاصد اور کن قوتوں کے اشارہ پر یہ تحریک وجود میں آئی ہے؟ اور اس کے لئے فنڈ کہاں سے آ رہا ہے؟ اس کی پوری تفصیلات تو ابھی تک صیغہ راز میں ہیں، تاہم روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۵ کی اس خبر سے کسی قدر اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو کن قوتوں کی سرپرستی اور مالی تعاون حاصل ہے:

اظہار حقیقت:

گوہر شاہی کی شخصیت و کردار کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو حق و صداقت سے ضد اور راست گوئی سے خدا واسطے کا پیر ہے۔ شاید اس نے کبھی بھولے سے بھی سچ نہیں کہا ہو گا۔ لیکن نا انصافی ہوگی اگر اس کے پہلے اور آخری سچ، اور سچے اشعار کا تذکرہ نہ کیا جائے جس میں اس نے غیر شعوری طور پر اپنی شخصیت کا تعارف کر لیا ہے۔ بلاشبہ اس کے اشعار اس کی ”باکمال“ شخصیت پر صد فی صد صادق

”روحانی سفر اور مشن کی ترویج و اشاعت کے لئے گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ کی پیشکش :

گزشتہ سال گوہر شاہی کے خاص نمائندے مسٹر زاہد گلزار نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں مختلف مذاہب میں گوہر شاہی کی تعلیم کا پرچار کیا، اکثر لوگوں کے قلوب اللہ اللہ کرنا شروع ہو گئے اور کئی لاعلاج مریض بھی شفا یاب ہوئے۔ جن میں Mr.A.Rodrigues کے علاوہ ان کے دو اور ڈائریکٹرز بھی شامل تھے، باہمی مشورے کے بعد انہوں نے سہ رکنی وفد Mr.A.Rodrigues کی سربراہی میں گوہر شاہی سے ملاقات کے لئے آئر لینڈ بھیجا۔

سہ رکنی وفد نے حضرت گوہر شاہی سے ملاقات کی، ان سے اور ان کے روحانی مشن سے بے پناہ متاثر ہوئے۔ انہوں نے جناب گوہر شاہی کو مسیحا قرار دیا۔ اس سلسلے میں اللہ کی محبت کے اس مشن و تعلیم کو پوری دنیا میں مختلف ذرائع سے پھیلانے کی غرض سے، حضرت گوہر شاہی کو ایک بلین ڈالر سالانہ امداد کی پیشکش کی۔ عنقریب چند ہی دنوں میں یہ رقم حضرت گوہر شاہی کے حوالے کر دی جائے گی۔“

(روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء)

باب دوم

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد

جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے کہ گوہر شاہی کی تحریک کے قیام کو تقریباً بیس سال کا عرصہ ہوا ہے، اس عرصہ میں اس نے بہت محدود پیمانہ اور محتاط انداز میں اپنا لٹریچر شائع کیا ہے۔ تاکہ کم سے کم اس پر گرفت کی جاسکے۔ زیادہ تر اس کے مریدین و متعلقین نے اس کے ”مواعظ“ و ”ملفوظات“ مرتب کر کے شائع کئے ہیں۔ اس کے باوجود اس کی انجمن کی طرف سے مطبوعہ لٹریچر میں درج ذیل چند کتابیں دستیاب ہیں :

روحانی سفر، روشناس، تریاق قلب (شعری مجموعہ)، تحفۃ المجالس (کئی حصے)، رہنمائے طریقت و اسرار حقیقت، مینارۃ نور، پندرہ روزہ صدائے سر فروش حیدر آباد، اور ایک نام تمام کتاب ”دین الہی“ جو حیدر آباد میں شائع ہو رہی تھی اور پولیس کے چھاپے کے دوران اس کے چند مطبوعہ فرمے پکڑے گئے تھے، اس کتاب پر مقام اجرا نادرلن آئر لینڈ کا پتہ درج ہے۔

ان کتابوں میں اس نے جس قدر زہر اگلا ہے ذیل میں ان کے چند اقتباسات نقل کر کے اس کے کفریہ عقائد کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

قول و عمل اور تحریر و تقریر کا تضاد :

کہنے کو تو گوہر شاہی نے ”انجمن“ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے اپنے مطبوعہ لٹریچر کے آخری ٹائٹل پر لکھا ہے :

”اغراض و مقاصد“

”۱..... معاشرہ کی تمام برائیوں کو قرآن و حدیث اور روحانی تعلیمات کی روشنی میں دور کرنا۔

۲..... علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طریقت کی تعلیم کو فروغ دینا۔

۳..... نعت خوانی، ذکر و فکر، مراقبہ، مکاشفہ کے ذریعے نوجوانوں میں عشق اللہ و عشق رسول اللہ ﷺ پیدا کرنا۔

۴..... مسلک حقہ المسحت و جماعت کے عقائد کا تحفظ و فروغ دینا۔

۵..... لاہوریوں اور مدارس عربیہ کا قیام جس میں نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا۔

۶..... اولیاء کا ملین کی تصانیف کو منظر عام پر لانا اور وقت کی اہم ضرورت کے تحت رسل و رسال شائع کرنا۔

۷..... مسجد در مسجد، کوچہ در کوچہ محافل میلاد اور تبلیغ ذکر و فکر کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان تازہ کرنا۔

۸..... ہر گمراہ کن گروہ مثلاً منکرین قرآن و حدیث و گستاخانِ انبیاء کرام و اولیاء عظام سے جانی و مالی جہاد کرنا، اور اس میں مدد دینا۔

۹..... سفلی عاملوں، جاہل پیروں اور جعلی فقیروں سے (جن سے عوام پریشان ہوں) علمی و عملی جہاد کرنا۔

۱۰..... سلف صالحین اور اولیاء کاملین کے کارناموں اور انکی کرامات کو اجاگر کرنا۔

انجمن سر فروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ ۱۹۷۵ء

مگر اس کی تقریر و تحریر اور قول و عمل سراسر اس کے منافی ہیں جیسا کہ اس کے عقائد و نظریات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ان میں سے کسی چیز کا بھی قائل نہیں۔ ایسے لوگوں پر یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ : ہاتھی کے دانت دکھانے کے لئے اور کھانے کے لئے اور۔

گوہر شاہی مأمور من اللہ :

ریاض احمد گوہر شاہی کے کفریہ عقائد کو ذکر کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسکی وضاحت کر دی جائے کہ وہ اپنی تحریک کو کس قدر مقدس اور مأمور من اللہ سمجھتا ہے، اور وہ اپنے ان کفریہ عقائد کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے انہیں تائید

نبوی کا حامل بتلا کر نعوذ باللہ تمام کفریہ عقائد کو حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :

”میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے۔ اور میں نے باضابطہ کسی مدرسہ سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی، البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی ہے۔ اس وقت بھی حضور ﷺ ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔ جتنا مجھے علم ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے بتا دیتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں“ (حق کی آواز، ص: ۴)

گوہر شاہی مزید لکھتا ہے :

”جب ہم اس مشن کو پھیلانے کے لئے آئے تو ہم نے حضور ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نہ تو عالم ہیں، نہ مولوی، ہماری بات کون مانے گا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: آپ جائیں ہم خود منوالیں گے۔ اور آج وہ منوار ہے ہیں۔“ (حق کی آواز، ص: ۳۲)

اسی طرح یہ ملعون دوسری جگہ کہتا ہے :

”۴ مخمن سرفردشان کارو حانی مشن ہم نے اپنی مرضی سے شروع نہیں کیا بلکہ اس مشن کو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی رضا حاصل ہے۔“ (حق کی آواز، ص: ۴)

اسی کتاب کے دوسرے صفحہ پر ہے :

”ہمیں منجانب الہی حکم ہے کہ ہم حق بات کو لوگوں تک پہنچائیں۔“ (حق کی آواز، ص: ۵۵)

اس کتاب کے ایک اور صفحہ پر کہتا ہے :

”ہمیں نام و نمود کی کوئی ضرورت نہیں، ہم تو جنگل میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں، لیکن اس کے حکم پر دوبارہ شہر کا رخ کیا۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں منجانب اللہ کہتے ہیں۔“ (حق کی آواز، ص: ۲۹)

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی :

گوہر شاہی اللہ تعالیٰ کی صفت رؤیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”نماز میں ایک کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہوں، یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو۔ ظاہر ہے ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ :

ان الله لا ينظر الى صوركم ولا ينظر الى اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم ونياتكم۔“ (روحشاس، ص: ۲۳، ۲۴)

اللہ تعالیٰ کو لا علم کہنا :

گوہر شاہی کے نزدیک نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ شہ رگ کے پاس ہوتے ہوئے

بھی اپنی مخلوق کے اعمال سے لاعلم ہیں، چنانچہ گوہر شاہی لکھتا ہے :

قریب ہے شاہ رگ کے اسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمدؐ کاش تو نے پایا وہ راستہ نہیں
(تزیق قلب، ص: ۱۸)

خالق کائنات مجبور ! :

گوہر شاہی خود کو اگرچہ ہر قسم کی قانونی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد سمجھتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو مجبور کہہ کر اس کی توہین کرتا ہے :

پہنچ نہ سکے گا ہر گز تو اس شاہراہ کے بغیر
کہ خدا بھی چلتا نہیں قانونِ خدا کے بغیر
اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے
(تزیق قلب، ص: ۷)

اللہ تعالیٰ خواجہ کے روپ میں :

اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ ”لاتدرکہ الابصار“ وہ کسی صورت و جسم کی قید سے ماوراء اور منزہ ہے مگر یہ بدعت ذات باری کو خواجہ اور داتا گنج بخش کے روپ میں دکھلاتا ہے۔ اس ملعون کی شان الہی میں ہر ذہن سرائی ملاحظہ ہو :

”اس قرآن سے پوچھا! اللہ کدھر ہے؟ کہنے لگا بہت دور ہے، بس نمازیں روزہ پڑھتا رہ اس کا دیدار بڑا مشکل ہے، بہت ہی دور رہتا ہے، جب ان (دس) پاروں سے پوچھا وہ کہنے لگے اللہ اسی دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔ کبھی خواجہ کے روپ میں اور کبھی داتا کے روپ میں وہ تو اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے.....“
(حوالہ آؤ یو کیسٹ خطاب نشتر پارک کراچی، جاری کردہ سرفروش پبلشر)

اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کی انگوٹھی :

ذات الہی اور فخر کو نین ﷺ پر افترا کی ایک مثال کہ نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ زیورات کے محتاج ہو گئے ہیں، لکھتا ہے :

”..... حدیث میں ہے کہ میں نے خدا سے ہاتھ ملایا، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ دیدار کے وقت حضور پاک نے خدا کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی دیکھی جو انہوں نے حضرت علیؑ کو دی تھی.....“
(یادگار لحاظ، ص: ۲۴)

اس ملعون سے کوئی پوچھے یہ خانہ زاد حدیث اس نے کس ٹیکسال میں ڈھالی ہے؟ ورنہ ذخیرہ حدیث میں کہاں ہے؟ ذرا نشاندہی تو کی ہوتی؟

کلمہ اسلام کے بغیر اللہ تک رسائی :

فرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں ہے کہ تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی قوم اور امت کو دعوت دی کہ : ”اللہ کو واحد لا شریک اور مجھے اللہ کا رسول مان لو، فلاح پا جاؤ گے۔“ مگر اس ملعون کے نزدیک فلاح و نجات آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی بھی

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کہ: ”مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو“ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ: دوسرا علم یہ تھا کہ اس وقت اگر ابو ہریرہ کسی سے یہ کہتے کہ تم شراب پیتے رہو، لیکن جہنم میں نہیں جاؤ گے، اور یہ کہ تم بغیر کلمہ پڑھے بھی خدا تک پہنچ سکتے ہو تو لوگ اس بات پر انہیں قتل ہی کر ڈالتے۔ سرکار نے فرمایا کہ اس وقت بدکار لوگوں کی تعداد بہت کم تھی اور جو تھے بھی تو خوف کی وجہ سے چھپے ہوئے تھے اس لئے دوسرا علم اس دور کے لئے نہیں تھا۔ اب چونکہ بدکار لوگ اکثریت میں ہیں لیکن چونکہ یہ بھی خدا کو پانا چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کا علاج چاہتے ہیں، دوسرا علم انہی بدکار لوگوں کے لئے تھا۔ اس لئے اب عام کر دیا گیا ہے۔ یعنی وہ دوسرا علم جسے ابو ہریرہ نے اس وقت ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے چھپایا تھا اس علم کی اس زمانے کو سخت ضرورت ہے۔ اس لئے خدا نے اسے عام کر دیا ہے، اب بدکار لوگ بھی اس علم کے ذریعے اپنے گناہوں کی معافی، اور خدا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔“

(یادگار لمحات ص: ۱۰، ۹)

نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں :

نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ کا بعثت انبیاء کا سلسلہ غلط، اور انکا نجات آخرت کے لئے ایمان کی دعوت دینا بے کار تھا۔ کیونکہ نجات آخرت کے لئے ایمان کی نہیں، محبت کی ضرورت ہے، چنانچہ گوہر شاہی ملعون لکھتا ہے :

”..... جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ خواہ کسی مذہب

میں ہے یا نہیں ہے وہ جہنم میں نہیں جاسکتا.....“

(یادگار لمحات ص: ۲۸)

اللہ تعالیٰ نجات آخرت کے لئے اسلام کو ضروری قرار دیتے ہوئے قرآن کریم میں یہ اعلان فرماتے ہیں کہ :

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَنْتُمْ عَلَيْنَا

نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا“ (المائدہ: ۳)

ترجمہ: ”آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

”وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ

فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔“ (آل عمران: ۸۵)

ترجمہ: ”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں

تباہ کاروں میں سے ہو گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

مگر یہ بد بخت ارشادات الہیہ اور نصوص قرآنیہ کو ٹھکراتے ہوئے کہتا ہے کہ فوز و فلاح آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی ضرورت نہیں، کیونکہ اسلام کے بغیر بھی نجات ہو جائے گی، چاہے وہ کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو بشرطیکہ اس کے دل میں محبت ہو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

شریعت محمدی اور شریعت احمدی :

گوہر شاہی آنحضرت ﷺ کی نبوت و شریعت کا انکار کرتے ہوئے ایک نئے دین، شریعت اور نئے قرآن کو متعارف کراتا ہے۔ اسکی ابلیسی منطق ملاحظہ ہو :

”جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں، نماز بھی رب کی یاد ہے ان کی انتہا مسجد ہے۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، جب وہ قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، اس سے پہلے پہلے شریعت محمدی ہے..... اس کے بعد پھر شریعت احمدی شروع ہو جاتی ہے..... اس کی جو نماز ہوتی ہے وہ روحانی نماز ہوتی ہے..... جب حضور پاک ﷺ شب معراج میں گئے تو آپ ﷺ نے پہلے بیت المقدس میں سب نبیوں اور ولیوں کی ردھوں کو نماز پڑھائی تھی..... لو پر جا کر پھر کونسی نماز ملی؟ وہ اوپر جو نماز ملی وہ نفسانی لوگوں کیلئے تھی اور وہ جو نماز پڑھا کر گئے تھے وہ پاک لوگوں کیلئے تھی..... لیکن حضور پاک ﷺ کے پیچھے جو نماز پڑھتا ہے،

اللہ جواب دیتا ہے..... لبیک عبدی۔ یہ ایک چھوٹی سی ولایت ہے، اس کے بعد پھر کیا ہوتا ہے..... ایک مخلوق جس کا نام لطیفہ الٰہی ہے، وہ قلب والی مخلوق حضور کے پاس پہنچی اور یہ الٰہی سیدھا اللہ کی ذات کی طرف جاتا ہے..... بیت المعمور سے آگے فرشتے بھی نہیں جاتے اور یہ بیت المعمور سے بھی آگے چلا جاتا ہے، جہاں رب کی ذات ہے ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ وہاں پہنچے اور ان مخلوقوں کے ذریعے ولی اللہ وہاں پہنچتے ہیں..... پھر ایک دوسرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہیں، پھر وہ جو اللہ کا نقشہ ہے وہ اس کے دل میں درج ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے، ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کو دیکھے اور اس سے باتیں کرے، بہت سے ولی یہیں آگے رک جاتے ہیں..... پھر کچھ خاص ولی ہوتے ہیں وہ اس سے آگے بھی جاتے ہیں، وہ جو اس سے آگے بھی جاتے ہیں اس کے بارے میں حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے وہ ایک تیسرا علم ہے، پھر وہ آگے جب جاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ..... چالیس پارے ہیں، پھر جب وہ ولیوں سے آگے جاتا ہے پھر وہ دس پارے اس کو ٹھکراتے ہیں.....“

(حوالہ آڈیو کیسٹ تقریر نشت پارک کراچی، جاری کردہ سر فروش پبلشر)

شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے :

شریعت و طریقت اسلام کے دو شعبے ہیں مگر یہ ملعون ان دونوں کو ایک

دوسرے سے متصادم باور کر اگر اتباع شریعت سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتا ہے، لکھتا ہے:

”جس طرح دنیوی قاعدے اور قوانین ہیں، اسی طرح شریعت اور طریقت کے بھی اپنے اپنے قاعدے اور قانون ہیں، شریعت کے قاعدے قانون علمائے دین سکھاتے ہیں جبکہ طریقت کے قاعدے قانون درویشوں سے سیکھے جاسکتے ہیں، جس طرح امریکہ کے قاعدے قانون، پاکستان میں لاگو نہیں ہوتے اسی طرح پاکستانی قوانین امریکہ میں لاگو نہیں کئے جاسکتے، طریقت کے قاعدے قانون شریعت پر اور شریعت کے قاعدے قانون طریقت پر لاگو نہیں ہو سکتے..... اکثر علماء کہتے ہیں شریعت ہی میں طریقت، حقیقت اور معرفت موجود ہے۔ جس سے ہمیں اختلاف ہے.....“ (حق کی آواز ص: ۱۰)

لیکن شریعت تو سننا، سنانا، بات عالم غیب حوریں، ملائک و بہشت و نار ہے۔ ان کے اوپر زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے، یہ دنیا دار نفسانی ہیں۔ نفس کو سدھارنے کے لئے سال میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں۔ ان کا علم حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ ہے۔ جس میں ان کی عقل کو اختیار ہے۔ اس کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن طریقت والوں کا مقام ”وید“ ہے، یہ ان غیبی چیزوں کو دیکھتے ہیں اپنے نفس کو مارنے کے لئے ریاضتیں، بھوک، پیاس کی تکالیف اکثر اٹھاتے رہتے ہیں۔ یہ تارک الدنیا کہلاتے ہیں۔ دنیا میں رہ کر بھی ہر نفسانی چیز سے تارک ہوتے ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے۔ اور ان کا علم صرف عشق حقیقی ہے۔ جو بحث و مناظرہ و فرقہ بندی سے دور ہے۔ ان کی ابتدا مجلس محمدی ہے۔“ (منار کا نور ص: ۱۸، ۱۷)

شریعت نہیں عشق کا راستہ :

قرآن کریم میں محبت الہی کے دعویٰ کو اتباع نبوی کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ مگر گوہر شای قرآن کریم سے اختلاف کرتے ہوئے اپنے نام نہاد عشق الہی کو اتباع شریعت کا پابند نہیں سمجھتا۔ چنانچہ اس کی لمحدانہ سوچ ملاحظہ ہو :

”ایک امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی۔ اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا، پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا

طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار :

یہ ملعون دین و شریعت اور قرآن و سنت کا منکر ہے، مگر چونکہ براہ راست دین و شریعت کا انکار مشکل ہے اس لئے وہ طریقت کی آڑ میں شریعت کا انکار کرتا ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

”آج کل اکثر علماء بے سلاسل و مرشدان لا حاصل طریقت و حقیقت اور معرفت کو مقام شریعت میں سمجھتے ہیں،

کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا تمہیں کیا چاہئے.....؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا..... خدا..... شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں، خدا کی طرف دور راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے اور دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ وہ امریکی خاتون بڑی توجہ سے سرکار کی باتیں سن رہی تھی۔ سرکار نے فرمایا دین کے ذریعے جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس طرح کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے، شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی آتے رہتے ہیں، ٹریفک کی پوری پابندی کرنی پڑتی ہے اور گاڑی بھی ایک سلیقے سے چلائی پڑتی ہے۔ خدا کی طرف دوسرا جانے والا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو، اس پر شہر کے قوانین بھی لاگو نہیں ہوتے اور وہ شہر کے قوانین پر عمل کئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے، ایسے راستہ کو بائی پاس کہتے ہیں.....“

(سالنامہ گوہر ۹۷/۱۹۹۶ ص: ۷)

شریعت و طریقت لازم و ملزوم :

دروغ گو را حافظہ نہ باشد کے مصداق گوہر شاہی اپنے خود ساختہ کافرانہ

فلسفہ: ”شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے“ کو بھول کر کہتا ہے کہ شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں۔ اسکی تضادیابی ملاحظہ ہو، لکھتا ہے :

”شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں۔ جو مسالک دونوں پر دھیان دیتے ہیں وہ بہت جلد اپنی منزل پالیتے ہیں۔ صرف ذکر کرنے والے ذاکر ہی کہلائیں گے اور صرف نماز پڑھنے والے نمازی کہلاتے ہیں۔ رب تک پہنچنے کے لئے دونوں چیزیں لازمی ہیں۔“

(حق کی آواز ص: ۱۴)

نماز روزہ میں روحانیت نہیں :

گوہر شاہی کے نزدیک نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ میں روحانیت نہیں ہے، سوال یہ ہے کہ اگر ان ارکان اسلام میں روحانیت نہیں، تو کیا روحانیت نشہ بازی اور نامحرموں سے اختلاط میں ہے؟ گوہر شاہی نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کی روحانیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ عبادات ہیں روحانیت نہیں۔ روحانیت کا تعلق دل کی تک تک کے ذریعے اللہ اللہ کرنا ہے، جس کے ذریعے انسان میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس نور کے ذریعے انسان میں موجود دیگر مخلوقات بھی بیدار ہو کر اللہ اللہ کرنے لگ جاتی ہیں، پھر یہ نمازیں پڑھتی ہیں، روزے رکھتی ہیں۔ ان کا یہ عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔“

(حق کی آواز ص: ۳)

گوہر شاہی اور تحریف قرآن :

گوہر شاہی ملعون کی دست برد سے کوئی شے محفوظ نہیں، حتیٰ کہ اس ملعون نے قرآن بھی اپنی مرضی سے مٹانا شروع کر دیا، چنانچہ وہ کہتا ہے :

”قرآن مجید میں بار بار آیا ہے: ”وع هفك وتعال۔“

(یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔)

(بینارہ نور ص: ۲۹، طبع اول ۱۳۰۲ھ)

قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور جس طرح چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا بغیر کسی زیر و زبر اور نقطہ کی تبدیلی کے ٹھیک اسی طرح اب تک محفوظ ہے۔ آج تک کسی طالع آزمایہ کو اس میں ذرہ بھر تبدیلی یا تحریف کی جرأت نہیں ہوئی تھی، مگر اس دریدہ و ہن نے اس کو بھی اپنی تحریف کا نشانہ بنایا اور اس طبع زاد جملہ کو قرآن کا نام دے کر اپنے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر دی، اسی طرح اپنی دوسری تصنیف ”تحفۃ المجالس“ میں کہتا ہے :

”پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں،

ایمان اور چیز ہے۔“ (تحفۃ المجالس دوم، ص: ۲۳)

یہ بھی اس کی کھلی تحریف ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایمان مقدم ہے اس کے بعد اعمال ہیں چنانچہ ارشاد الہی ہے: ”ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات“ یعنی پہلے ایمان ہے، اس کے بعد اعمال ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام نے سب سے پہلے ایمان کی دعوت دی، اس کے بعد اعمال کی طرف متوجہ فرمایا۔ مگر اس طحود و مرتد کا کیا کجیجے! کہ اس نے ہر وہ کام کرنا ہے جو قرآن و سنت اور تعلیمات اسلام کے خلاف ہو۔

قرآن کے دس پارے اور ہیں :

گوہر شاہی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کا لایا ہوا تیس پاروں والا قرآن اصلی قرآن نہیں، بلکہ اس کے دس پارے اور ہیں جو اس کے دل کو لگتے ہیں، چنانچہ وہ کہتا ہے

”یہ قرآن پاک عوام الناس کے لئے ہے۔ جس طرح

ایک علم عوام کے لئے جبکہ دوسرا علم خواص کے لئے جو سینہ بہ

سینہ عطا ہوا۔ اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں، جب

ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سمون شریف میں ذکر و

فکر تلاوت، عبادت و ریاضت اور مجاہدات کئے تو ہم پر باطنی راز

مکشف ہونا شروع ہو گئے۔ باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں

پھر وہ دس پارے بھی سامنے آگئے۔“ (حق کی آواز ص: ۵۲)

ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد :

نہ صرف یہ کہ وہ موجودہ قرآن کو ناقص کہتا ہے بلکہ وہ یہاں تک دریدہ و ہنی کرتا ہے کہ موجودہ ظاہری قرآن نعوذ باللہ گوہر شاہی کی ٹیکسال میں گھڑے ہوئے خانہ زاد باطنی قرآن سے متضاد ہے اور مسلمانوں کے ظاہری اور گوہر شاہی کے باطنی قرآن میں تضاد ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے :

”پھر یہ قرآن مجید کچھ اور۔ وہ پارے کچھ اور۔ یہ کچھ اور

بتاتا ہے۔ وہ کچھ اور بتاتا ہے۔ قرآن پاک چالیس پارے تھے، تیس

ظاہری، دس باطنی، ظاہری قرآن عوام کے لئے، باطنی قرآن

خواص کے لئے۔“

(حوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشر پارک کراچی)

اسی طرح گوہر شاہی مذکورہ بالا کتاب ”حق کی آواز“ جو اس کے ”روحانی

فرمودات“ کا مجموعہ ہے کے صفحہ ۵۴ پر لکھا ہے کہ :

”سب جانتے ہیں کہ قرآن پاک کے تیس پارے ہیں..... قرآن پاک جو کہ تیس پاروں پر مشتمل ہے یہ ناسوت والوں کے لئے ہے، اس لئے اس میں نفوس کا ذکر ہے۔ اپنے نفوس کو پاک کرو..... اس طرح سینے کی پانچوں ولایتیں جو کہ آدھی آدھی ولیوں کے لئے تھیں، دس حصوں میں تقسیم ہو گئیں۔ تیس حصے ظاہری قرآن اور دس حصے باطنی قرآن کی صورت میں۔ ظاہری قرآن عوام کے لئے اور باطنی قرآن خواص کے لئے..... لہذا تیس پارے ظاہری قرآن پاک کے۔ دس پارے باطنی، کل ملا کر اس طرح چالیس پارے ہوئے۔ حضور پاک ﷺ کی زبان مبارک سے جو کلام ظاہر ہوا وہ قرآن پاک بن گیا اور تیس پاروں کی شکل میں موجود ہے، لیکن جو کلام ظاہر نہیں ہوا اور صرف حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں رہ گیا وہ علم، علم باطنی یعنی باقی دس پارے ہیں۔ جو کہ باطن میں اولیاء اللہ کو ملے جو وقتاً تھوڑا تھوڑا رکھتے رہے..... دس پارے فقر میں چلنے والوں کے لئے، اور تیس پارے شریعت میں چلنے والوں کے لئے ہیں۔ جو ولی باطن میں ترقی کر جاتے ہیں ان

کو ان کا علم عطا ہوتا ہے، پھر جو دیدار الہی تک پہنچ جاتے ہیں ان کو سارا علم عطا ہوتا ہے۔ ان باطنی دس پاروں کے علم میں ہی پانچ ولیوں کے ہیں، اور پانچ نبیوں کے ہیں۔ ساری دنیا کا محور چالیس کے اوپر ہے۔ چلہ بھی چالیس کا ہوتا ہے۔“ (حق کی آواز ص: ۵۴)

اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے :

”یہ قرآن مجید فرماتا ہے اٹھتے بیٹھتے لیتے میرا ذکر کرو۔ وہ پارے کہتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کر، اسی کو دیکھ لینا اس کی یاد آئے تو۔“ (حوالہ آڈیو کیسٹ خصوصی خطاب نشر پارک کراچی)

نماز پڑھنا گناہ ہے :

”یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھو ورنہ گنہگار ہو جائے گا، وہ کہتے ہیں اگر تو نے نماز پڑھی تو گنہگار ہو جائے گا..... انہوں نے (دس پارے) کہا کہ جب نماز کا وقت آئے تو بس اسی کو دیکھ لے جس کی نماز ہے.....“ (حوالہ بالا)

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

”پھر اس قرآن نے کہا ذرا بھی پانی پیئے گا تو تیرا روزہ

ٹوٹ جائے گا، اس نے (دس پارے) کہا دن رات کھاتا پیتا رہ تیرا
روزہ نہیں ٹوٹے گا.....“ (حوالہ بالا)

توکعبہ کی طرف نہ جاکعبہ تیری طرف آئے :

”آگے پھر ج آگیا یہ قرآن فرماتا ہے طاقت ہے توج
میں ضرور جا۔ انہوں نے (دس پارے) کہا کعبہ بول او جانے
..... توں تے اشرف المخلوقات ہے اس کو (کعبہ کو) ابراہیم علیہ
السلام نے گارے مٹی سے بنایا ہے، تجھے تو اللہ کے نور سے بنایا
ہے، تو اس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے؟ وہ کعبہ تیری طرف
آئے گا.....“ (حوالہ بالا)

ذکوۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے :

”یہ قرآن کہتا ہے کہ ذکوۃ دے۔ ڈھائی پر سینٹ ذکوۃ
دے، وہ کہتا ہے ڈھائی پر سینٹ پاس رکھ ساڑھے ستانوے
پر سینٹ ذکوۃ دے۔“ (حوالہ بالا)

حضرات انبیاء کرامؑ کی توہین :

امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ پوری کائنات کے لولیا، اخطاب، ابدال اور

صحابہ و تابعینؓ مل کر بھی کسی نبی کی شان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر یہ ملعون کہتا ہے کہ
ولی نبی سے افضل ہے، بلکہ اس کا نعم البدل ہے۔ گوہر شاہی کی توہین انبیاء کا ایک نمونہ
ملاحظہ ہو :

”حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر رب ذوالجلال
سے گفتگو کرنا کیا وہ بھی شرک تھا؟ جبکہ ولی نبی کا نعم البدل ہے،
حالانکہ قدرت نے سحر والوں کو بھی اتنی طاقتیں بخشیں.....“
(بینارہ نور، ص: ۳۱)

حضرت آدمؑ کی شان میں گستاخی :

حضرات انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں، مگر یہ ملعون، نعوذ باللہ، حضرت آدم
علیہ السلام کو ”شرارت نفس سے مغلوب“ اور ”خناس“ کو کھا جانے کی تہمت لگاتا
ہے، ملاحظہ ہو :

”جب آدم علیہ السلام اس نفس کی شرارت سے زمین
پر پھینکے گئے تو توبہ تابن میں لگ گئے، ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا
نفس کمزور ہو رہا ہے اس کی مدد کے لئے خناس کو آپ کے جسم
میں داخل کرنا چاہا۔ ایک دن جب آدم علیہ السلام موجود نہیں
تھے ابلیس ایک چھوٹا سا چر لے کر مائی حوا کے پاس آیا اور کہا کہ
میرا بچہ امانت ہے، میں واپسی پر اسے لے جاؤں گا، اتنے میں آدم
علیہ السلام آئے اور چہ دیکھا، مائی حوا صاحبہ سے پوچھا، سخت غصے

ہوئے کہ دشمن کا چہ کیوں بٹھایا، آپ نے اس بچے کو مار کر زمین میں دفنادیا۔ دوسرے دن پھر آپ کی غیر موجودگی میں آدھمکا، بچے کو نہ پا کر خناس، خناس کی آواز دی وہ زمین سے حاضر حاضر کہہ کر نکل آیا، ابلیس اسے وہیں چھوڑ کر پھر چلا گیا، اب کی دفعہ آدم علیہ السلام نے اس کے چار ٹکڑے کئے چاروں پہاڑوں پر دور دور پھینک دیئے۔ حتیٰ کہ ابلیس نے آ کر پھر آواز دی خناس پھر حاضر ہو گیا..... اس بار آدم علیہ السلام کو سخت غصہ آیا اور کوئی تدبیر بھی نظر نہ آئی تب آپ نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھالیا۔ اب ابلیس آپ کی موجودگی میں آیا، آواز دی تو آدم علیہ السلام کے دل کے قریب سے ہی حاضری کا جواب آیا۔ ابلیس نے کہا اب یہیں رہ میرا یہی مطلب تھا۔“

(بینارہ نور، ص: ۱۱، ۱۲۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین :

گوہر شاہی ملعون کہتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو نعوذ باللہ، آنحضرت ﷺ سے حسد ہو گیا تھا، اور اس پر ان کو سزا دی گئی، چنانچہ وہ لکھتا ہے :

”جب آپ (آدم) یہاں پہنچے تو..... آپ کو ایک دن عرش کرسی کا کشف ہوا جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا..... آپ نے جب اسم محمد، اللہ تعالیٰ کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہونگے،

نفس نے اکسایا کہ تیری اولاد میں سے ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے؟ بے انصافی ہے؟ اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔ (نعوذ باللہ..... ناقل)۔“

(روشناس ص: ۹۔ بینارہ نور، ص: ۱۱۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین کی ایک مثال :

نعوذ باللہ حضرت آدم علیہ السلام پر شیطان نے تھوکا، اور شیطانی تھوک کا جرثومہ ان کے جسم میں چلا گیا، جب ہی ان میں شرارت نفس آئی اور وہ شیطان کے آلہ کار بنے، چنانچہ کہتا ہے :

”جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسہ (مت) بنایا گیا تو

شیطان نے نفرت سے تھوکا جو ناف کے مقام پر پڑا، اور اس تھوک سے ایک جرثومہ (نفس) اندر داخل ہوا۔ جو بعد میں شیطان کا آلہ کار بنا اور آدم علیہ السلام نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینکے گئے۔“

(بینارہ نور، ص: ۱۲، ۱۱۔ طبع اول)

حضرت موسیٰؑ کی توہین :

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”مررت بموسیٰ و هو قائم یصلیٰ فی قبرہ“: صحیح مسلم ج ۲، ص: ۲۶۸۔ (میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

قبر کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی قبر میں کھڑے نماز تہجد ادا فرما رہے تھے۔ مگر گوہر شاہی ملعون کہتا ہے :

”بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے، یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈا بن گیا۔ جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی مت خانہ رہ گیا ہے۔“

دیکھا آپ نے؟ اس جاہل مطلق اور شیطان و مکار کی دستبرد سے حضرات انبیاء کی مقدس شخصیات بھی محفوظ نہیں۔

حضرات انبیاء و اولیاء کی توہین :

اپنی بے حیائی، بے شری، حرام خوری اور نشہ بازی کے جواز کے لئے حضرات انبیاء اور اولیاء کی توہین و تذلیل، اور ان پر جھوٹی تہمت باندھنے سے بھی نہیں چوکتا، چنانچہ لکھتا ہے :

”.....رات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے، تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا، یہی ہے شراب طہورا۔ مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں، اس

کو روزانہ ایک گلاس الابچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا بیویوں یا نہ بیویوں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا، کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے، جیسے سمن سرکار کا بھنگ پینا، لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا، سدا ساگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا، امیر کلاں کا کبڈی کھیلنا، سید خزاری کا کتوں کے ساتھ شکار کرنا، خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا، واڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا، حتیٰ کہ رقص کرنا، رابعہ بھری کا طوائفہ بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبدالعزیز کے زمانہ میں ایک ولیہ کا نیگے تن گھومنا، لیکن سخی سلطان باہو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں، لیکن یہ بھی کہا تھا بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے..... آخر یہی فیصلہ کیا کہ تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں۔“

(روحانی سفر، ص: ۳۶)

آنحضرت ﷺ کی طرح اولیاء بھی معراج پر جاتے ہیں :

حضرات انبیاء کرام میں سے آنحضرت ﷺ کا اپنے اس جسم عسری کے ساتھ معراج پر جانا ایک عظیم معجزہ ہے، مگر یہ ملعون اسکی اہمیت کم کرنے کے لئے کہتا ہے کہ انبیاء کے علاوہ حضرات اولیاء بھی معراج پر جاتے ہیں، چنانچہ لکھتا ہے :

”یہ چیز بیت المعمور سے بھی آگے نکل گئی وہاں پہنچ گئی
جہاں رب کی ذات ہے، جہاں حضور پاک ﷺ شب معراج کو
اپنے ظاہری جسم کے ساتھ پہنچے اور اللہ کے ولی حضور کے
صدقے روحانیت اور (اپنے اندر چھپی ہوئی چیزوں) کے ذریعے
وہاں پہنچتے ہیں۔“ (تحفۃ المجالس، ص: ۴۹)

بیت اللہ کی توہین :

گو ہر شاہی نہیں چاہتا کہ مسلمان بیت اللہ کے حج کے لئے جائیں، بلکہ وہ اس
کی بتلائی ہوئی ”روحانیت“ اور اس کے نام نہاد ذکر کی بھول بھلیوں میں الجھے رہیں، اس
لئے وہ اپنے مریدین کو ایک خاص انداز سے بیت اللہ سے متنفر، اور اپنی ذات کے لئے
سجدہ کا جواز تلاش کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”..... محمد الف ثانی نے دیکھا کہ باطنی مخلوق جنات
وغیرہ انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ پریشان ہوئے کہ انسان کو سجدہ
جائز ہی نہیں۔ سجدہ تو اللہ کو ہوتا ہے۔ غیب سے آواز آئی سجدہ
تمہیں نہیں یہ بلکہ تمہارے دل میں جو خانہ کعبہ بس گیا ہے اسے
سجدہ کر رہے ہیں۔ وہ خانہ کعبہ جس کی بنیاد حضرت ابراہیمؑ نے
رکھی۔ یہ خانہ کعبہ جو دل میں بس جاتا ہے اس کی بنیاد خود اللہ تعالیٰ
رکھتا ہے۔ اس لئے اس خانہ کعبہ کو اس خانہ کعبہ سے فضیلت
ہے.....“ (تحفۃ المجالس ص: ۱۴)

بیت اللہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہر حاجی کو نہیں ملتا :

گو ہر شاہی کی مسلمانوں کو بیت اللہ سے متنفر کرنے کی ایک اور بھونڈی
ترکیب ملاحظہ ہو :

”عموماً یہ بات عام ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھو تو ایک
لاکھ گنا ثواب اور مسجد نبوی میں نماز ادا کرو تو پچاس ہزار نمازوں
کا ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر سال
لاکھوں لوگ حج کے دوران بے تحاشا نمازیں مکہ شریف اور مدینہ
شریف میں ادا کرتے ہیں، اس طرح وہ کروڑوں نمازوں کے
ثواب کے حق دار ہیں..... اس بابت حقیقت کچھ اور ہے ایک ایک
لاکھ اور پچاس ہزار گنا ثواب اصل میں ان نمازیوں کو حاصل ہوتا
ہے، جن کے دل پر خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ نقش
ہو جاتا ہے، جن کے دل پر خانہ کعبہ بس گیا وہ کہیں بھی نماز ادا
کرے لاکھ گنا ثواب حاصل ہوگا۔ اسی طرح جس کے دل پر
روضہ رسول ﷺ نقش ہے وہ جہاں بھی نمازیں ادا کریں پچاس
ہزار گنا ثواب کے حقدار ہوں گے۔ یہ ثواب مؤمنین کے لئے
ہے نہ کہ عام حاجی کے لئے، اس غلط فہمی کی بنا پر تمام حاجی اپنے
آپ کو کروڑوں کے ثواب کا حق دار جانتے ہیں۔“

(تحفۃ المجالس ص: ۷۲ / ۷۳)

گوہر شاہی کا ہادی پیشاب میں :

”جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے“ کے مصداق امریکی ایجنٹ گوہر شاہی کے منہ سے غیر اختیاری طور پر سچ نکل ہی گیا، اس کا سچ ملاحظہ ہو :

”ایک دن پتھر ملی جگہ پیشاب کر رہا تھا، پیشاب کا پانی پتھروں پر جمع ہو گیا، اور ویسا ہی سایہ مجھے پیشاب کے پانی میں ہنستا ہوا نظر آیا۔ جس سائے سے مجھے ہدایت ملی تھی۔“

(روحانی سفر ص: ۲)

مرزائیت کے اثرات :

گوہر شاہی پر بارہ سالہ مرزائیت کے اثرات نے اپنا کام دکھایا، اور وہ ہمیشہ کے لئے اس راہ کے راہی ہو گئے، اور انہوں نے مرزاجی کے مشن کو لے کر امت کی گمراہی کا بیڑا اٹھالیا، ملاحظہ ہو اس کا اعتراف :

” بیس سال کی عمر سے بیس سال کی عمر تک اس گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہو گئی۔ اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا..... فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹر میں گزارتا، ردیہ اکٹھا کرنے کے لئے، حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا، یہی سمجھئے کہ

نفس امارہ کی قید میں زندگی کتنے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت..... کا اثر ہو گیا۔“ (روحانی سفر ص: ۸)

شیطان کا اثر :

گوہر شاہی خود فرماتے ہیں کہ جس کا پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ اور یہ بھی گوہر شاہی نے لکھا ہے کہ میرا کوئی پیر نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں شیطان اس کا پیر ہے اس لئے شیطان پیر کے اپنے مرید پر اثرات کا ظاہر ہونا فطری عمل اور پیری مریدی کا لازمی نتیجہ تھا، ملاحظہ ہو :

”..... فرمایا ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی۔“

اس نے کہا کہ میں بھی جو کچھ کرتا ہوں یہ سب دراصل میری اور خدا کی ملی بھگت ہے اور میں جو کچھ بھی کرتا ہوں یہ سب اس کی مرضی سے ہی کرتا ہوں، پھر اس نے کہا کہ اصل میں خدا کی بے پناہ رحمت کی وجہ سے سارے فرشتے، حوریں اور سب مخلوق خدا سے بے خوف ہو گئے تھے، پھر خدا نے مجھ سے کہا کہ اب معاملہ خراب ہو گیا ہے اب اسے درست کرنا چاہئے، اس کے بعد ہی میں نے آدم کو جہدے سے اٹکار کیا اور اس کو جنت سے باہر نکلویا۔ اس طرح مجھے لعین قرار دیا گیا، فرشتوں اور دوسری مخلوق نے جب دیکھا کہ خدا کے اس قدر نزدیک رہنے اور اس کی

عبادت کرنے والا بھی خدا کے غضب میں آگیا تو ان میں پھر سے خدا کا خوف آگیا۔ یہ سب میں نے اسی کے حکم سے کیا تم ہی بتاؤ کہ خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ کر سکتا ہے؟..... اس کی دلیلیں سن کر یہ اثر ہوا کہ ہم نے درود کی محفل میں اعوذ باللہ پڑھنا چھوڑ دیا کہ جب یہ سب کچھ اس کی مرضی سے ہوا تو یہ پڑھنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور یہ تو خدا نے ایسے ہی کھیل بنا دیا ہے.....“

(یادگار لمحات ص: ۴)

تھا، لیکن ہم سب دیکھ رہے تھے، وہ سب لوگ ایک دم مستانی کی جھونپڑی میں چلے گئے، وہاں انہوں نے چرس سلگائی اور پھر اسی میں لگ گئے۔ جیسے ہی وہ چرس پینے لگے شیطان اٹھ کے جانے لگا، ہم نے اس سے کہا کہ ان کو لگا دیا، اب تو کہاں جاتا ہے؟ تو بھی بیٹھ ان کے ساتھ، اس نے جواب دیا کہ مجھے چرس کی بو سے نفرت ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔“

(یادگار لمحات ص: ۴)

داخلی امتی کو بہشت میں سزا ملے گی :

گوہر شاہی کو یقین ہے کہ وہ جنت میں نہیں جاسکے گا، اس لئے وہ لوگوں کو جنت سے متنفر کرنے کے لئے وہاں بھی سزا اور تکلیف کا خوف دلاتا ہے اس لئے وہ کہتا ہے :

”اگر امتی ہوتا تو حضور پاک کی شفاعت سے محروم نہ ہوتا کہ آپ کے اصلی یاد اعلیٰ امتی کبھی بھی دوزخ میں نہ جائیں گے، اگر ان کو سزا بھی ملے گی تو بہشت میں ہی ملے گی.....“

(بینار نور ص: ۵۹)

ناپاک اشیا اور موسیقی :

گوہر شاہی کا حرام کو حلال، ناپاک کو پاک اور مضر کو مفید جتانے کا دجالی

شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت :

دنیا کا اصول ہے کہ اپنے محسن کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ چونکہ پیر گوہر شاہی کی تحریک شیطانی نوازشات کا نتیجہ ہے، اس لئے اس کا شیطان کی تعریف کرنا دراصل محسن کی احسان شناسی کے زمرے میں آتا ہے، ملاحظہ ہو گوہر شاہی کی جانب سے شیطان کی مدح سرائی :

”.....شیطان کی ایک خوں یی ہے کہ وہ لوگوں کو گناہ میں لگاتا ہے، لیکن خود کبھی شامل نہیں ہوتا، اس کا تجربہ ہمیں اس طرح ہوا کہ دوران ریاضت ایک دن لعل باغ میں چند لوگ آئے آپس میں کہنے لگے پہلے دربار کی زیارت کر آئیں پھر مستانی کے پاس چلیں گے۔ اتنے میں شیطان ان کے سامنے آگیا اور ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا، وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آ رہا

”ناپاک اور حرام چیزوں کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا: جو اندر سے پاک ہے اسے حرام چیزیں کھانے سے نقصان ہوگا۔ لیکن جو لوگ پہلے سے ناپاک ہیں انکو حرام، کھانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک اور شخص نے پوچھا کہ کچھ لوگ موسیقی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ سرکار نے فرمایا: جو چیز بھی خدا کی طرف سے مزادے اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر موسیقی یا رقص سے ذکر میں سرور آتا ہے اور خدا کی محبت بڑھتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو موسیقی سننا مناسب نہیں۔“ (یادگار لمحات ص: ۳۹)

ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے :

یہ ملعون اپنے دجالی فتنہ کے زور پر ہر بے حیائی کو سند جواز مہیا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ڈانس اور چرس کو سند جواز مہیا کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”نیز اللہ اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا جائز ہے۔ اور اللہ اللہ کرانے کے لئے چرس پلانا جائز ہے۔“ (ملخصاً)

(یادگار لمحات ص: ۱۹)

شراب پیو اور جہنم میں نہیں جاؤ گے :

”یادگار لمحات“ کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر لکھا ہے کہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ کے اس قول کی کہ مجھے حضور ﷺ سے دو علم عطا ہوئے۔ ایک تمہیں بتادیا، دوسرا بتادوں تو تم مجھے قتل کر دو۔“ اس کی تشریح کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا ہے کہ :

”وہ دوسرا علم یہ ہے کہ شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے۔ اور بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔“ (یادگار لمحات ص: ۱۰۹)

منکر و نکیر گرفتار :

ذات الہی، حضرات انبیاء کرامؑ اور ملائکہ عظام میں سے کوئی بھی اس ملعون کی گستاخی اور دریدہ دہنی سے محفوظ نہیں۔ حضرات منکر و نکیر کی گستاخی کرتے ہوئے، اعجاز غوثیہ نامی کتاب کے حوالہ سے لکھتا ہے :

”قبر میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے پاس منکر نکیر آئے، تو آپ نے ان دونوں کے ہاتھ مضبوط پکڑ لئے اور کہا پہلے میرا ایک سوال تم سے ہے کہ تم نے خدا کے حضور یہ کیوں کہا: ”اتجعل فیہا من یفسد فیہا؟“ (فرشتوں نے کہا اے رب: تو اس کو نائب بنانا چاہتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے گا اور کشت و خون کرے گا) جب تک تم اس کا جواب نہ دو گے تب تک میں تمہارے سوال کا جواب نہ دوں گا۔ اور جب تک تم جواب نہ

وہ گئے تب تک میں نہیں چھوڑوں گا۔ یہ سن کر منکر نکیر کے چھکے
چھوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک کو چھوڑتا ہوں کہ وہ
جائز فرشتوں کے گروہ سے پوچھ کر آئے..... خدا نے فرمایا: خطا
معاف کر دو، ورنہ رہائی نہ ہوگی، الغرض تمام فرشتے حاضر ہو کر
اپنی تقصیر کے عذر خواہ ہوئے۔“

(تختہ المجالس ص: ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

کیسی دریدہ دہنی ہے؟ نامعلوم کن کے اشاروں پر یہ سب کچھ ہو رہا ہے؟
کہ نعوذ باللہ حضرت پیران پیرؒ جیسی شخصیت اللہ کے نظام میں خلل ڈالے؟ اور اللہ
کے بچے ہوئے منکر نکیر کو گرفتار کریں؟ اور اللہ تعالیٰ بھی اس پر بے بس ہو جائیں، اور
فرمادیں کہ جانی مانگو ورنہ خیر نہیں۔ ذرا غور فرمایا جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
نبیوں میں سے کسی کو یہ سوال کیوں نہ سوچا؟ پھر اگر بالفرض ایسا ہوا بھی تو چشمہ بد دور
پوری امرس کے اکابرین میں سے کسی پر یہ راز منکشف نہ ہوا۔ اگر ہوا بھی تو وہ اس دجال و
کذاب اور ملعون پر؟ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر:

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان اپنی پوجا کرانے کی جھوٹی خواہش پوری
کرنے کے لئے تین اوقات: سورج کے طلوع، استواء اور غروب کے وقت عین
سورج سحر مانے آجاتا ہے تاکہ سورج کو سجدہ کرنے والے اس کو سجدہ کریں۔ اس

لئے مسلمانوں کو ان اوقات میں نماز اور سجدہ سے منع کیا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح گوہر
شاہی حجر اسود پر اپنی جھوٹی تصویر کا ڈھونگ رچا کر باور کراتا ہے کہ نعوذ باللہ پوری دنیا
حتیٰ کہ حضور ﷺ نے میری تصویر کو بوسہ دیا، لکھتا ہے:

”حجر اسود پر انسانی شبیہ ازل سے لگادی گئی تھی، اور یہ
شبیہ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس شبیہ کو دیکھ کر اس شخص
کی طرف رجوع کریں جس کی یہ تصویر ہے۔ اور اگر اس شخص کی
طرف رجوع کے بعد انسان کا دل اللہ کی طرف رجوع نہیں
کرتا، وہ شخص اللہ کا راستہ نہیں دیکھتا تو تصویر درست نہیں، لیکن
اگر وہ شخص دل پر کعبہ نقش کر دے تو تصویر صحیح، اور تصویر والا
بھی حق ہے، حضرت نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تجھے اس لئے بوسہ
نہیں دے رہا کہ تو جنت کا پتھر ہے، میں اس لئے بوسہ دے رہا
ہوں کہ تجھے میرے آقا نے بوسہ دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ
حضور ﷺ نے بوسہ کیوں دیا؟ حالانکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے زیادہ غیور تھے۔ آپ نے بوسہ اس لئے دیا کہ وہ شبیہ
اور حضور کی روحیں آسمانوں پر اکٹھی تھیں، جب حضور دنیا میں
تشریف لائے تو حجر اسود پر اس شخص کی شبیہ دیکھی تھی تو انہیں
یاد آ گیا کہ یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ حضور ﷺ کو بڑا پیار
تھا، اور دونوں روحیں آپس میں بوی خوش و خرم تھیں،

حضور ﷺ نے اس روح کی شبیہ دیکھ کر پہچان لیا اور یوسہ دیا۔“
(پندرہ روزہ ”صدائے سر فروش“ حیدر آباد۔ یکم تا ۱۵ اگست ۱۹۹۹ء)

حج موقوف ہو گیا :

اس ملعون کا خیال ہے کہ حجر اسود پر میری تصویر ہے اور اس کو مٹانے کے لئے اسے رنگ کر دیا گیا ہے۔ لہذا جب اس کو یوسہ نہیں دیا جاسکا تو لوگوں کا حج ہی نہیں ہوا؟ گویا اصل حج اس کی تصویر کو یوسہ دینے پر موقوف ہے۔ اور بیت اللہ کا طواف، وقوف عرفہ اور دوسرے مناسک حج کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی دریدہ ہنسی ہوگی؟ لکھتا ہے :

”حجر اسود پر الٹی تصویر آسمان پر اللہ کی ذات اور انبیاء فرشتوں کا ویدار کرتی ہے۔ الٹی تصویر کا راز ان افضل ذاتوں کا دیکھنا مقصود ہے۔ ان کو وہ تصویر سیدھی نظر آتی ہے۔ جبکہ آپ کو الٹا،..... آپ نے فرمایا کہ اس سال حج موقوف ہوا ہے۔ حجر اسود کو پینٹ کر دیا گیا ہے۔ جس طرح ناخن پالش لگائیں تو آپ کا وضو نہیں ہوتا اسی طرح حج کا اہم رکن پالش ہو جانے کے باعث پورا نہ ہو سکا، اس لئے حج موقوف ہوا ہے۔“

(مجموعہ فرمودات گوہر شاہی، حق کی آواز ص: ۳۳،

یکم تا ۱۵ جون ۱۹۹۹ء)

چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے :

غالباً یہود و نصاریٰ نے ملعون گوہر شاہی کو باور کرایا ہے کہ مسلمانوں کے مہدی منتظر کا فلسفہ غلط ہے۔ اصل مہدی وہ ہوگا جس کی تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر نظر آئے گی۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں اس کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں کہ مہدی کی تصویر چاند اور سورج وغیرہ پر ہوگی۔ مگر یہ دنیا کے مغرب کا اندھا مقلد لکھتا ہے :

”.....چاند، سورج، حجر اسود پر شبیہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ یہ منجانب اللہ ہے، اور انہیں جھٹلانا گویا اللہ کی بات سے نفی ہے۔“
(حق کی آواز ص: ۲۶)

اسی طرح دوسری جگہ گوہر شاہی نے کہا ہے کہ :

”جو لوگ حجر اسود میں تصویر دیکھ کر پھر بھی خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، وہ گونگے شیطان ہیں..... لیکن حجر اسود کا تعلق ایمانوں سے ہے اس لئے چاہیئے کہ اس کی تحقیق کی جائے۔ جو لوگ بلا تحقیق اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حجر اسود میں کسی کی تصویر کیسے آسکتی ہے..... گوہر شاہی نے کہا کہ حضور پاک تو بتوں کے خلاف تھے، لیکن حجر اسود بھی تو ایک پتھر ہے تو حضور نے اس کو یوسہ کیوں دیا۔ قدرت کے ایسے ہی راز وقت سے پہلے نہیں کھلتے۔“
(حق کی آواز، ص: ۳۳)

جو ہماری چاند کی تصویر کو نہیں مانتا وہ اللہ کی بہت بڑی
نشانی کو جھٹلاتا ہے :

”چاند پر اپنی شبیہ آنے سے متعلق فرمایا کہ ہم یہ مشن
عرصہ بیس سال سے پھیلا رہے ہیں، اتنا بڑا جھوٹ ہم نہیں بول
سکتے، ہم یہ تو نہیں کہتے کہ فلاں ملک میں چاند میں ہماری تصویر
ہے، نہ یہ کہتے ہیں کہ چاند میں ہماری تصویر آئی تھی بلکہ یہ تو ہر
شہر، ہر ملک سے چاند میں اب تک نظر آرہی ہے۔ چاند کہیں گیا
تو نہیں تمہارے پاس ذریعے موجود ہیں۔ تم دور بین سے کیمرہ
یا وڈیو سے انکی تصویر لے کر تصدیق کر سکتے ہو۔ اگر چاند میں
ہماری تصویر نہیں اور ہم کہیں کہ ہے، تو ہم مجرم اور اگر تصویر
موجود ہے اور تم نہ مانو تو تم مجرم ہو کہ خدا کی اتنی بڑی نشانی کو
جھٹلادیا۔ اگر خدا نے چاند میں ہماری تصویر لگائی ہے، اس کی کوئی
توجہ ہوگی۔ اگر چاند میں ہماری تصویر کی تصدیق ہوتی ہے تو
تمہیں چاہیے کہ ہمارے پاس آؤ اور پوچھو کہ ہمارا مشن کیا ہے ؟
..... ایک شخص نے سوال کیا کہ چاند میں آپ کی تصویر آئی تو کیا
آپ کو کوئی بھارت وغیرہ ہوئی تھی ؟ سرکار نے فرمایا کہ اگر ہم
تمہیں بتا بھی دیں تو کیا تم یقین کر لو گے ؟ وہ ہمارے یقین کے
لئے تھی، تمہارے یقین کے لئے یہ تصویر ہے۔ تم اسے دیکھو۔“
(یادگار لمحات، ۱۸ مئی ۱۹۹۷ء۔ ص: ۱۱۰/۱۱)

اس سے بڑا جھوٹ کیا ہو گا کہ جو بات قرآن و حدیث اور علمائے امت میں
سے کسی نے نہیں کہی، محض یہودی سازش کے تحت آپ اس کا راگ الاپ رہے
ہیں ؟

گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ :

مسلمانوں نے گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کے ڈرامے کا انکار کر دیا تو مرتا
کیا نہ کرتا کے مصداق اس نے روزنامہ محاسب کراچی کو کہیں سے جعلی فیکس کر لیا کہ
حجر اسود پر انسانی شبیہ نمودار ہوئی ہے اور امام حرم شیخ حماد بن عبد اللہ کا کہنا ہے کہ یہ
چہرہ اور حلیہ امام مہدی کا ہے۔ ملاحظہ ہو روزنامہ محاسب کی خبر اور اس کا ذریعہ اطلاع :

”کراچی (محاسب نیوز) سعودی عرب سے موصولہ
ایک فیکس کے مطابق شیخ حماد بن عبد اللہ نے مکتبہ المکرمہ سے
ایک اعلامیہ جاری کیا ہے کہ اس مرتبہ حج سے قبل حجر اسود پر
انسانی شبیہ کے نمایاں آثار موجود پائے گئے۔ جو دیکھنے میں بالکل
الٹی سمت پر ہے جس کی وجہ سے کسی کو محسوس نہیں ہوتی،
نشاندہی ہونے کے بعد دیکھی جاسکتی ہے۔ شیخ حماد بن عبد اللہ نے
کہا کہ دو باتیں ہو سکتی ہیں : یہ شبیہ قدرتی طور پر نمودار ہوئی ہو، یا
کسی نے خود بنائی ہو، مگر حرم کی حدود میں سخت نگرانی اور ہر وقت
خادمین حرمین اور حکومت کے سپرہ کے سبب کوئی شخص اپنے
ہاتھ سے تصویر بنانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ شبیہ شروع
سے تھی تو لوگوں کو کیوں نظر نہیں آئی ؟ تصویر اتنی واضح ہے کہ

اسے جھٹلایا بھی نہیں جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ محنت المکرمہ کے فقیروں میں چند نے کہا ہے کہ یہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ اور حلیہ مبارک ہے، جو دنیا میں کہیں موجود ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اہلکار پریشان ہیں کہ اسے کس طرح ختم کیا جائے، کیونکہ تصویر شریعت میں حرام ہے۔ حاجی اور عمرہ کرنے والے لازماً اس پتھر کو جھک کر چومتے ہیں۔ اگر یہ کسی کی شرارت ہے تو شرک کا خدشہ بھی بڑھ رہا ہے۔ شیخ حماد بن عبد اللہ نے بتایا کہ حج کا سیزن آگیا تھا اس لئے لوگوں کے رش کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فی الحال کوئی خاص پیش رفت اس سلسلے میں نہیں کی گئی تھی۔ اب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور و فکر کی جا رہی ہے، یہ مسئلہ پورے عالم اسلام کے لئے اہم اور سنگین نوعیت کا ہے اس لئے تمام ممالک کے اخبارات کو فیکس اور حکومتوں کو مطلع کیا جا رہا ہے۔“

(دین الہی، ص: ۲۵، حوالہ محاسب ۲۷ مئی ۱۹۹۸ء)

مگر اس ڈرامہ اور فراڈ کی قلعی اس وقت کھلی جب شون حرمین کے سربراہ اور کعبہ کے امام و خطیب شیخ محمد بن عبد اللہ بن سبیل سے اس خبر کی تردید و تصدیق کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا۔ انہوں نے دو ٹوک الفاظ میں اس کو جھوٹ، فراڈ اور دجل قرار دیا۔ اور کہا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی شبیہ نمودار نہیں ہوئی، اور نہ ہی ائمہ حرم میں سے کسی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں ہے۔ اور ایسا دعویٰ کرنے والا

دجال و کذاب ہے۔ (امام حرم کا تفصیلی فتویٰ آخر میں ملاحظہ ہو۔)

گوہر شاہی مہدی :

انجمن سرفروشان اسلام کے حلقے میں یہ بات مشہور کر دی گئی کہ امام مہدی وہ ہوں گے جن کی شبیہ چاند پر نظر آئے گی۔ پھر اچانک پورے پاکستان میں یہ مشہور کر دیا گیا کہ گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نظر آرہی ہے۔ اب عوام میں اس موقف کی مقبولیت کے لئے بھی میدان ہموار کیا جا رہا ہے۔ لاہور میں انجمن کی طرف سے جاری کردہ ایک اشتہار میں جو عوام میں تقسیم کیا گیا، اس میں بتلایا گیا ہے کہ پاکستان میں امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور اس کو صرف ”اللہ ہو“ کرنے والے ہی پہچان سکیں گے۔ یہ بات ہر مسلمان کے علم میں ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لہذا نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے چونکہ ابھی آنا ہے، اس لئے یہ دروازہ ابھی کھلا ہے۔ اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ دنیا میں تشریف نہ لے آئیں۔ اسی صورتحال سے فائدہ اٹھا کر ماضی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مجدد پھر مہدی اور بالآخر عیسیٰ بن مریم اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی طرح اب اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گوہر شاہی نے بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کی تیاری شروع کر دی ہے، چنانچہ وہ اپنے اندر چھپی ہوئی مہدویت کی آرزو کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے :

”لوگ اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں۔ ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لئے بہتر ہے۔“

(سالنامہ گوہر ۱۹۹۷ء۔ ص: ۸)

ہمارے عقیدت مند ہمیں امام مہدی سمجھتے ہیں :

مہدی علیہ الرضوان کا منصب ہی ایسا ہے کہ ہر طالع آزمایہ چاہتا ہے کہ یہ منصب اسے مل جائے۔ اسی لئے گوہر شاہی کا بھی جی تو یہی چاہتا ہے مگر تحفظاً خود دعویٰ نہیں کر رہے۔ البتہ جو لوگ ان کو مہدی سمجھ رہے ہیں، چونکہ وہ ان کی دلی آرزو اور خواہش کی تکمیل کر رہے ہیں، اس لئے وہ ان کو منع بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

”سوال: آپ کے اخبار صدائے سرفروش کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آہستہ آہستہ گراؤنڈ بنایا جا رہا ہے اور ایک دن اعلانیہ آپ کو امام مہدی علیہ السلام بنا دیا جائے گا؟“

جواب: ہم نے اپنی کسی تقریر یا تحریر میں اپنے آپ کو کبھی امام مہدی نہیں ظاہر کیا۔ ہمارے تمام عقیدت مند ہمیں امام مہدی ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن اللہ کی جانب سے مجھے کوئی اس طرح کا الہام نہیں ہوا۔ اگر ہم امام مہدی علیہ السلام ہوئے بھی تب بھی اپنی زبان سے نہیں کہیں گے، ہاں البتہ ہم ان کو امام

مہدی علیہ السلام کی نشانی ضرور بتاتے ہیں کہ ان کی پشت پر مہر مہدیت کلمہ کے ساتھ ہوگی، جو کہ نسوں سے ابھری ہوئی ہوگی.....“

(حق کی آواز مجموعہ ملفوظات گوہر شاہی، ص: ۲۳۔ یکم ۱۵۱۳ جنوری کے ملفوظات)

دعویٰ مہدیت سے سزا کا خوف :

دعویٰ مہدیت کا جی تو چاہتا ہے مگر کیا کیجئے پاکستانی قانون اور ملاؤں سے ڈر ہے کہ وہ کہیں عدالت میں نہ گھسیٹ لیں :

”آپ نے فرمایا اگر کسی میں امام مہدی کی نشانیاں پائی جاتی ہیں اور ایک نہیں پائی جاتی تو آپ ان نشانوں کو رد نہیں کر سکتے..... اسی طرح امام مہدی اعلان کرے یا نہ کرے، رہے گا تو امام مہدی، کیونکہ پاکستان کے ۱۹۸۲ء کے قانون میں لکھا ہے کہ: جو شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے۔ اسی لئے امام مہدی مصلحتاً خاموش ہیں کہ خواہ مخواہ پابند سلاسل ہونے سے فائدہ؟.....“

(حق کی آواز ص: ۳۳/۳۴۔ تاریخ ملفوظ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء)

جھوٹے مہدی کو سزا کا خوف :

ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو مہدی سمجھتا اور کہتا ہے۔ اپنی نجی محفلوں

اور خواص کے اجتماعات میں اس کا اظہار کرتا ہے۔ مگر عام اجتماعات اور جلسوں میں اس کے اعلان و اظہار سے ایک خاص ضرورت و مصلحت کے تحت ہچکچاتا ہے۔ اس لئے کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت کا قانون موجود ہے۔ جس کی روشنی میں ایسے کسی جھوٹے مدعی کو قانون کی گرفت میں لے کر پابند سلاسل کیا جاسکتا ہے۔ اگر آج اس قانون کو منسوخ کر دیا جائے تو وہ ممدی کا اعلان کرنے کو تیار ہے۔ ملاحظہ ہو اس کی بیسویں سالانہ جشن گیارہویں شریف کی تقریر جو ۱۳ اگست ۱۹۹۹ء کو المرکز روحانی کوثری شریف۔ حیدرآباد کے موقع پر پڑھی گئی، اور بعد میں اس کے دستخطوں سے جاری کی گئی:

”جب چاند، سورج، حجر اسود، شیو مندر، امام بارگاہوں اور کئی مساجد میں تصویروں کی تصدیق ہوئی، مجھے بھی شک گزر ا کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ یہ (ممدی علیہ السلام کا) مرتبہ مجھے ہی نواز دے۔ کیونکہ کئی ایسے واقعات سامنے تھے کہ چور اور ڈاکو بھی راتوں رات ولی بن گئے۔ حتمی یقین تب ہو گا جب اللہ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور ظاہری باطنی ولی اس کی تصدیق کریں۔

لوگ کہتے ہیں کہ گوہر شاہی نے چاند اور حجر اسود پر تصاویر کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ میں نے نہیں کیا بلکہ یہ دعویٰ رب کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کی تائید کر رہا ہوں اور لوگوں کو بھی کہتا ہوں کہ تم اس کی تحقیق کرو، اگر منجانب اللہ ہے تو اس کو جھٹلانا کفر ہے۔ اور اگر ہم ان نشانیوں کا ثبوت پیش نہ کر سکیں تو

ہر قسم کی سزا کے لئے تیار ہیں، تحقیق کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ کی شبیہ نہیں آئی تو کسی اور کی کیسے آسکتی ہے۔ ہم کہتے ہیں ہو سکتا ہے، حضور پاک ﷺ نے ہی اپنے کسی فرزند کی تصویر لگا دی ہو کہ اس کے ذریعہ عشق و محبت کی تعلیم حاصل کرو، جسے اللہ نے ہی تعلیم سکھا کر پوری دنیا کے مذاہب کے لئے مآ مور کیا ہوا ہے۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے۔ جس طرح عام لوگوں کو غصہ آئے تو حرام ہے۔ لیکن ولی، نبی یا اللہ کو غصہ آئے تو جرم نہیں کہہ سکتے بلکہ حلال کہتے ہیں۔ اسی طرح عام لوگوں کی ہٹائی ہوئی تصویریں حرام ہو سکتی ہیں، لیکن سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں کی ہٹائی ہوئی تصویریں جو تابلوت سکینہ میں موجود ہیں، آپ انہیں حرام نہیں کہہ سکتے، تو پھر اللہ اگر کوئی تصویر بنادے تو اس پر اعتراض، نادانی ہے۔ جبکہ اللہ مصور بھی ہے اور ہر چیز پر قادر بھی۔ حدیثوں میں بھی ہے کہ قبر میں حضور پاک ﷺ کی شبیہ دکھائی جائے گی جبکہ شبیہ تصویر کا دوسرا نام ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنے علم کی روشنی میں امام ممدی کو متعارف کراؤں۔ کیونکہ صدیوں سے جہاں مؤمنوں کو ان کی آمد کا انتظار ہے، اسی طرح دجالینے بھی ان کے قتل کے لئے بے قرار

ہیں۔ پہلے ذرا دجالیوں کی تشریح آپ کو بتاتا ہوں، جو شخص کے کہ اگر امام مہدی میرے زمانے میں آجائے تو میں اس کی ٹانگیں توڑ دوں اور جو ملک کے اگر واقعی امام مہدی آجائے، اور جو اسے قتل کرے میں اسے بے شمار انعام دوں۔ کیونکہ حدیثوں کے مطابق انہیں شبہ ہے کہ امام مہدی ان سے سلطنت چھین لے گا۔ حکومت پاکستان نے بھی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی امام مہدی کا اعلان کرے تو اسے جیل میں بند کر دیا جائے۔ اگر واقعی امام مہدی پاکستان میں آگیا تو پھر ان کا استقبال جیل کی دال سے ہی ہوگا، حکومت نے یہ قانون کیسے پاس کیا جبکہ ہر فرقہ کے مطابق امام مہدی کو دنیا میں آنا ہے۔ حکومت کے مطابق کہ یہ قانون جھوٹے مہدیوں کے لئے ہے، تو پھر سچے مہدی کی حکومت کے پاس کیا پہچان ہے؟ اگر آج حکومت اس قانون کو ختم کرے تو کل ہی پورے ثبوت اور حدیثوں کی روشنی میں امام مہدی کو دنیا میں روشناس کر سکتا ہوں، ورنہ ایک دن دنیا خود ہی پہچان لے گی۔

مہدی کو تلاش کرو، اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے، لیکن امام مہدی کی مخالفت کرے تو وہ بلیغ باعور جو دعائے مستجاب بھی تھا۔ موسیٰؑ کی مخالفت کی وجہ سے اصحاب کف کے کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ اگر کوئی ساری عمر کتوں کی طرح زندگی بسر کرتا رہا، لیکن پھر مہدی کا ساتھ دے دیا تو وہ

اصحاب کف کے کتے سے قطمیر بن کر بلیغ باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔ اکثر کہتے ہیں کہ اگر امام مہدی پاکستان میں موجود ہے تو جیلوں سے کیوں ڈرتا ہے؟ اعلان کیوں نہیں کرتا؟..... جس طرح اس وقت حضور پاک ﷺ گھڑے میں اذان دیتے رہے، جب تک حضرت عمرؓ نہیں ملے، مصلحتاً اپنے بستر پر حضرت علیؓ کو سلا کر مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی، اسی طرح امام مہدی بھی مصلحتاً خاموش ہے۔ اور کسی عمر کے انتظار میں ہے۔ وہ اعلان کرے یا نہ کرے، جیل میں رہے، شہر میں رہے یا گوشہ نشین، وہ ہی امام مہدی ہے، جو رب کی طرف سے ہے۔ پھر اسے خواہ مخواہ جیل کی سختی برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ایک حدیث کے مطابق عام خیال ہے کہ ابھی (مہدی کا) وقت نہیں آیا۔ کیونکہ اس وقت دور دور تک دیئے جا رہے ہوں گے، اس کا مقصد ہے دور دور تک دل چمک رہے ہوں گے۔ ایک اور حدیث کے مطابق وہ نیا دین بنائیں گے، یا دین میں تجدید کریں گے۔ دونوں حالتوں میں انہیں علماء کی سازشوں اور فتوؤں کا مقابلہ بھی کرنا ہوگا۔ جب تک علماء ان کو پہچان نہ لیں گے، ایک حدیث کے مطابق وہ لوگوں کے بے مانگے، بے شمار دولت دیں گے۔ وہ باطنی دولت کی طرف اشارہ تھا، یعنی ان کا فیض بھول سلطان باہو، چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مردہ سب کے لئے

ہوگا۔ اسی وقت کے لئے شاید قرآن میں آیا کہ جب تم کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو اہل ذکر سے پوچھ لینا۔ اہل ذکر وہ لوگ ہیں، جن کا دل اللہ اللہ کرے۔ ورنہ زبانی ذکر تو طوطا بھی کر لیتا ہے۔“

(تقریریں سویں گیارہویں شریف، کوثری ۱۳/ اگست ۱۹۹۹ء)

(روزنامہ جنگ لندن ۲۸/ اگست ۱۹۹۹ء)

جعلی مہدی کا ہندوانہ نظریہ حلول :

احادیث شریفہ میں نہایت وضاحت و صراحت کے ساتھ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قرب قیامت میں تشریف آوری، ان کی علامات، خاندانی پس منظر، نام، ولدیت کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ بتلایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے ظہور سے کچھ پہلے امت کی راہ نمائی کے لئے حضرت مہدی علیہ الرضوان کو مکہ مکرمہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہچان لیا جائے گا اور ان کے ہاتھ پر وہیں بیعت ہوگی۔ وہ دعویٰ مہدیت نہیں کریں گے۔ بلکہ لوگ خود ان کو اپنا امام بنائیں گے۔ ان کا قیام دمشق میں ہوگا اور دجال کا گھیراٹک ہو چکا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز ان کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے، دجال کا تعاقب فرمائیں گے اور مقام ثد میں اس کو جالیں گے اور قتل کر دیں گے۔ چونکہ یہ بہت بڑا مقام اور اعزاز ہے اس لئے ہر زمانے کے طالع آزمائوں نے اس تاج سیادت کو کھینچ تان کر اپنے ناہموار سروں پر سجانے کی کوشش کی، زمانہ قریب میں غلام احمد قادیانی، یوسف کذاب وغیرہ جیسے لوگوں کی

تحریک بھی اس نقطہ کے گرد گھومتی رہی ہے۔ اب دور حاضر کے میلہ کشمیر گوہر شاہی کے پیٹ میں بھی یہی مروڑ اٹھ رہا ہے کہ کسی طرح یہ تاج سیادت میرے سر پر فٹ آجائے۔ مگر مجبوری یہ ہے کہ نہ تو اس کا نام محمد ہے، اور نہ ہی اس کے باپ کا نام عبد اللہ اور ماں کا نام آمنہ ہے، اور نہ اس کا تعلق خاندان سادات سے ہے۔ بلکہ ریاض احمد گوہر شاہی نسلاً مغل ہے اور اس کے باپ کا نام فضل حسین ہے، اس لئے اس نے اپنے آپ کو مہدی بنانے کے لئے ان تمام نصوص صریحہ پر تاویل باطل کا تیشہ چلاتے ہوئے لکھا ہے کہ نعوذ باللہ مہدی میں حضور ﷺ کی روح حلول کرے گی، ملاحظہ ہو اس کی ہندوانہ منطق :

”حدیثوں میں ہے کہ امام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ اور

باپ کا نام عبد اللہ ہوگا، اس کی تشریح ضروری ہے :

تشریح : قرآن میں ارضی اور سماوی روحوں کا ذکر آیا ہے۔ ارضی روہیں اس دنیا میں پتھروں، درختوں اور حیوانوں میں ہوتی ہیں، جن کا یوم محشر سے کوئی تعلق نہیں۔ سماوی روہیں آسمان سے تعلق رکھتی ہیں جیسے فرشتے، ارواح، اور لطائف وغیرہ۔ جب ارضی و سماوی روہیں اس جسم میں اکٹھی ہوتی ہیں تو تب انسان بنتا ہے، جب پیٹ میں نطفہ پڑتا ہے تو خون کو اکٹھا کرنے کے لئے روح جمادی پڑتی ہے، پھر روح نباتی کے ذریعے چھ پیٹ میں بڑھتا ہے، پھر جب روح حیوانی آتی ہے تو چھ پیٹ میں حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے، پیدائش کے بعد روح انسانی لطائف کے ساتھ آتی ہے، جس کے ذریعے چھ چنچنا چلانا

شروع کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں ہوتا کہ وہ ابھی حیوان تھا، پیدائش کے بعد تھوڑی دیر زندہ رہنے کے بعد اگر مر جائے تو اس کا جنازہ ضروری ہے کہ انسان بن گیا تھا، مرنے کے بعد سماوی روح آسمان پر چلی جاتی ہے، جو ایک ہی جسم کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن وہ ارضی ارواح دوسرے میں، پھر تیسرے میں حتیٰ کہ کئی عرصے تک دوسرے جسموں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خاندانوں میں فطرت کا اثر ان روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے، جبکہ خاندانی بیماری کا تعلق خون سے ہوتا ہے، عام لوگوں کی ارضی ارواح ایک دوسرے کے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں داخل ہوتی ہیں، جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو صرف امام مہدی کے جسم کے لئے روکا گیا تھا، جس طرح حضور پاک ﷺ کے پورے جسم کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں اس طرح جسم کے کسی حصے یعنی ہاتھ وغیرہ کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح حضور پاک ﷺ کی روح کو بھی آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، اسی طرح روح کے کسی بھی دوسرے حصے کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں، چونکہ روح کا وہی دوسرا حصہ امام مہدی کے جسم میں ہوگا جس کی وجہ سے ان کی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبد اللہ بھی ہو سکے گا۔“

(تقریر ہوسیں گیارہویں شریف، کوئٹہ، ۱۳ اگست ۱۹۹۹ء)

(روزنامہ جنگ لندن ۲۸ اگست ۱۹۹۹ء)

گوہر شاہی منصب نبوت پر :

گوہر شاہی اپنی نام نہاد عقیدت مند تنظیم آر۔اے جی ایس انٹرنیشنل لندن۔ کے حوالہ سے اپنے آپ کو نبی، مہدی اور کالکی اوتار باور کرانے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف اسٹیکروں کے ذریعے مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ غلام احمد قادیانی کے روحانی بیٹے اور ہندوؤں کے کالکی اوتار، رسوائے زمانہ گوہر شاہی کی آشیر باد پر اس کے معتقدین کی جانب سے لفظ اللہ کے آرٹ میں کلمہ طیبہ کے ساتھ ”محمد رسول اللہ“ کی جگہ ”ریاض احمد گوہر شاہی“ کے نام لکھنے کی مذموم سازش پر مشتمل اسٹیکر ملاحظہ ہو :



گوہر شاہی فی نفسہ اس تحریف کے جواز کا قائل ہے، مگر اندیشہ شرارت مخالفین کی وجہ سے اس کے روکنے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”جشن ولادت کے موقع پر ایک رنگین اسٹیکر R.A.G.S انٹرنیشنل انگلینڈ نے جاری کیا، جس میں کلمہ اور میرا نام لکھا تھا، حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی، پھر بھی مخالفوں کے شرکی وجہ سے فوری ضبط کر لیا۔ اس فورم میں غیر مسلموں کی بڑی تعداد شامل ہے، ان کی جانب سے اسٹیکر ”جشن ولادت“ کے موقع پر نکالا گیا، جس کا ہمیں پیشگی قطعی علم نہ تھا۔ چونکہ اس فورم میں غیر مسلم خصوصاً ہندو، سکھ، عیسائی مذاہب کی تعداد ہماری جنون کی حد تک معتقد ہے۔ وہ غیر مسلم ہونے کے ناطے لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں، لیکن محمد رسول اللہ نہیں پڑھتے۔ ہم نے حکمت کے تحت لا الہ الا اللہ کا قائل کر کے انہیں اسم ذات کے ذکر کی طرف راغب کیا تاکہ ان کے دلوں میں نور اترے۔ اور ان میں اللہ کی محبت پیدا ہو..... جشن ولادت کے موقع پر پاکستان کے علاوہ انگلینڈ و دیگر ممالک سے بھی مسلم اور غیر مسلم اس تقریب میں شریک ہوئے۔ ان غیر مسلموں نے اس اسٹیکر کے ذریعے اپنے عقیدے کو ظاہر کیا، لیکن ہم نے مخالفین کے شرکی وجہ سے فوراً ضبط کر لیا۔“

(حق کی آواز، ص: ۵۴)

حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں:

گوہر شاہی کے پیٹ میں دعویٰ مددویت اور دعویٰ مسیحیت کا بار بار مروڑ اٹھ رہا ہے مگر سزا کا خوف ہے اس لئے وہ دبے الفاظ میں لکھتا ہے:

”لام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں۔ جو ان کے قریبی لوگ ہیں وہ انہیں جانتے جا رہے ہیں۔ اور جو بھی ان کے قریب ہوتا جاتا ہے وہ انہیں جانتا جاتا ہے۔ اور اس طرح ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔“
(حق کی آواز، ملفوظات گوہر شاہی۔ یکم ۱۵۳۱/ جون ۱۹۹۸ء، ص: ۱۷)

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سے ملاقات کا دعویٰ:

حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی جامع دمشق میں ملاقات ہوگی، اور اس کے بعد امت کی اصلاح و فلاح کا چارج حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سنبھال لیں گے۔ اس فلسفہ کے تحت گوہر شاہی، حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی ملاقات کا تذکرہ کرتا ہے۔ مگر جگہ اور مقام ملاقات کی تعیین میں ان سے چوک ہو گئی ہے، بہر حال اس کے معتقدین نے ایک خوبصورت رنگین اور باتصویر اشتہار شائع کیا جو جگہ جگہ چسپاں کیا گیا اس میں اس کی تفصیلات لکھی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

”حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ کے

حالیہ دورہ امریکہ کے دوران مؤرخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء

نیو میکسیکو کے شہر ٹاؤس (Taos) کے ایک مقامی ہوٹل

(Elmont Lodge) میں حضرت سیدنا گوہر شاہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہری ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات آج ۲۸ جولائی ۱۹۹۷ء تک ایک راز رہی، لیکن اب جبکہ مرشد پاک نے اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب جانا تو کرم فرماتے ہوئے کچھ تفصیلات ارشاد فرمائیں..... آپ فرماتے ہیں..... نیو میکسیکو کے ہوٹل میں پہلی رات قیام کے دوران رات کے آخری پہر میں نے ایک شخص کو اپنے کمرے میں موجود پایا، ہلکی روشنی تھی میں سمجھا ہمارا کوئی ساتھی ہے..... پوچھا کیوں آئے ہو؟..... جواب دیا: آپ سے ملاقات کے لئے، میں نے لائٹ آن کی تو یہ کوئی اور چہرہ تھا (ایک خوبصورت نوجوان) جسے دیکھ کر میرے سارے لطائف ذکر الہی سے جوش میں آگئے اور مجھے ایک انجانی سی خوشی محسوس ہوئی، جیسی فرحت میں نے حضور پاک ﷺ کی محفلوں میں کئی بار محسوس کی تھی۔ لگتا تھا انہیں ہر زبان پر عبور حاصل ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں ابھی امریکہ میں ہی رہ رہا ہوں۔ پوچھا رہائش کہاں ہے؟ جواب دیا کہ نہ پہلے میرا کوئی ٹھکانہ تھا نہ اب کوئی ٹھکانہ ہے۔ پھر مزید جو کچھ گفتگو ہوئی وہ ہم (گوہر شاہی) ابھی بتانا مناسب نہیں سمجھتے۔ حضرت گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں کے بعد جب میں ایری زونا ٹاؤن میں ایک روحانی سینٹر (Tucson 3335 East Grant Rd, A.Z) پر

گیا وہاں کتابوں کے ایک اسٹال پر میزبان خاتون مس میری (Miss. Marry) کے ہاتھ میں اسی نوجوان (حضرت عیسیٰ) کی تصویر دیکھی۔ میں پہچان گیا اور اس خاتون سے پوچھا یہ تصویر کس کی ہے کہنے لگی عیسیٰ ابن مریم کی ہے۔ پوچھا کیسے ملی تو بتایا کہ اس کی جان پہچان کے کچھ لوگ کسی مقدس روحانی مقام پر عبادت و زیارت کے لئے گئے تھے اور اس مقام کی تصاویر کھینچ کر جب پرنٹ کروائی گئیں تو کچھ تصاویر میں یہ چہرہ بھی آ گیا جبکہ وہاں نہ کسی نے دیکھا اور نہ ہی تصویر اتاری۔ وہ تصویر اس خاتون سے حاصل کرنے کے بعد چاند پر موجود ایک شبیہ سے اس تصویر کو جب ملا کر دیکھا تو ہو بہو وہی تصویر نظر آئی۔ اب یہاں لندن آکر گارڈین اخبار والوں کو اشتہار کے لئے جب یہ تصویر دی تو انہوں نے بھی اپنے کمپیوٹر کے ذریعے چاند والی تصویر سے ملا کر اس تصویر کی تصدیق کی۔ اب ان حوالوں کی روشنی میں اس راز سے پردہ اٹھانا مناسب سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ تصویر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی ہے..... جو اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔“ (حوالہ اشتہار، شائع کردہ: سرفروش پبلشر)

گوہر شاہی کا لکی اوتار؟

گوہر شاہی لادین قوتوں، ہندوؤں، عیسائیوں اور یہودیوں کے اشاروں پر ناچ رہا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کسی مذہب کا پابند نہیں سمجھتا، وہ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں

اور عیسائیوں کے قریب ہے۔ اس لئے کہ یہی قوتیں اسکی تحریک کی معاون اور سرپرست ہیں۔ اس لئے وہ ان کی طرف سے ہر اقدام کو اپنے ضمیر کی آواز سمجھتا ہے۔ چنانچہ گوہر شاہی کی معتقد ہندو تنظیم آر. اے. جی ایس۔ انٹرنیشنل انگلینڈ نے ایک اشتہار میں اسے اپنا کالکی اوتار لکھا۔ جائے اس کے کہ وہ اس پر تکبر کرتا یا اس سے اظہار برأت کرتا، فرط مسرت سے جھوم اٹھا اور اسے اپنے معتقدین کے ذریعے خوب خوب شائع کر لیا۔ آر. اے. جی ایس۔ انٹرنیشنل کا مطبوعہ اسٹیکر ملاحظہ ہو :

بہت سے لوگوں نے خراب میں ابو یوسف سے لوگوں کے حقیقت میں آپ کی پشت پر کلہ طیبہ اور مرصہ بت بھی دیکھی ہے۔

..... کا کئی اوتار.....

بندہ سو سنا کی اڑیلے کے سہا سہا کرنا کہتے ہیں کہ ہمارے وہ بڑے شائستوں کے مطالعہ کا کل کام کا قدر و مقام ہو گا، سفید کپڑے ہو گئے،
برصغیر سے ظاہر ہو گئے۔ وہ علم کا خزانہ کہہ سکتے ہیں۔ محبت کا اور سچا علم کہہ سکتے ہیں۔ دنیا میں ان کی شایگانہ کے ذریعے ظاہر ہو کی۔
ایمانی گوہر شایگانہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دلی کی زبان اور زبان نام نہاد عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں ان کا درشن کیا
ہے، انہی مندروں میں ان کی شبیہ آٹھ کی ہے۔ جن کی جوت پر اپت کرنے کے لیے لوگ درج درج ان کے پاس آتے ہیں۔ بہت
سے لوگوں کو انہوں نے شکر جمی کے درشن کروائے ہیں۔ ایمانی گوہر شایگانہ کے روحانی علاج سے ہر قسم کی جسمانی خلو کو کسر ہو لوگ
محبت، آپ، دور سے جہاں۔

صحت یاب: نور ہے جیسا۔

R.A.G.S INTERNATIONAL

0956-905588, 0796-7789097, 07977-145651

Email:- Mohammad @ Younus. free.serve.co.U.K

Hindu Society Ireland Subhash Sharma 0797428844

Gulzar: 0403866901 00-1-520-6281031

”ہندو سوسائٹی ائر لائنڈ کے سبھاش شرما کہتے ہیں کہ ہمارے وید شاستروں کے مطابق کالکی اوتار کا قد درمیانہ ہوگا، سفید کپڑے ہونگے، برصغیر سے ظاہر ہونگے۔ وہ ظلم کا خاتمہ کریں گے۔ محبت کا درس عام کریں گے۔ دنیا میں ان کی نشانی چاند کے ذریعے ظاہر ہوگی۔ باباجی گوہر شاہی چاند میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ دل کی مالا اور نام وان عطا کرتے ہیں۔ ہر دھرم کے لوگوں نے خواب میں ان کا درشن کیا ہے، کئی مندروں میں ان کی شبیہ آچکی ہے۔ من کی جوت پر اپت کرنے کے لئے لوگ جوق در جوق ان کے پاس آرہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں نے شکر جی کے درشن کروائے ہیں۔ باباجی گوہر شاہی کے روحانی علاج سے ہر قسم کی بیماری خواہ کینسر ہو لوگ صحت یاب ہو رہے ہیں۔“

حالانکہ پروفیسر پنڈت وید اپرکاش کے بقول ہندو عقائد اور ان کی مذہبی کتابوں میں جس کا لکی اوتار کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے وہ سعودی عرب میں حضرت محمد ﷺ کی آمد سے پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ جس کا لکی اوتار کی آمد کا انتظار تھا اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوں گے۔

(دیکھئے روزنامہ خبریں ۱۵ مارچ ۲۰۰۰ء)

مگر اس جاہل مطلق اور حیا باختہ انسان کو ذرا اثر م نہیں کہ اس کے وعویٰ

اسلام کے باوجود اسے ہندو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آخری نبی اور نجات دہندہ کا درجہ دیتے ہیں، اور یہ اس پر بغلیں جاتا ہے۔

گوہر شاہی منصب معراج پر :

گوہر شاہی کی زیر طبع، مگر ضبط شدہ کتاب ”دین الہی“ کے صفحہ نمبر ۹ پر اسے ”راضیہ“، ”مرضیہ“ اور ”معراج“ کے منصب و مرتبہ پر فائز دکھلایا گیا ہے، ملاحظہ ہو ”دین الہی“ کا اقتباس :

”۱۵/ رمضان ۱۹۷۷ء کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔ چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے، اس لئے اسی خوشی میں جشن شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔ آپ نے ۱۹۷۸ء میں حیدر آباد آکر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا، اور ان کو نظر آیا۔ لاتعداد کشف القبور اور کشف الخصور تک پہنچے۔ ان گنت لاعلاج مریض شفا یاب ہوئے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے ۱۹۸۰ء میں باقاعدہ تنظیم کے ذریعے پاکستان سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا پیغام ”اللہ کی محبت“ کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر

مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے، اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں حضرت گوہر شاہی کو خطابت کی دعوت دینے لگے۔ اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر مذہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں کے آئین اور منبر پر بٹھا کر عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور ہر مذہب والوں کے دل گوہر شاہی کی صحبت سے ذکر اللہ سے جاری ہوئے، یہ آپ کی ادنیٰ سی کرامت ہے۔ یوں تو آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں، ہر ایک کا تذکرہ ناممکن ہے۔

چاند، سورج، حجر اسود، شیو مندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی، نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔ آئیے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لئے رابطہ کریں، اور ان کی کتب کے ذریعے بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔“ (دین الہی ص: ۹)

خدائی کے منصب پر :

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرید اکمل سے اپنی شان میں وہ رسوائے زمانہ لطم سن سکر داد دی تھی، جس میں اس کو ”رسول قدنی“ کہہ کر پکارا گیا تھا۔ اس کا قتل و بروز ریاض احمد گوہر شاہی بھی لاہور کے لکشمی چوک کے جلسہ عام (منعقدہ

۱۱/اپریل ۱۹۹۶ء) کے اسٹیج پر بیٹھ کر اپنی آٹھ نو برس کی صاحبزادی سے اپنی خدائی اور رسالت کا اعلان کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو اس کے عقیدت مند کا نذرانہ عقیدت جو گوہر شاہی کی بیٹی کی آواز میں پیش کیا گیا :

سانسوں میں تیری خوشبو کچھ ایسی سائی ہے
مستی میں صدا جھوموں یہی دل کی دہائی ہے
کعبے کو بھی دیکھا ہے صورت میں تیری گوہر
میرا عشق یہ کتا ہے تیرے من میں خدائی ہے
ہیں لوح و قلم تیرے پھر بھی یہی مانگوں
تیرے سامنے موت آئے یہ میری بھلائی ہے
تم یا اللہ کہہ دو، چاہے کہہ دو یا محمد
یا غوث الاعظم کہہ دو یا کہہ دو گوہر شاہی
(عقیدت کے پھول، ص: ۱۳۹)

کفر کی تلقین :

گوہر شاہی کے مریدین کی کس طرح کی تربیت کی گئی ہے؟ اور ان کو کن عقائد کی تلقین کی گئی ہے؟ تعلیمات گوہر شاہی کا ایک شاہکار ملاحظہ ہو، ان کا ایک مرید عقیدت کے پھول صفحہ نمبر ۱۳۹ میں لکھتا ہے :

یا مرشد حق ریاض احمد گوہر شاہی
کوئی کافر مجھے سمجھے یا مسلمان سمجھے
تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
اپنے من میں بٹھا کر تجھے یا گوہر
تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
(عقیدت کے پھول، ص: ۱۳۹)

گوہر شاہی کا مردوں کو زندہ کرنا :

دوسری جگہ لکھتا ہے :

بات بجزی ہوئی سرکار بنادیتے ہیں
ہر مصیبت سے ہمیں پار لگا دیتے ہیں
میں تو اونٹی سا ہوں خادم در گوہر کا
میں نے دیکھا ہے جدھر مردہ جلا دیتے ہیں

نعوذ باللہ اب گوہر شاہی خدا بن گیا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے لگے؟

گوہر شاہی اور یہودیت و عیسائیت کی تبلیغ

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ : ”لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی“۔ (اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت حیات ہوتے تو ان کو بھی میری

اجتماع کے بغیر چارہ نہ ہوتا) یعنی آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد سابقہ تمام انبیاء کی شریعتیں اور ان کے کلمے منسوخ ہو گئے ہیں اب سوائے اسلام کے کسی دین و مذہب میں نجات نہیں ہے۔ نجات اگر ہے تو اسلام اور کلمہ اسلام میں ہے۔ قرآن وحدیث میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت اور ان کے کفر و شرک کا بار بار ذکر ہے، اور انہیں جہنمی باور کرایا گیا ہے، حالانکہ وہ اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے تھے اور وہ انہیں اللہ کا نبی مانتے تھے، مگر ریاض احمد گوہر شاہی ملعون و مرتد اپنی کتاب ”دین الہی“ میں قرآن وحدیث اور اکابر علماء امت کے خلاف یہ دریدہ دہنی کرتا ہے کہ ہر امت کو چاہئے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں، اور اسی سے نجات ہے اور قبر کا عذاب اس سے کم ہو گا اور بہشت میں داخلہ بھی اسی سے ہو گا، ملاحظہ ہو اس کی کافرانہ منطق :

”رسولوں کے کلمے“

”ہر نبی کو اللہ نے خاص ناموں سے پکارا، جو ان کی امت کے لئے پہچان بن گئے۔ یہ نام اللہ کی اپنی زبان سریانی میں تھے، ان کے اقرار سے اس نبی کی امت میں داخل ہوتا ہے۔ تین دفعہ اقرار شرط ہے، امت میں داخل ہونے کے بعد ان الفاظ کو جتنا بھی دہرائے گا، اتنا ہی پاکیزہ ہوتا جائے گا۔ مصیبت کے وقت ان الفاظ کی ادائیگی مصیبت سے چھٹکارا بن جاتی ہے۔ قبر میں بھی یہ الفاظ حساب کتاب میں کمی کا باعث بن جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہشت میں داخلہ کے لئے بھی ان الفاظ کی ادائیگی شرط ہے۔

ہر امت کو چاہئے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور

صبح وشام جتنا بھی ہو سکے ان کو پڑھیں۔ ہدایت کے لئے آسمانی کتابیں آپ اپنی زبان میں پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن عبادت کے لئے اصلی کتاب کی اصلی عبارتیں زیادہ فیض پہنچاتی ہیں۔

عیسائیوں کا کلمہ..... لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں عیسیٰ اللہ کی روح ہیں۔

یہودیوں کا کلمہ..... لا الہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں موسیٰ اللہ سے بات چیت کرتے ہیں۔

اہل اہیمیوں کا کلمہ..... لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ابراہیم اللہ کے دوست ہیں۔

مسلمانوں کا کلمہ..... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ہر مذہب والا خواہ کوئی بھی زبان رکھتا ہو، لیکن یہ کلمے اللہ کی سریانی زبان میں اس کی پہچان اور نجات ہیں۔ عام انسان کے لئے روزانہ کم از کم 33 مرتبہ اللہ اور رسول کو صبح اور شام یاد کرنا ضروری ہے۔ دنیاوی مصیبتوں سے حفاظت کے لئے روزانہ 99 مرتبہ صبح اور شام یا جتنا بھی ہو سکے، مصیبت کو ٹالنے کے لئے پانچ ہزار، پچیس ہزار یا بہتر ہزار کئی آدمی ایک ہی نشست میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں، آخری حد سوا لاکھ ہے۔“ (دین الہی ص: ۴۹)

چند ایک مختصر مگر چیدہ چیدہ عقائد کی فہرست ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کی

جاری ہے، ورنہ اگر گوہر شاہی کا پورا لٹریچر اور اس کے ملفوظات و الہامات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے، تو اس کے کفر و زندقہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ملعون پوری امت مسلمہ کو نبی رحمت ﷺ کے دامن رحمت سے کاٹ کر اپنے پیچھے لگانا چاہتا ہے۔ اس کے انہی کفریہ عقائد کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ اس شخص کی سوچ و فکر مرزا غلام احمد قادیانی سے کسی طرح کم نہیں۔ بلکہ بعض معاملات میں یہ اس کے بھی کان کترتا نظر آتا ہے۔ اس شخص کے نزدیک اسلام، ارکان اسلام اور شعائر اسلام کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ شخص سیدھے سادے مسلمانوں کو اسلام کے متوازی اور اپنے خود ساختہ مذہب کی تعلیم دے کر گمراہ کرنے کی بدترین سازش میں مصروف ہے۔ اور اسلام دشمن قوتیں اسکی پشت پر ہیں۔ علمائے امت کا اخلاقی، مذہبی اور دینی فریضہ ہے کہ اس کا تعاقب کریں، جبکہ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ اس بد فطرت اسلام دشمن کے منہ میں لگام دے، اور اس کے خلاف عدالت کے فیصلہ پر عمل درآمد کر کے اسے پھانسی کی سزا دے۔

باب سوم

گوہر شاہی کے کفر و ارتداد پر

اکابرین علمائے امت کے فتاویٰ

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کی ارتدادی سرگرمیاں، اس کے لحدانہ نظریات و معتقدات کے پیش نظر پوری امت کا اتفاق ہے کہ وہ کافر و مرتد اور زندیق و ملحد ہے۔ ذیل میں دیوبندی، بریلوی علماء اور شون حریم کے سربراہ شیخ محمد بن عبداللہ بن سبیل کے فتاویٰ ترتیب وار نقل کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے دیوبندی علماء کے فتاویٰ نقل کئے جاتے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے آج سے چند سال قبل جب پر پزے نکالنے شروع کئے تو مختلف حضرات نے حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے متعدد سوالات کئے۔ اس موقع پر حضرت شہیدؒ نے جو سب سے پہلا فتویٰ دیا تھا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بطور تبرک سب سے پہلے نقل کر دیا جائے۔

دارالافتاء ختم نبوت کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء اس کے بارے میں کہ :

۱..... کیا یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی ایک نگاہ سے کسی کی تقدیر بدل

جاتی ہے ؟

۲..... ”یا ریاض احمد گوہر شاہی“ اور ”یا گوہر“ کا وظیفہ کرنے یا

کرانے والے مسلمان ہیں ؟

۳..... کیا عشق الہی میں شریعت کی پابندی ختم ہو جاتی ہے ؟ یا عاشقوں

کے لئے حرام، حلال ہو جاتا ہے ؟

۴..... گوہر شاہی کا دعویٰ ہے کہ بلا تفریق مذہب کافرو مسلمان کے دل

پر اللہ کے نام کو نقش کرتا ہوں، اسلامی اصول کے اعتبار سے اس کا یہ دعویٰ صحیح ہے ؟

۵..... کیا شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی شکل میں آسکتا ہے ؟

۶..... آج تک کسی نبی، ولی یا بزرگ کی تصویر چاند پر آئی ہے ؟ اگر

نہیں تو ایسا دعویٰ کرنے والا مسلمان ہے ؟

جو شخص یہ عقائد و ایمان رکھتا ہو اس کے بارے میں شرعی حکم بتلائیں۔

محمد طاہر کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

کا پہلا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

س: ریاض احمد گوہر شاہی کا قند بہت زور پکڑ رہا ہے،

اس کے عقائد و نظریات کے رسائل اور اشتہارات پیش خدمت

ہیں، اس شخص کی مذہبی حیثیت واضح فرما کر امت کی راہ نمائی

فرمادیں۔ خالد، کراچی۔

ج:..... میں نے ریاض احمد گوہر شاہی کے عقائد و حالات کا مطالعہ کیا اور ہفت روزہ

”تکبیر“ کے سوالات بھی دیکھے ہیں ان کی روشنی میں، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ

شخص دین اور شریعت کا قائل نہیں، نہ اس کو نماز، روزے کا اہتمام ہے، اور نہ شریعت

کے محرمات سے پرہیز ہے، اس لئے اس کی حیثیت مرزا غلام احمد قادیانی جیسی ہے اور

اس کے ماننے والے گمراہ ہیں۔

واللہ اعلم

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

۱۴/۴/۱۳۱۸ھ

اس کے کچھ دنوں بعد دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی سے گوہر

شاہی کے عقائد کے بارے میں استفسار کیا گیا تو درج ذیل فتویٰ جاری کیا گیا :

” من رآنی فی المنام فقد رآنی - فإن الشیطان

لا یتمثل فی صورتی “ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ ص: ۳۹۴)

ترجمہ: ”جس نے مجھے سوتے (خواب) میں دیکھا اس

نے گویا مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا“

۵:..... ایسا شخص حضور ﷺ کا جانشین تو کجا مسلمان تک نہیں ہو سکتا۔

صرف اسم ذات کی تبلیغ سے انسان مسلمان نہیں ہو تا بلکہ حضور ﷺ کے دین کے ایک ایک حکم کو ماننا اسلام ہے۔ اور کسی بھی حکم کے انکار کی بنا پر انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اس لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ کہ: ”بلا تفریق مذہب صرف اللہ کا نام دل میں نقش کرتا ہوں“، کفر ہے۔

۶:..... چاند پر تصویر حضور ﷺ سے لے کر آج تک کسی کی نہیں آئی،

اس لئے گوہر شاہی کا یہ دعویٰ بھی اسلامی عقائد کے خلاف اور اس کی ذہنی اختراع ہے۔

سوال میں دیئے گئے حوالہ جات کی روشنی میں ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کی مطبوعہ تصنیقات مثلاً روحانی سفر، رہنمائے طریقت، تھہ الجالس، روشناس اور مینارہ نور کے بغور مطالعہ کرنے سے اس شخص کے جو عقائد معلوم ہوئے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ملحد و زندیق ہے۔ لیکن لوگوں کو گمراہ کرنے اور اپنے الحاد و زندقہ کو چھپانے کے لئے تصوف کی اصطلاحات استعمال کر رہا ہے۔

نیز اس نے اپنی کتاب ”روحانی سفر“ میں لکھا ہے کہ:

”جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم

رہے، خلق خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(البحر دمنہ (الصبر) والصور)

۱:..... گوہر شاہی کا یہ کہنا کہ اگر وہ کسی ہندے پر کامل نگاہ ڈال لے تو اس سے

اس کی تقدیر بدل جاتی ہے، بالکل باطل اور غلط ہے۔ شریعت میں ایسی کوئی بات سرے سے نہیں ملتی۔ ہدایت کا تعلق رب کائنات کی ذات سے ہے اور وہی جس کو چاہتے ہیں ہدایت فرماتے ہیں جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں۔ پھر ایسا شخص جو گناہ اور معصیت کی زندگی میں ملوث ہو، اس کا یہ دعویٰ کرنا مضحکہ خیزی اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

۲:..... ”یا گوہر شاہی“، ”یا ریاض گوہر شاہی“ اپنے آپ کو کھلوانا اپنے آپ

کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرنا ہے۔ اس لئے کسی مسلمان سے اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ لہذا گوہر شاہی کا ”یا گوہر شاہی“ کا وظیفہ پڑھوانا خالص کفر ہے۔

۳:..... عشق اگر شریعت کے تابع نہ ہو تو اس کی شریعت میں کوئی حیثیت

نہیں۔ عشق میں کفر یہ عقائد رکھنا اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنا اور حرام چیز کو حلال قرار دینا ناجائز اور کفر کے زمرے میں آتا ہے۔

۴:..... نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ تصور رکھنا کہ شیطان خواب میں

آپ کی شکل میں آسکتا ہے، حدیث شریف کے خلاف ہے۔ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

جبکہ احادیث نبویہ میں نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: ”کل مسکر حرام“ (ہر نشہ آور چیز حرام ہے)۔

نیز یہ شخص جس فقر اور تصوف کی دعوت دیتا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا ایسے عقائد رکھنے والے شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

واللہ اعلم :

مفتی نظام الدین شامزی

نگراں شعبہ تخصص

جامعہ علوم اسلامیہ، موری ٹاؤن

کراچی

سعید احمد جلاپوری

خادم دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

واستاذ حدیث مدرسہ امینیہ للبیات۔ کراچی

۱۸/۵/۲۳ھ

نذیر احمد تونسوی

خادم ختم نبوت۔ کراچی

مفتی محمد جمیل خان

نائب مدیر

اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ

کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

کا آخری فتویٰ :

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین، اس کے بارے میں کہ ایک شخص جس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس کی جماعت کا نام ”انجمن سرفروشان اسلام“ ہے۔ بنیادی طور پر وہ شخص میٹرک پاس ہے، اور پیشہ کے اعتبار سے وہ ویلڈر اور موٹر مکیک ہے۔ نسلاً مغل ہے مگر اپنے آپ کو سید کہلاتا ہے، کوٹری خورشید کالونی، حیدر آباد، سندھ میں ”روحانی مرکز“ کے نام سے اس نے اپنا اڈا بنایا ہوا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ :

۱:..... جو کچھ محمد ﷺ مجھے پڑھاتے ہیں، میں وہی بتاتا

ہوں۔

۲:..... حضور نبی کریم ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی

رہتی ہیں۔

۳:..... کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات

ہوئی ہے۔

۴:..... اس کے عقیدت مندوں نے ایک اسٹیکر

شائع کیا ہے جس میں لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، مگر یہ شخص اسٹیکر کے بارے میں کہتا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۵: اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے نماز، روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر کہتا ہے ان میں روحانیت نہیں ہے، روحانیت دل کی تک تک میں ہے۔

۶: یہ شخص قرآن کریم کے تیس پاروں کے بجائے کہتا ہے کہ چالیس پارے ہیں، اور اضافی دس پارے ان تیس پاروں سے مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان تیس پاروں میں ہے کہ زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے مگر ان دس پاروں میں ہے کہ زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے، تیس پاروں میں ہے کہ نماز پڑھ ورنہ گناہگار ہو جائے گا، اور ان دس پاروں میں ہے کہ تو نے نماز پڑھی تو گناہگار ہو جائے گا، وغیرہ وغیرہ۔

۷: اس کا کہنا ہے کہ میرے معتقد مجھے مہدی سمجھتے ہیں اور جو مجھ کو جیسا کچھ سمجھے گا اس کو اتنا ہی نفع ہوگا۔

۸: اس کا کہنا ہے کہ میری تصویر چاند، سورج اور حجر اسود پر ظاہر ہو چکی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اللہ کی بہت بڑی نشانیوں کو جھٹلاتا ہے۔

۹: میری حجر اسود کی تصویر کی لام حرم حمادین عبد اللہ نے تصدیق کی ہے اور کہا کہ یہ مہدی کی تصویر سے ملتی

جلتی ہے۔

۱۰: وہ کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ میں عالم ارواح میں رہتا تھا، آپ جب دنیا میں آئے اور آپ نے حجر اسود پر میری تصویر دیکھی تو مجھے پہچان لیا اس لئے آپ ﷺ نے میری تصویر کو بوسہ دیا۔

۱۱: وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امریکہ کے ایک ہوٹل میں میری ملاقات ہوئی ہے اور وہ مجھ سے ملنے آئے تھے، اس کا یہ کہنا بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو چکے ہیں۔

۱۲: اس کا کہنا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان پیدا ہو چکے ہیں، اور دعویٰ مہدویت سے اس لئے خاموش ہیں کہ پاکستان میں قانون تو بین رسالت کے تحت جیل میں جانے کا خدشہ ہے۔

۱۳: وہ نامحرم خصوصاً چلہ کے دوران رات رات بھر ایک مستانی سے ہم آغوش رہے مگر اس سے اس کی روحانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۱۴: وہ حضرات انبیاء کرام میں سے حضرت آدم علیہ السلام کو ”حسد“ اور ”شرارتِ نفس“ کا مریض باور کراتا ہے۔

۱۵: وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کو حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے جسم اطہر سے خالی اور شرک کا اڈا باور
کراتا ہے۔

۱۶:..... وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجبور ہے، اور شرک
کے پاس ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۱۷:..... وہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ، اللہ سے
ملاقات کرنے گئے تو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں حضرت علی
کی انگوٹھی تھی۔

۱۸:..... وہ کہتا ہے کہ بھنگ، چرس حرام نہیں بلکہ وہ
نشہ جس سے روحانیت میں اضافہ ہو حلال ہے، خواہ مخواہ ہمارے
عالموں نے حرام قرار دے دیا۔

۱۹:..... وہ کہتا ہے کہ روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق
کسی بھی مذہب سے ہو، اور جس نے روحانیت سیکھی چاہے اس
نے کلمہ اسلام نہیں پڑھا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

۲۰:..... وہ اپنے لئے معراج اور الہام کا دعویٰ کر رہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ شخص مسلمان ہے یا

کافر و زندیق؟ اس شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے

والوں کے بارے میں قرآن و سنت اور علماء امت کی کیا تصریحات

ہیں؟ ان لوگوں سے میل جول، رشتہ ناتہ جائز ہے یا نہیں؟ نیز

یہ کہ ان کے فقہ کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے مع دلائل بیان

فرمائیں۔

والسلام

سائل: سعید احمد جلاپوری، کراچی۔

الاجوبہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الحمد لله وصلى على عباده الذين اصطفى، اما بعد:

برادر محترم مولانا سعید احمد جلاپوری زید مجدد نے ریاض احمد گوہر شاہی کے
بارے میں، جس نے اپنی جماعت کا نام ”انجمن سرفروشان اسلام“ رکھا ہے، یہ
سوال نامہ مرتب کیا ہے، اور میرے کہنے پر انہوں نے گوہر شاہی کے عقائد پر ایک
کتاب مرتب کی ہے۔ ان کی اس پوری کتاب میں ان مندرجہ بالا سوالات کے بارے
میں حوالہ جات موجود ہیں، اور برادر محترم مولانا سعید احمد صاحب نے اس کے ان
دعاویٰ کا خلاصہ بہت خوبصورت الفاظ میں اس سوال نامہ میں نقل کر دیا ہے، اور اس
سوال نامہ کے آخر میں انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی
مسلمان ہے یا کافر و زندیق؟

۱:..... جس شخص نے اس سوال نامہ کا مطالعہ کیا ہو، وہ بتا سکتا ہے کہ یہ
شخص مسلمان نہیں بلکہ کافر و زندیق اور مرتد ہے۔

۲:..... یہ شخص اور اس کی جماعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں
قرآن و سنت اور اکابر امت کی تصریحات یہ ہیں کہ ایسا شخص ہر گز ہرگز مسلمان نہیں
ہو سکتا۔

۳:..... ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کی جماعت کے لوگوں کے ساتھ
تعلق رکھنا اور رشتہ ناتہ کرنا جائز نہیں۔

۴:..... ان لوگوں کا فقہ مروار ہے۔

۵..... جس شخص نے کتاب و سنت اور اکابر امت کی تصریحات پڑھی ہوں اس کے لئے مندرجہ بالا امور پر دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس سوال نامہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ واضح طور پر ان تمام امور کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۱۲/ صفر ۱۴۲۱ھ)

جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ

(العبور بمنہ (الصدوق والصور) :

واضح رہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت کو ختم فرما کر دین کی تکمیل کا اعلان فرمادیا۔ اس ذات کریم نے تمام ادیان میں سے دین اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیا۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں آتا ہے :

”وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ..“

ترجمہ: ”اور جو کوئی چاہے اسلام کے سوا کوئی دین، سو

اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔“

حضور ﷺ پر دین کامل اور مکمل کروایا گیا ہے جس کا واضح ثبوت ارشاد الہی :

”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا..“

کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا اگر کوئی آدمی اسلام میں ترمیم و اضافہ کرنے کی ناپاک کوشش کرنا چاہے تو مسلمان اسے کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد طرح طرح کے فتنے نمودار ہوئے کوئی مدعی نبوت تھا، کوئی مدعی مددویت تھا، کوئی مدعی مسیحیت۔ ایسے افراد کے گروہ دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے اس دعویٰ کے ساتھ ایک نئے مذہب ہی گروہ کی بنیاد رکھی۔ ایران

میں محمد علی باب اور بہاء اللہ شیرازی نے مہدی ہونے کے دعویٰ کے ساتھ اپنا سفر شروع کیا اور اس وقت بہائی مذہب کے پیروکار دنیا کے مختلف خطوں میں موجود ہیں۔ امریکہ میں ماسٹر فادر محمد اور عایجاہ محمد نے بھی مہدی ہونے کی سیڑھی کو نئے مذہب کے آغاز کے لئے استعمال کیا۔ اور ”نیشن آف اسلام“ کے نام سے ان کا مذہب اپنے موجودہ پیشوا لوئس فرحان کی قیادت میں پھیل رہا ہے جو دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے مسلمہ دین اسلام سے قطعی طور پر مختلف مذہب ہے۔ اسی طرح پاکستان کے علاقہ مکران میں ذکرِ مذہب سینکڑوں سال سے چلا آ رہا ہے۔ اس کا آغاز بھی ملا محمد انجی نے مہدی کے دعویٰ سے کیا تھا۔ اور رفتہ رفتہ اس نے رسول اللہ اور خاتم النبیین کے القاب اپنے لئے مخصوص کر لئے تھے۔

انگریز ملعون نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے مختلف فتنے برپا کئے۔ غرضیکہ عالم اسلام مختلف فتنوں سے نبرد آزما رہا ہے۔ ان سب سے خطرناک اور بے حد تکلیف دہ وہ جعلی نبوت اور جھوٹے نبی کا فتنہ تھا جسے انگریز نے امت مسلمہ سے جذبہ جہاد ختم کرنے، منصب نبوت کی تحفیف کرنے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے قادیان سے اپنے جدی پشتی غلام سے دعویٰ نبوت کروا کر امت کو کرب میں مبتلا کر دیا۔ دراصل فتنہ قادیانیت بھی اسلام کے لئے ایک سنگین فتنہ ہے۔ ملت اسلامیہ اور ہندوپاک کے مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر ختم کرنے اور اس کے بدبودار لاشے کو دفن کرنے سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس غلیظ فتنے کی کوکھ سے جنم لینے والا اس سے ملتا جلتا روحانیت اور تصوف کے نام پر اس کے گماشتوں نے ایک نیا فتنہ برپا کر دیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت پورے دین کی عمارت کو ڈھادینے کا اعلان کر دیا

ہے جیسا کہ استغاثہ میں تحریر کردہ عقائد اور دیگر اس کی کتابوں، رسالوں اور پمفلٹ وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اسلام اور صاحب اسلام ﷺ کے خلاف توہین آمیز کلمات کہتا ہے، قرآن مجید میں تحریف، کلمہ طیبہ میں تبدیلی۔ چاند، سورج اور حجر اسود میں اپنی شبیہ کا دعویٰ دے رہا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ حرم کے امام حماد بن عبد اللہ نے اسکی تصویر حجر اسود پر دیکھی ہے (جبکہ حرم کے ائمہ کے سربراہ الشیخ عبد اللہ بن سبیل نے سختی سے اس کی تردید کی ہے اور ایسے شخص کو ضال مضل اور دجالوں میں سے ایک دجال قرار دیا اور فرمایا کہ حماد بن عبد اللہ کے نام سے کوئی امام، حرم میں موجود نہیں ہے) اسی طرح وہ حضرت محمد ﷺ سے براہ راست تعلیم حاصل کرنے کا دعویٰ دے رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے نماز، روزہ، حج اور دوسرے شعائر اسلام کا انکار کر دیا۔ حد تو یہ ہے کہ نجات کے لئے دین، ایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی منکر ہے۔ اور اس کے نزدیک ظاہر شریعت، قرآن و حدیث اور اسکے احکام کی کوئی حقیقت نہیں۔ دیگر باطل عقائد کے علاوہ اس کا یہ کہنا کہ (نعمو باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام امریکہ کے ایک ہوٹل میں اس سے ملنے آئے تھے، جس کے بارے میں باقاعدہ انجمن سرفروشان نے پمفلٹ اور رسالوں پر تصویری شکل میں ملاقات کا منظر دکھایا ہے۔

بصورت مسئلہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص اور اسکے تبعین علمائے اہل سنت والجماعت کے نزدیک ضال مضل اور دجال ہیں۔ اور دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و زندیق ہیں، ان سے میل جول اور رشتہ نامیہ وغیرہ کرنا حرام ہے اور ان کا بیچہ حرام ہے۔

کیوں کہ اسکے تبعین گوہر شاہی کو رسول مانتے ہیں۔ اور باقاعدہ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں جیسا کہ اسکی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور اصول اسلام نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

کے منکر ہیں۔ اس لئے ان کے کافر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں۔

قال فی الدر (و) حرم نکاح (الوثنية) قال فی الشامية تحث (قوله الوثنية) و یدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس (الی قوله) وفی شرح الوجیز و کل مذهب یکفر به معتقد آھ قلت و شمل ذلك الدرور و النصیرة والتمیمة فلا تحل مناکحتهم ولا تؤکل ذبیحتهم لانهم لیس لهم کتاب سماوی۔

(الشمیة ص ۳۱۳ ج ۱، بحوالہ احسن الفتاوی ص ۱۹۷ ج ۱)

ان کے ہاتھ کا ذبح حلال نہیں ہے جیسا کہ عبارت مندرجہ بالا سے معلوم ہوا۔

الجواب صحیح
محمد عبد المجید

فقط واللہ اعلم

کتبہ

خواجہ غلام رسول

المختص فی الفقہ الاسلامی

دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ

علامہ موری ٹاؤن، کراچی نمبر ۵

۲۹/۲/۱۴۲۱ھ ب ۲۶/۶/۲۰۰۰ء

الجواب صحیح

محمد عبد السلام

رئیس دارالافتاء

جامعہ العلوم الاسلامیہ

جامعہ فاروقیہ کا فتویٰ :

الجواب حامداً ومصلياً :

استفتاء میں مذکور شق نمبر ۴، ۵، ۶، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۹ جس شخص کے عقائد ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج، گمراہ، باغی، اور گستاخ رسول ہے۔ ایسے شخص یا اس کے پیروکاروں سے میل جول رکھنا ہلاکت کا باعث ہے۔ اور ایسے شخص سے رشتہ قائم کرنا، اور اسی طرح ان کا ذبح کھانا حرام ہے۔

مسلمانوں کا ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا ہلاکت اور ایمان کی بربادی ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان افراد سے ہرگز تعلق نہ رکھیں جو ایسے گمراہ شخص کے پیروکار ہوں (اللہ تعالیٰ ہمیں ان فتنوں سے محفوظ رکھیں)

ذیل میں اس شخص کے کفریہ عقائد کی مختصر تفصیل بیان کی جاتی ہے :

۱:.....کلمہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام لکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

۲:.....پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ عبادات، دین میں اصل مقصود ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں روحانیت نہیں کفر ہے۔ (احسن الفتاوی، ج ۱، ص ۳۱۹)

۳:.....اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ قرآن کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کے چالیس پارے ہیں، نص صریح کے خلاف ہے، جو کہ کفر ہے۔

۴:.....اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والا

باجماع امت کافر ہے۔

”فی الشامیة: الکافر بسب نبی..... فانه يقتل حدا۔“

(ج ۴، ص ۲۳۱)

۵:..... اس شخص کا یہ کہنا کہ اللہ مجبور ہے، شہ رگ کے قریب ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ (نعوذ باللہ) کفریہ عقیدہ ہے اور نصوص قطعہ کا انکار ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ روحانیت کوئی سیکھے چاہے کلمہ نہ پڑھے، جہنم میں نہیں جائیگا، یہ کفریہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ جہنم سے بچنے کے لئے کلمہ پڑھنا ضروری ہے اور اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ یہ عقیدہ نصوص قطعہ کا مخالف ہے۔

فقط کتبہ :

حماد اللہ وحید

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح

مدہ محمد اقبال عفا اللہ عنہ

۱۴۲۱/۲/۲۴ھ

دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

الجواب :

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، اما بعد :

سوال میں ریاض احمد گوہر شاہی کے بارے میں پوچھا گیا ہے کہ شرعاً ان کا کیا حکم ہے؟ ان کے متعلق پہلے ان کی تصنیف کردہ کتب و رسائل سے ان کے کچھ نظریات اور قابل اعتراض مواد ہم پیش کریں گے، پھر ان پر ضروری تبصرہ کریں گے، اور آخر میں اس کا خلاصہ اور شخص مذکورہ کا حکم تحریر کریں گے۔

مذکورہ شخص کے بوقت تحریر ہمارے پاس جو کتب و رسائل موجود ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں :

- ۱:..... مینارہ نور۔ ناشر: سرفروش پبلی کیشنز پاکستان
- ۲:..... تھہ المجالس۔ ناشر: سرفروش پبلی کیشنز پاکستان
- ۳:..... تھہ المجالس (حصہ سوم)۔ ناشر: انجمن سرفروشان اسلام
- ۴:..... رہنمائے طریقت و اسرار حقیقت۔ ناشر: سرفروش پبلی کیشنز
- ۵:..... روشناس۔ ناشر: سرفروش پبلی کیشنز پاکستان
- ۶:..... گوہر۔ سالانہ۔ ناشر: سرفروش پبلی کیشنز پاکستان
- ۷:..... تراشہ صدائے سرفروش حیدرآباد (پندرہ روزہ)

اب ان کتب و رسائل سے اہم اقتباسات ملاحظہ ہوں :

اول :..... اللہ تعالیٰ کی پہچان اور مغفرت کے لئے اسلام

ضروری نہیں :

الف :..... ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت

سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔“

(فرمان گوہر شاہی بر پشت روشناس، بینارہ نور اور تھہ الجالس)

ب :..... ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت

سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو، مسلمان یہ

کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے؟

جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے، عیسائی، ہندو اور سکھوں کے ذکر،

بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔“

(گوہر ص ۴۴ سر فروش پبلی کیشنز پاکستان)

ج :..... ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا

کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے، ایک میں نے

تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتا دوں تو تم مجھے قتل کر دو گے،

اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی

حاصل ہو سکتی ہے۔“ (گوہر ص ۴۴ سر فروش پبلی کیشنز پاکستان)

د :..... ”کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف

ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور نظر سے بھی صاف ہو

جاتے ہیں۔“ (گوہر ص ۶۶ سر فروش)

ه :..... ”ہم بلا تفریق نسل و مذہب لوگوں کو اللہ کی

محبت کا درس دے رہے ہیں، جب اصحاب کھف سے محبت کے

سبب اگر ایک کتا ”حضرت قطیر“ بن کر جنت میں داخل ہو سکتا

ہے تو جن کے دل اللہ کی محبت میں اللہ اللہ کر رہے ہوں وہ کیونکر

شعشع سے محروم رہیں گے۔“

(صدائے سر فروش ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ)

و :..... ”ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے

ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی، اس امریکی

خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا، پاکستانی جوڑے نے

سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا

چاہتی ہے، یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے

مخاطب ہوئے اور پوچھا: تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا

خدا؟ اس خاتون نے برجستہ کہا: خدا، شاہ صاحب نے کہا ٹھیک

ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں..... خدا کی طرف دو راستے

جاتے ہیں، ایک راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔ (پھر شاہ

صاحب نے دونوں راستوں کا فرق بیان کیا کہ اسلام کے راستے

میں کچھ قوانین کی پابندیاں ہیں خلاف راہ عشق کے۔)

(گوہر ص ۷۷ سر فروش)

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جناب گوہر شاہی کے نزدیک

خصوص طریقہ سے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس تک رسائی ہو سکتی ہے،

اور ترکیہ نفس اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے، اسکو حاصل کرنے کیلئے مسلمان ہونا بھی کوئی ضروری نہیں، اسلام کے سوا دیگر مذاہب والے بھی اس کو حاصل کر سکتے ہیں، بلکہ کر رہے ہیں، نیز مقصود اصلی روحانیت ہے جس کیلئے اسلام شرط نہیں، اور غیر مسلم خواہ ہندو ہو، عیسائی یا سکھ، روحانیت حاصل کرنے کے بعد اسکی بھی مغفرت ہو سکتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے کیلئے اسلام کوئی ضروری نہیں اس کے بغیر اس کا حصول ممکن ہے، اور اس نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے موصوف نے دو دلیلیں بیان کی ہیں، ایک حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دوسری اصحاب کف کا کتا جیسا کہ اس کی تفصیل اقتباسات میں مذکور ہوئی۔

یہ ساری باتیں قرآن کریم، احادیث طیبہ اور اجماع امت کی روش سے بالکل باطل اور کھلی گمراہی ہیں، کیونکہ ”کفر“ کے ساتھ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں، اور کوئی ذکر باعث قرب، باعث محبت الہی اور ترکیہ نفس نہیں، کفر کے ساتھ ذکر کرنے سے جو ظاہری فوائد نظر آتے ہیں وہ ذکر و یکسوئی کا ظاہری اثر ہے، لیکن یہ ذکر باعث قرب و رضا اور باعث مغفرت ہر گز نہیں ہو سکتا، قبولیت اعمال صالحہ کے لئے ”ایمان“ شرط اول ہے، اور ایمان شرعاً اس وقت تک معتبر نہیں جب تک قبولیت اسلام کے ساتھ تمام باطل اویان اور مذاہب سے برأت کا اظہار نہ ہو۔ اس بارے میں قرآن کریم کی چند آیات، حضور اکرم ﷺ کی چند احادیث طیبہ اور عقائد و فقہ کی چند معتبر تصریحات بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوں :

۱: ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران: ۱۹)

ترجمہ: ”بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف

اسلام ہی ہے۔“

۲: ”وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ“

(آل عمران: ۸۵)

ترجمہ: ”جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔“

۳: ”أُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي

(آل عمران: ۲۲)

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“

۴: ”فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ

(کہف: ۱۰۵)

الْقِيَامَةِ وَزَنًا“

ترجمہ: ”ان (کفار) کے سارے (نیک) کام

غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان (کے نیک اعمال) کا وزن بھی وزن قائم نہ کریں گے۔“

اس سلسلہ میں چند ارشاد نبویؐ درج ذیل ہیں :

۱: ”وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي

أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ

بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ“

(رواہ مسلم، مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الایمان)

ترجمہ: ”اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت

میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اُس امت میں سے کوئی بھی

یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر میرے لئے

ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہوگا۔“

۲.....وقال رسول الله ﷺ في عمه ابي طالب وهو كان يحوطه و ينصره ولكن لم يؤمن به ومات على دين عبد المطلب: "اهون اهل النار عذاباً ابو طالب وهو متعل بنعلين يغلي منهما دماغه" (مسلم شريف كتاب الايمان) ترجمہ:....."ابو طالب کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا اور وہ یہ کہ وہ دو جوتے پہنے ہوئے ہوگا جن سے اس کا دماغ ابل رہا ہوگا۔"

دیکھئے! حضور پاک ﷺ کے چچا جو آپ کے ساتھ انتہائی شفقت اور ہمدردی کا معاملہ کرتے تھے اور آپ کی حمایت کرتے تھے، لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے جہنم سے نہ بچ سکے، معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل جہنم سے چلانے والا اور نجات دہندہ نہیں ہو سکتا۔

۳.....وقال عليه الصلاة والسلام: "ان المومن اذا اذنب ذنبا كانت نكتة سوداء في قلبه، فان تاب و نزع و استغفر صقل منها وان زاد زادت حتى يغلف بها قلبه (الخ رواه الترمذی)" (الترغيب والترهيب ۳: ۹۲)

ترجمہ:....."مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے، اس کے بعد اگر وہ توبہ کرتا ہے اور گناہ سے باز آتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو وہ دھبہ صاف ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ ارتکاب گناہ بار بار کرتا ہے تو اس کا پورا دل

سیاہ ہو جاتا ہے۔"

اس حدیث شریف سے خود اندازہ لگائیے کہ ارتکاب معصیت سے مومن کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے؟ تو "کفر" جو اکبر الکبائر اور سیاہی ہی سیاہی ہے جب تک وہ دل پر سوار ہو تو ذکر خاص سے وہ سیاہی کیسے دور ہو سکتی ہے؟ لہذا پہلے ایمان لانا شرط ہے اسکے بعد ہی تزکیہ نفس ہو سکتا ہے، کفر کی حالت میں ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس کو ہرگز روحانیت یعنی قرب خداوندی یا نگی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔

تفسیر روح المعانی میں ہے:

"قال علی رضی اللہ عنہ فی آخر خطبہ لہ: ایہا الناس دینکم دینکم فان السيئة فيه خيز من الحسنة في غيره، ان السيئة فيه تغفر وان الحسنة في غيره لا تقبل۔" (۱۰۹: ۳)

ترجمہ:.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری خطبوں میں سے کسی خطبے میں فرمایا: "اے لوگو! دین کو پکڑو اس لئے کہ اس میں گناہ غیر دین میں نیکی سے بہتر ہے، اس لئے کہ دین میں گناہ معاف ہو جاتا ہے اور غیر دین میں نیکی بھی قبول نہیں ہوتی۔"

تو جب کفر کے ساتھ "نیکی" قبول ہی نہیں تو اس نیکی سے دل حقیقتاً کیسے روشن ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور اس تک حقیقی رسائی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اسکی تلاش کیسے ہوگی؟

شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے :

”واذا زال تصديق القلب لم ينفع بقية الآخر (الاجزاء) فان تصديق القلب شرط في اعتبارها و كونها نافعة ۱-ھ“ (ص: ۳۳۱)

ترجمہ :..... ”جب دل کی تصدیق (ایمان) نہ رہے تو باقی اجزاء (یعنی اعمال) کارآمد نہیں ہونگے، اس لئے کہ دل کی تصدیق (ایمان) باقی اعمال کے معتبر اور کارآمد ہونے کے لئے شرط ہے۔“

شرح عقائد کی شرح نبراس میں ہے :

”والله تعالى لا يغفران يشرك به (والمراد من الشرك الكفر) باجماع المسلمين ۱-ھ“ (ص: ۳۶۰)

ترجمہ :..... ”اس بات پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک (کافر) کی بخشش نہیں ہوگی۔“

بعض صوفیاء کرام کی طرف سے یہ بات مشہور ہے کہ ان کے نزدیک آخرت میں کافروں کی بھی نجات ہوگی، یہ قول شیخ ابن العربیؒ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، لیکن صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ جمہور علماء نے اس کی وجہ سے ان پر سخت نکیر کی ہے اور ان کی تکفیر تک بھی کی گئی ہے تاہم صاحب نبراس فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ کی شان میں ایسا لعن طعن نہیں کرنا چاہئے، البتہ اس عقیدہ میں ان کے ساتھ اتفاق بھی نہیں مگر ناچاہئے اس لئے کہ یہ عقیدہ اجماع امت کے خلاف ہے اور بالکل شاذ قول ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :

”والجمہور ینکرون ذلك منه اشد الانكار و

یکفرونه و عليك بالكف عنه عن طعنه و الاعتقاد بخلود

عذاب الکفار علی طبق الاجماع ۱-ھ“ (ص: ۳۶۱)

گوہر شاہی صاحب، اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کیلئے عموماً دودلیلیں ذکر کرتے ہیں :

الف : اصحاب کف کا کتا

ب : حدیث اہل ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱ :..... دلیل اول کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ دلیل محض جمالت

اور گمراہی پر مبنی ہے، جس کی وجوہات درج ذیل ہیں :

اول تو اصحاب کف کے کتے کا جنت میں جانا صحیح اور معتبر روایات سے ثابت نہیں جیسا کہ صاحب روح المعانیؒ نے اسکی تصریح فرمائی ہے، دوسرے بالفرض اگر ان روایات کو صحیح اور معتبر بھی مان لیا جائے تو بھی اسکے جنت میں جانے پر کسی کافر کے : نت میں جانے کو قیاس کرنا بالکل غلط اور باطل ہے، کیونکہ اصحاب کف کا کتا غیر عاقل ہونے کی وجہ سے احکام دین کا مکلف نہیں اور کفار و مشرکین اور دیگر انسان عقلمند ہونے کی وجہ سے احکام دین کے مکلف ہیں، لہذا ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور حالت انہر میں مرنے کی صورت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ دوزخ میں رہیں گے، تیسرے یہ کہ اصحاب کف کے کتے پر انسان کی نجات کو قیاس کرنا اس لئے بھی درست نہیں کہ صاحب روح المعانیؒ نے اس قیاس کو ”اہل تشیع“ کا قیاس قرار دیا ہے کہ ان کے ہاں یہ نبھا جاتا ہے کہ اصحاب کف کے کتے کی نجات ہو سکتی ہے تو جس شخص کا نام

”کلب علی“ (علی کا کتا) رکھا جائے تو اسکی نجات بطریقہ اولیٰ ہوگی، چنانچہ اہل تشیع اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چنانچہ صاحب روح المعانی یعنی علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

”وجاء فی شان کلبهم انه یدخل الجنة یوم القيامة فعن خالد بن معدان: لیس فی الجنة من الدواب الا کلب اصحاب الکھف و حمار بلعم..... ۱۰ و لیس فیما ذکر خبر یعول علیہ فیما اعلم..... وقد اشتہر القول بدخول هذا الکلب الجنة حتی ان بعض الشیعة یسمون ابنائهم ”بکلب علی“ و یومل من سمی بذلك النجاة بالقیاس الاولوی علی ما ذکر و ینشد:

فتیة الکھف نجا کلبهم کیف لا ینجو کلب علی۔“
(۲۶۶: ۱۵)

ترجمہ: ”اصحاب کھف کے کتے کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جائے گا، چنانچہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ جنت میں جانوروں میں سے صرف اصحاب کھف کا کتا اور بلعم کا گدھا جائے گا۔ لیکن میرے علم کے مطابق ان روایات میں کوئی بھی روایت قابل اعتماد نہیں، یہ بات مشہور ہوئی ہے کہ یہ کتا بھی جنت میں جائے گا یہاں تک کہ بعض روافض اپنے بچوں کے نام ہی ”کلب علی“ رکھتے ہیں اور اس

میں یہ امید رکھتے ہیں کہ اسکے ساتھ موسوم شخص کی نجات ہوگی، چنانچہ شاعر کہتا ہے:

”اصحاب کھف کا کتا نجات پاگیا، تو کل (یعنی بروز قیامت) ”کلب علی“ کس طرح نجات نہیں پائے گا؟“

۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت جس سے موصوف استدلال کرتے ہیں، اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

”عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: حفظت من رسول اللہ ﷺ وعائین فاما أحدهما فبششتہ فیکم و أما الآخر فلو بششتہ، قطع هذا البلعوم یعنی معجری الطعام.....“ (رواہ البخاری، مشکوٰۃ شریف کتاب العلم)
ترجمہ: ”میں نے حضور اکرم ﷺ سے دو قسم کا علم حاصل کیا، ایک قسم تو آپ لوگوں کے سامنے ظاہر کی اور دوسری قسم اگر ظاہر کروں تو میرا گلہ لگایا جائے گا۔“

جس علم کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظاہر نہیں کیا ہے، اس کی تعین اور مصداق میں شراح حدیث کی مختلف رائے اُودا اُوال ہیں مثلاً:

۱: اس سے مراد علم باطن ہے۔

۲: اس سے مراد علم توحید ہے۔

۳: اس سے مراد منافقوں کے نام ہیں۔

۴: اس سے مراد عوامیہ کے ظالم امرا ہیں۔

۵..... اس سے مراد مختلف فتنے ہیں۔

دیکھئے: طیبی (۱: ۳۱۶)، مرقاۃ (۱: ۵۲۶) وغیرہ۔

لہذا موصوف کا اس علم کے بارے میں تعین کے ساتھ یہ فیصلہ کرنا کہ ”اس سے مراد یہ ہے کہ کلمہ پڑھے بغیر بھی اللہ تعالیٰ تک رسائی ہو سکتی ہے“ محض اپنی طرف سے ایجاد ہے جو سراسر بے بنیاد اور جہالت ہے۔

دوم: شریعت اور طریقت کا الگ الگ ہونا:

الف: ”اصل قرآن مجید جو نوری الفاظ میں حضرت جبرائیل امین لیکر آئے آپ ﷺ کے سیدہ مبارک پر اترا جو بعد میں سینہ در سینہ، سلسلہ در سلسلہ مستحق لوگوں کو ملتا رہا اور ان لوگوں کی کرامتوں اور فیض اس باطن قرآن مجید سے ہیں، یہ ظاہری قرآن مجید کا عکس ہے جو بذریعہ کاغذ محفوظ ہوا جو کہ علماء و حفاظ کرام کے حصہ میں آیا، پھر علماء نے ظاہر سے ظاہر کو کارستہ کیا اور اولیاء نے باطن سے باطن کو پاک کیا۔“

(مینارۃ نور۔ ص ۳۵۔ سر فروش چلی کیشنز پاکستان)

ب: ”ایک وسیلہ قرآن پاک سے ہے جو علم ظاہری قالب اور نفس کو سدھارنے سے متعلق ہے۔۔۔۔۔ یہ علماء کے حصہ میں آئی اور علماء کی زبان سے ہی لوگوں کو ہدایت ہوئی اسکو مقام شنید اور شریعت کہتے ہیں۔

دوسرا وسیلہ حضور پاک ﷺ کی صحبت اور محبت ہے،

چونکہ محبت کا تعلق دل سے ہے، دل سے دل کو راہ ہوتی ہے، آپ ﷺ کے دل کا نور، اسکے دل میں داخل ہوا اور وہ نور ہی سے ہدایت پا گئے چونکہ دل کا تعلق باطن سے ہے اور وہ باطنی اسرار کے واقف ہوئے اسکو طریقت کہتے ہیں اور اسکا مقام دید ہے یہ لوگ اولیاء اللہ کہلائے۔“ (روحشاس۔ ص ۱۶۔ سر فروش)

ج: ”ظاہری عبادت کا تعلق شریعت سے ہے، ہر وقت تلاوت کرنے والے یا نوافل پڑھنے والے، تسبیح گھمانے والے یا ذکر لسانی والے حافظ عالم، قاری اس مقام شریعت میں ہی ہوتے ہیں، وہ جنت اور حوروں کے طالب ہیں، ان کا نفس نہ مرا اور نہ پاک ہوا البتہ سدھر ضرور گیا۔۔۔۔۔ اھ۔“

(مینارۃ نور۔ ص ۵۔ سر فروش)

جناب گوہر شاہی کی کتب کے مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے نزدیک شریعت الگ چیز ہے اور طریقت جدا چیز ہے، اسکی بنیاد پر انہوں نے قرآن مجید کی بھی دو قسمیں کر دیں، ایک ظاہری جو کتابی شکل میں مسلمانوں میں موجود ہے اور دوسری باطنی جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے سینہ بہ سینہ سلسلہ در سلسلہ اولیاء میں منتقل ہوا اور ہو رہا ہے۔

یہ وہ سخت گمراہی اور بے دینی ہے جس میں عرصہ دراز سے طریقت میں قدم رکھنے والے ان پڑھ، جاہل اور دکاندار قسم کے لوگ مبتلا چلے آ رہے ہیں، انہوں نے یہ نظریہ بنایا ہوا ہے کہ شریعت الگ ہے اور طریقت الگ ہے، جو باتیں شریعت میں حرام ہیں وہ طریقت میں حلال ہیں اور اسکی بنیاد پر انہوں نے بہت سے محرمات و منکرات اور

کہا نہ کہ اگر کتاب کرنا اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے جائز قرار دیا، ایسے لوگوں سے ہمیشہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا، یہی گمراہ کن تصور گوہر شاہی کی عبارات سے بھی نمایاں ہے جس کے باطل ہونے اور قرآن و سنت کی تصریحات کے یکسر خلاف ہونے میں کوئی شک نہیں، ایک حدیث شریف میں قرآن کریم کے بارے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ”لہ ظہرو بطن“ کہ قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے، اس سے کسی کو یہ شبہ ہرگز نہ ہو کہ اس حدیث سے قرآن پاک کی تقسیم ثابت ہو رہی ہے کہ ایک ظاہری قرآن ہے اور ایک باطنی قرآن ہے جیسا کہ گوہر شاہی نے کہا، اس لئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں، بلکہ یہ ایک ہی قرآن کی باعتبار مطالب و مفادیم کی درجہ بندی ہے کہ قرآن کریم کی بعض آیات کا مطلب اتنا واضح ہوتا ہے کہ اسے معمولی فہم و عقل رکھنے والا آدمی بھی سمجھ جاتا ہے اور بعض کے مطالب پوشیدہ اور اشارات کی شکل میں ہوتے ہیں جنہیں صرف متبحر اور عالمین علما ہی سمجھ سکتے ہیں، عام لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

(دیکھئے طبیبی شرح مشکوٰۃ ۴: ۲۴۰ اور مرقاۃ ۳: ۶۳۲۔)

الغرض شریعت و طریقت حقیقت کے اعتبار سے ایک ہیں، طریقت شریعت پر عمل کرنے کے طریقہ کا نام ہے، یعنی وہ طریقہ جس کے ذریعہ آدمی کامل شریعت پر عمل پیرا ہو سکے، البتہ کبھی طریقت شریعت کے ایک حصہ کو بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ شریعت عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات کے مجموعہ کا نام ہے اور طریقت شریعت کے پانچویں شعبہ اخلاقیات کے اپنانے اور حاصل کرنے کا نام ہے، اور پوری شریعت کا سرچشمہ قرآن و سنت ہے جن میں طریقت کی تعلیم بھی ہے۔ اور دیگر احکام بھی بھر پور ہیں۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی دو قسمیں کرنا اور شریعت اور طریقت کو جدا جدا

قرار دینا کھلی گمراہی ہے۔

شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے :

”بل کلام اللہ محفوظ فی الصدور، مقروء بالالسن، مکتوب فی المصاحف کما قال ابو حنیفہ فی الفقہ الاکبر وهو فی هذه المواضع کلها حقیقة ۱ھ۔“

(ص: ۱۷۹)

ترجمہ: ”کلام اللہ سینوں میں محفوظ ہے، زبانوں سے پڑھا جاتا ہے، صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جیسا کہ فقہ اکبر میں حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے، اور کلام اللہ ان تمام مقامات میں حقیقت ہی ہے۔“

کتنی صاف اور واضح بات فرمائی کہ قرآن کریم جہاں کہیں بھی ہو وہ حقیقی قرآن ہے اصل اور عکس کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

شرح مقاصد میں ہے :

”والاصح انها اسم له لا من حیث تعین المحل فیکون واحداً بالنوع و یکون ما یقرأه القارئ نفسه لا مثله ۱ھ۔“

(ص: ۱۵۵)

ترجمہ: ”یعنی قرآن کریم ایک ہی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو، اور قاری جو پڑھتا ہے وہ عین قرآن ہے مثل قرآن نہیں۔“

سوم: ولی ہونے کے لئے دیدار الہی شرط ہوتا:

”ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہے یارب سے ہمکلام ہوا ہو، اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔“
(رہنمائے طریقت۔ ص ۱۹ سر فروش)

جناب گوہر شاہی صاحب نے ولی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس سے ہمکلام ہونے کو شرط قرار دیا ہے، یہ بھی سراسر بے بنیاد اور قرآن و سنت کی واضح تصریحات کے خلاف ہے، چنانچہ اللہ جل شانہ نے ”ولی“ کی تعریف خود فرمائی ہے:

”أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ۔“ (سورہ یونس: ۶۲)
ترجمہ: ”خبردار اللہ کے اولیا کو نہ خوف لاحق ہوگا اور نہ غم و حزن، اور یہ (اولیا) وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور تقویٰ اختیار کئے ہوئے ہیں۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ”ولی“ کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ ولی وہ شخص ہے جو مومن ہو اور پرہیزگار ہو، اللہ جل شانہ نے ولی بننے کے لئے اپنا دیدار ہونے یا ہمکلام ہونے کی کوئی شرط نہیں لگائی، لہذا موصوف کا ولی ہونے کے لئے مذکورہ شرط عائد کرنا سراسر جہالت ہے۔

حضور پاک ﷺ نے ”ولی“ کی پہچان اور علامت بیان فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: ”الذین اذا رُؤوا ذکر اللہ“ یعنی ”یہ وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔“
(ابن ماجہ)

چہارم: آنحضرت ﷺ کی زیارت کے بغیر امتی ہونے کا

ثبوت نہ ہوتا:

الف: ”جب تک آپ ﷺ کسی کو زیارت نہ دیں اسکے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں“ اھ۔ (بینارہ نور۔ ص ۳۴)
ب: ”من رآنی فقد رأى الحق“ (خاری و مسلم) یہ حدیث شریف آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمائی کیونکہ وہ چشم دید مشاہدہ سے مشرف تھے۔ انہوں نے جب بھی خواب میں دیدار کیا سچ کیا، لیکن جن لوگوں کو یہ شرف حاصل نہیں تو وہ خواب میں کیسے تمیز کر سکیں گے؟

اور شریعت خاص کر طریقت والوں کو ایسے دھوکے ہوتے رہتے ہیں، اس لئے آپ کی زیارت کی صحیح پہچان کا راز کھولا جاتا ہے۔ خواب میں، مراقبہ یا کشف میں جب مجلس محمدی میں پہنچے گا تو دیواروں سے اتنا نور برس رہا ہوگا کہ آنکھیں خیرہ ہوگی، دیدار ہوگا، دیدار کے بعد اسکا دل دنیا سے سرد ہو چکا ہوگا۔“ اھ (بینارہ نور۔ ص ۴۰)

موصوف کی مذکورہ عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کے بعد آنے والے مسلمانوں کا آنحضرت ﷺ کے امتی ہونے کا دار و مدار آپ کی زیارت ہے اور وہ بھی ایک خاص علامت کے ساتھ جو موصوف کی خط کشیدہ عبارت میں مذکور ہے، یہ بھی قرآن و سنت کی تصریحات کے بالکل خلاف اور کھلی گمراہی ہے، کیونکہ قرآن

وسنت سے آپ کی امت کی دو قسمیں ثابت ہیں :

ایک امت دعوت، دوسری امت اجابت۔ امت دعوت ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دی اور ایمان لانے کی تلقین کی، اس امت میں آپ کے زمانہ سے لیکر قیامت تک آنے والے سارے انسان داخل ہیں اور تمام کفار اور مشرکین شامل ہیں، اور امت اجابت ان لوگوں کو کہتے ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اسلام قبول کیا، چنانچہ جو شخص بھی زبان سے کلمہ پڑھے اور دل سے نبی کریم ﷺ کے پیغمبر ہونے کی تصدیق کرے وہ مسلمان ہے اور آپ کا امتی ہے چاہے ساری زندگی، ہمداری میں یا خواب میں یا مراقبہ و مکاشفہ میں ایک مرتبہ بھی حضور کی زیارت نہ ہوئی ہو۔

اور نبی کریم ﷺ کے مذکورہ ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو خواب میں حضور کی زیارت ہو اور اس کا دل یہ گواہی دے کہ یہ حضور ہیں یا دیگر آثار و قرآن سے اس کا علم ہو جائے بس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس نے آپ کی زیارت کر لی، اس کے لئے اس علامت کا پایا جانا جس کا ذکر موصوف کی خط کشیدہ عبارت میں ہے ضروری نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ ﷺ خواب میں کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیں یا اس کو کسی بات سے منع کریں تو خواب کا یہ ارشاد باجماع امت حجت نہیں ہے، ہاں البتہ اگر آپ ﷺ کا یہ ارشاد کسی حکم شرعی سے متصادم اور اس کے خلاف نہ ہو تو ادب کے پیش نظر اگر اس کو جالایا جائے تو پسندیدہ امر ہے۔ (دیکھئے عہد فتح المہم ۲: ۴۵۲)

پنجم : اسم ذاتی حضور ﷺ کی امت کے علاوہ کسی کو عطا نہیں

ہوا :

”یہ اسم ذاتی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے امتیوں کے

علاوہ کسی نبی کو عطا نہیں کیا۔ یہی وجہ تھی کہ بنی اسرائیل کے

نبی اللہ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضور ﷺ کے امتیوں نے اللہ

تعالیٰ کا دیدار کیا۔“ اھ (تحدہ الجالس۔ ص ۳۳۔ ۱۳)

یہ دعویٰ بھی محض بلا دلیل ہے، کیونکہ عارف باللہ حضرت شیخ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اسم ذاتی (اللہ) ہمارے باپ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضع کیا ہے۔

قال العارف بالله الشيخ عبد العزيز الدبائح: ”اول

من وضع اسم الجلالة (الله) ابونا آدم علی نبینا وعلیہ

الصلاة والسلام۔ ۱“ (فتح اللہ۔ ص ۲۱۳)

چھٹی امتوں کو اللہ تعالیٰ کا اسم ذاتی نہ ملنے اور حضور کی امت کو اسم ذاتی عطا ہونے کی بنیاد پر یہ کہنا کہ بنی اسرائیل کے نبی اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضور کے امتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں، یہ بھی بہر حال درست نہیں، ایک تو اس لئے کہ اس میں حضور کے امتی کی نبی پر فوقیت ثابت ہوتی ہے، جبکہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے کسی نبی سے بہتر نہیں ہو سکتا، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی رویت دنیا میں نہیں ہو سکتی، البتہ شب معراج میں ایک قول کے مطابق حضور کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی تھی، لیکن عام لوگوں کو زیارت نہ ہونے پر امت کا اجماع ہے، اس لئے بنی اسرائیل کے نبی (غالباً اس سے مراد گوہر شاہی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں) کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”لَنْ تَرَانِي“ یعنی تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، البتہ خواب میں یا حالت کشف میں یا مراقبہ میں حق تعالیٰ کی جو زیارت ہوتی ہے وہ ذات کی نہیں، بلکہ بعض تجلیات ہوتی ہیں جو کسی شکل میں متشکل ہو کھڑے آتی ہیں، لہذا اس کی

بجاء پر یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی زیارت ہوتی ہے درست نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بہ صورت تجلیات زیارت ہونا جس طرح حضور کی امت کے لئے ہے، پچھلی امتوں کے لئے بھی تھی، تخصیص کی کوئی دلیل نہیں۔ چنانچہ شرح عقیدہ طحاویہ میں ہے:

”واتفقت الامة على انه لا يراه احد في الدنيا

بعينه ولم يتنازعوا في ذلك الا في نبينا صلى الله عليه وسلم

خاصة۔ اھ“ (۱۹۶)

ترجمہ:..... ”اس پر امت کا اتفاق ہے کہ اس دنیا میں

اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا، اختلاف اس

سلسلہ میں صرف حضور پاکؐ کے بارے میں ہے۔“

اور شرح مقاصد میں ہے:

”وما قال به بعض السلف من وقوع الروية

بالبصر ليلة المعراج فالجمهور على خلافه۔ اھ“

ترجمہ:..... ”بعض سلف نے جو یہ بات کہی ہے کہ آپ

نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھا تھا، جمهور علماء اس

رائے سے اختلاف رکھتے ہیں۔“

نتیجہ بحث:

گزشتہ صفحات میں گوہر شاہی کی کتابوں اور رسالوں سے ان کے چند چیدہ

چیدہ نظریات اور ان پر قرآن و سنت کی روشنی میں بقدر ضرورت ”تبصرہ“ آپ نے

ملاحظہ فرمایا، جن میں نجات کافر، تعدد قرآن اور شریعت اور طریقت میں تباہی جیسے

نظریات نہایت خطرناک ہیں جن کے گمراہ کن ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں، لہذا ان فاسد و گمراہ کن نظریات و عقائد کی رو سے ”ریاض احمد گوہر شاہی“ انتہائی درجہ کا گمراہ اور بدعتی ہے، اس کی بیعت، مجالس، تقریر اور تحریر سے چمنا واجب اور ضروری ہے، اور دوسروں کو بھی چمانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

والله تعالى اعلم وعلمه اتم واحکم

الجواب صحیح:

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء دارالعلوم

کراچی نمبر۔ ۱۴

۱۹/۹/۱۴

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح:

مندہ عبدالرؤف سکھروی

الجواب صحیح:

الجواب صحیح:

الجواب صحیح:

اصغر علی ربانی

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

محمد عبدالمنان عفی عنہ

بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کے فتاویٰ

دارالعلوم امجدیہ کراچی

کافتویٰ :

باسمہ تعالیٰ

الجواب..... انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال اور اعمال سائل نے سوال میں ذکر کئے ان کو اصل کتاب ”روحانی سفر“ سے ملا کر دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ یہ سب باتیں اس نے ”روحانی سفر“ نامی اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اس پر قادیانیت و ہلہیت کا اثر ہے اور اس اثر کے زائل ہونے کا اس نے کہیں تذکرہ نہیں کیا ہے اور عملی اعتبار سے وہ چرسی اور بے نمازی اور بدکردار، عورتوں سے تعلق رکھنے والا، فاسق و فاجر ہے اس فسق و فجور سے توبہ کا ذکر اس نے اپنی کتاب میں نہیں کیا ان کو بیان کر کے مزید گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور مشہور بزرگان دین اور حضرات خضر علیہ السلام جن کی نبوت کا قول رائج ہے، کی شان میں گستاخی اور ان پر قتل کا الزام لگا کر اپنے خبث باطنی کا مزید اظہار کیا ہے۔ بخاری میں حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”من عادى لى ولياً فقد

آذنته بالحرب“۔ یعنی جس کسی نے میرے ولی سے دشمنی کی بے شک میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں، لہذا یہ شخص اولیا کرام کی شان میں گستاخی کر کے اللہ تعالیٰ سے لڑائی کر رہا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جو کچھ کیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا: ”وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي“۔ یعنی وہ کام اپنے امر سے میں نے نہیں کیا۔ پھر ان کو قاتل قرار دینا انتہائی گمراہی اور جہالت ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس کا مصنف ریاض احمد گوہر شاہی جاہل اور سخت گمراہ اور ایک نیا فرقہ بنا کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہئے اور اس کی صحبت میں بیٹھنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ قرآن کریم میں ہے: ”فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ“۔ یعنی مت بیٹھ نصیحت آجانے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ۔ اور بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایاکم وایاہم لا یفتنونکم ولا یضلونکم“۔ بچو اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ وہ نہ فتنہ میں مبتلا کریں اور نہ گمراہ کریں تم کو۔

دقار الدین غفرلہ

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ

۲۵/۳/۹۰

الجواب صحیح

والجیب مصیب

سید فراست علی شاہ غفرلہ

مفتی جامعہ رضویہ کلتن والا، جی ٹی روڈ گوہر انوالہ

یکم محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

۲۵/۷/۹۰

الجواب صحیح

قاری عابد حسین

یکم محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے رسالہ ”روحانی سفر“ میں بارہا گناہ کا اقرار و اظہار کیا ہے، اور: ”والاظہار بالمعصیت معصیت“ خصوصاً ایک مستانی کے ساتھ مصافحہ کرنا۔ گلے ملنا۔ مستانی کے ساتھ لپٹ جانا وغیرہ۔

لہذا ضروری جانا کہ شخص مذکور کے بارے میں مافی الضمیر کا اظہار کروں اور اسکے رسالہ ”روحانی سفر“ کے چند اقتباسات کا رو کروں، و ما توفیق الا باللہ العلی العظیم۔
گوہر شاہی کا اقرار و اظہار کہ :

۱..... میں مستانی کے ساتھ لپٹ گیا۔

۲..... مصافحہ کیا، معافقہ کیا۔

جب کہ مستانی کیلئے موصوف غیر محرم ہے۔

نا محرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ و معافقہ کے رد میں حضور ﷺ کی چند

احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں :

۱..... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ سیدنا احمد مختار ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ شوہر کے بھائی وغیرہ کا کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: شوہر کا بھائی تو موت ہے۔ یعنی فتنہ کا اندیشہ بہت زیادہ ہے۔ (ردلہ الترمنی و معلم)

۲..... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مت داخل ہو تم ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر موجود نہیں ہیں، کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپکے بھی؟ فرمایا مجھ میں بھی! لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میری مدد فرمائی ہے بمقابلہ شیطان۔ اس لئے وہ میرا فرمانبردار ہو گیا ہے۔

(ردلہ الترمنی و مشکوٰۃ)

۳..... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ تیسرا ساتھی شیطان بھی ہوتا ہے۔ (ردلہ الترمنی)

۴..... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے بدون شوہر کی اجازت کے بات

چیت کی جائے۔ (رد لاہنظر لای)

۵..... حضرت حسن بصریؒ سے مرسل روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے سوا دوسرے مردوں سے بات نہ کریں۔ (رد لاہنظر لای)

۶..... حضرت ابو ہریرہؓ سے طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ کا زنا، نا محرم کو پکڑنا ہے۔ (رد لاہنظر لای)

۷..... حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چھو دی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (رد لاہنظر لای)

۸..... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! جو تو اکیلا کسی عورت کے پاس بیٹھا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب کوئی مرد کسی عورت سے تخلیہ کرتا ہے۔ تو شیطان ان دونوں کے درمیان گھس آتا ہے۔ کچھڑ میں بھرے ہوئے خنزیر (سور) سے بدن کا لگ

جانا اس سے بہتر ہے کہ اس کا کندھا کسی ایسی عورت کے کندھے سے لگ جائے جو کہ اس پر حلال نہیں۔

(رد لاہنظر لای۔ درخجبت: ۵: ۲۲۲: ج: ۲)

۹..... اجنبی عورتوں کو سلام کرنا اسی طرح اجنبی مردوں کو (عورتوں کیلئے) سلام کرنا جائز نہیں۔

(مخرجم لایو لعم فی العللۃ عن عطاء (الغفرانی) مرسل لکن (الصال) ۵: ۲۶۳: ج: ۸)

اقول ان خبر رسول اللہ ﷺ بمنزلة الكتاب فی حق لزوم العلم والعمل به۔ فان من اطاعه فقد اطاع الله عز وجل۔ و قوله تعالى: ”وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا“ (الحشر: ۷)

حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نا محرم عورت کے پاس داخل ہونا منع ہے۔ نا محرم عورت کے ساتھ بات چیت منع ہے۔ نا محرم عورت کیساتھ مصافحہ منع ہے۔ نا محرم عورت کے ساتھ مصافحہ حرام ہے۔ نا محرم عورت کیساتھ اکیلے بیٹھنا حرام ہے۔ نا محرم عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔ شخص مذکور نے حرام کو حلال جانا ہے۔ اور جو شخص حرام کو حلال کہے۔ ”فہو کافر۔“

حدیث متواتر کے انکار کے لئے علماء نے لکھا ہے: ”ویکون ردہ کفرًا“۔ شخص مذکور نے احادیث متواتر کو رد کیا ہے۔ ”فہو کافر۔“

جب میں نے گوہر شاہ کے رسالہ کا مطالعہ کیا، اسکے گناہ کے اقرار و اظہار کو پڑھا، اور توبہ کرنے کا کہیں ذکر نہیں پایا۔ تو یقین کر لیا کہ گوہر شاہ ضال و مضل ہے۔ بلکہ حرام کو حلال جانتا ہے۔ مائبریں کافر ہے۔ مسلمانوں سے گزارش ہے کہ ایسے ضال و مضل کی صحبت سے دور رہیں۔

اگر آپ کہیں کہ موصوف سے فیض و برکت کے حصول کے بارے میں آپ کا فتویٰ موجود ہے۔ تو عرض خدمت ہے کہ میں نے استفتاء کے الفاظ کے عین مطابق جواب دیا ہے۔ مجھ سے ”روحانی سفر“ جو حقیقت میں شیطانی سفر پر مبنی ہے چھپایا گیا تھا۔ مجھے اس سے پہلے اس رسالہ کا قطعاً کوئی علم نہ تھا۔ جس طرح حضرت غزالیؒ دوراں الشیخ سعید احمد کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علماء اہلسنت کے نام لیٹر جاری کیا تھا پھر میں نے جو انٹرویو گوہر شاہ سے لیا تھا اس میں بھی کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس پر میں گرفت کرتا۔ اب گوہر شاہی کا مذکورہ بالا رسالہ میرے سامنے ہے اور اس رسالہ کو لے کر میں نے گوہر شاہی سے بالمشافہ ملاقات کر کے کہا کہ یہ جملے غلط ہیں۔ جس کے جواب میں موصوف نے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ صحیح ہیں۔ جس کی دلیل روحانی سفر پر اعتراضات اور اسکے جوابات میں ملاحظہ ہو۔

اتمام حجت کے بعد اور شخص مذکور کے مریدین سے ملاقاتوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ گوہر شاہ قرآن و حدیث کی رو سے ضال و مضل ہے۔ اور کافر ہے۔
اللہم احفظنا من هذا الضال و المضلین۔ بجاء سید المرسلین۔
آمین یا رب العالمین۔

فقیر محمد عبد العظیم قادری۔ بقلم خود

ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سمانیہ شاہ فیصل کالونی: ۵، کراچی: ۲۵

فون ۳۵۷۰۳۵۹ ۱۹/۵/۹۱

دارالعلوم ضیاء القرآن مانسہرہ کا فتویٰ:

الجواب بعون الملک الوہاب:

صورت مسئلہ میں ساکل کے بارے میں جو لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بے دین ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے وہ چر سی ہے، بے نمازی ہے اور بد کردار عورتوں سے تعلق رکھنے والا فاسق ہے۔ اس کا اپنے آپ کو دلی ظاہر کرنا فراڈ ہے۔ یہ مسلمانوں کو دھوکہ میں ڈال رہا ہے۔ ایسے فتنے سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایاکم و اباہم ولا یفتنونکم ولا یضلوکم۔“ (پھاؤ اپنے کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو وہ تم کو فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں اور تم کو گمراہ نہ کر دیں۔)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

قاضی انوار الحق

مدرسہ نظامیہ - تجوڑی، مروت، ضلع بنوں کافتوی :

جواب : انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کا اصلی کتاب میرے نظر میں آیا نہیں ہے۔ لیکن سائل نے جو کچھ لکھ کر ارسال کیا ہے۔ جواب پیش خدمت ہے۔

حرام کو حلال کہنے والا اگر بہت زیادہ مجاہد کیوں نہ ہو۔ لیکن مسلمان نہیں ہیں۔ ریاض احمد گوہر شاہی کے جو اقوال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ ریاض احمد گوہر شاہی ضل و مضل ہیں۔ اور مسلمان ان سے اعراض کریں ان سے میل جول کرنا ایمان کیلئے تباہ کن ہے۔

پیر طریقت سید مولانا پیر سعادت شاہ

و مفتی مولانا جعفری شاہ

مدرسہ نظامیہ اہل سنت والجماعت

تجوڑی، مروت، ضلع بنوں

دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام جہلم کافتوی :

الجواب : انجمن سرفروشان اسلام کے بانی اور کتاب ”روحانی سفر“ کے مصنف ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنی تصنیف کردہ کتاب میں اپنے افعال و اقوال و اعمال کے متعلق واضح کر دیا ہے۔ جب اس کو ”روحانی سفر“ کتاب کے آئینہ میں دیکھا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے کہ اس شخص پر قادیانیوں اور وہابیوں کا اثر ہے۔ عملی لحاظ سے وہ خود چرسی، بے نماز اور درود شریف کا منکر ہے۔ بدکردار عورتوں سے تعلق رکھتا، اس کا کتاب میں ذکر کرنا، فخریہ طور پر یہ کہنا کہ نماز پڑھنا ضروری نہیں، درود شریف کی کوئی اہمیت نہیں۔ کتاب سے دیگر غیر اسلامی فعلوں کے ارتکاب کا ثبوت موجود ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فسق و فجور میں مبتلا ہے۔ جبکہ قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں۔ لہذا قادیانیوں کے اثر والا تو ہے ہی غیر مسلم۔ حضرت خضر علیہ السلام کی شان میں قتل کا الزام لگانا اور اولیا کرام کے خلاف بہتان تراشی سے اپنی باطنی خباثت کے بے شمار ثبوت اس نے خود ہی مہیا کر دیئے ہیں۔ اس طرح کتاب ”روحانی سفر“ میں شیطانی دعوے، اللہ تبارک و تعالیٰ اور اللہ کریم کے پیارے نبی حضور نبی کریم ﷺ کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے ایسے بے دین، بے نماز بلکہ بے اسلام شخص جو غلام احمد قادیانی کی مانند جھوٹے دعوے کرے اور غیر محرم عورتوں سے عشق و محبت کی پیشگی بڑھانے میں خوشی محسوس کرے، اور پھر علی الاعلان اس کا اظہار

کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ مسلمانوں کو قطع تعلق کرنا چاہئے۔ اگر ایسے غیر اسلامی فعل اور مکرو فریب کرنے والے انسان کو کھلی چھٹی دیدی گئی تو تمام کلمہ گو مسلمانوں کو گمراہ کر دے گا۔

لہذا مسلمانوں کو اس کے شر، غیر اسلامی و گمراہ کن اور باطل عقائد سے آگاہ کیا جائے، کہ ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص کا مسلک اختیار کرنا، اور اسکے دام فریب میں آنا، اسکی محفل میں بیٹھنا نہ صرف ناجائز بلکہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو شخص مذکور سے دور رہ کر اپنے ایمان کو بچانا چاہئے۔

الراقم

سید فدا حسین راجوردی عفی عنہ

بانی و مہتمم دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام (رجسٹرڈ)
شمالی محلہ، جلم

جامعہ رضویہ منظر الاسلام

فیصل آباد کا فتویٰ :

(الجواب دعو الموفی للصواب)

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کل مسکر و مفتر حرام“ (ہر نشہ دینے والی اور دماغ میں فتور لانے والی چیز حرام ہے)

صورت مسئول عننا میں بر تقدیر صدق سائل، ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب ”روحانی سفر“ کی بعض عبارات دیکھیں۔ جو سراسر خلاف اسلام ہیں۔ خاص کر نشہ دینے والی ہر چیز کو حضور نبی اکرم ﷺ نے حرام فرمایا ہے اور ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص اسے عبادت کا درجہ دے رہا ہے (معاذ اللہ)۔ یہ سراسر فرمان مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے انکار ہے۔ اور سینماؤں اور تھیٹروں میں وقت گزارنے والا، اور غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں رات گزارنے والا، حرام کار تکاب کرنے والا (معاذ اللہ) وہ پیر کیسے ہو سکتا ہے؟

پیری کیلئے چار شرطیں ہیں، قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے :

۱..... سنی صحیح العقیدہ ہو۔

۲..... علم رکھتا ہو، کہ ضروریات کے مسائل کتابوں میں سے نکال سکے۔

۳..... فاسق مطلق نہ ہو۔

۴..... سلسلہ، حضور نبی علیہ الصلاۃ والسلام تک متصل ہو کیونکہ :

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے بناید داد دست

اسی کتاب ”روحانی سفر“ کے صفحہ ۷ پر یہ عبارت درج ہے کہ :

”..... سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔“

صورت مسئول عنہا میں اس کے بعد توبہ نہ کرنی گمراہی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ صورت مسئول عنہا میں شخص مذکور پیری کے قابل نہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کی بیعت توڑ کر کسی نیک صالح عالم باعمل کی بیعت اختیار کریں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

ابو الخلیل

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام،

فیصل آباد

مفتی عبدالحق عتیق خانیوال کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعمہ دہن علی رسولہ الکریم

الجواب :

صحیح مسلم شریف میں اور مشکوٰۃ المصابیح میں بھی حضور سرور کائنات ﷺ کا فرمان واجب الاذعان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

”عن جابر رضی اللہ عنہ ان رجلاً قدم من الیمن

فسأل النبی ﷺ عن شراب یشربونہ بارضہم من الذرة

یقال لہ المزر فقال النبی ﷺ او مسکر هو قال نعم قال

کل مسکر حرام ان علی اللہ عہداً لمن یشرب المسکر

ان یسقیہ من طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ

الخبال قال عرق اهل النار او عصارة اهل النار۔“

(رواہ مسلم)

ترجمہ :..... ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ ایک شخص یمن سے آیا، اور اس نے شراب کا حکم دریافت

کیا۔ جو اس کے ملک میں پی جاتی تھی، اور وہ شراب جو اس سے بنائی

جاتی تھی اور اسے ”مزر“ کہا جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا وہ

نشہ آور ہے؟ اس شخص نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ وہ مسکر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسکر یعنی نشہ آور شئی حرام ہے۔ اور رب تعالیٰ کا عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور شئی پیئے گا تو وہ اسے طینۃ النہال پلائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ طینۃ النہال کیا شئی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ طینۃ النہال دوزخیوں کا پسینہ اور انکی پیپ و لہو ہے۔“

فقہ حنفی کی مشہور و معروف اور مستند کتاب ”المحرر الرائق“ شرح ”کنز الدقائق“ میں ہے کہ:

”ان حرمة الخمر قطعية فيحد بقليلة و حرمة غيره ظنية فلا يحد الا بالسکر منه۔“

ترجمہ: بے شک شراب کی حرمت قطعیہ ہے۔ پس تھوڑی پینے پر بھی یعنی ایک گھونٹ پینے پر بھی اتنی درے مارے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دیگر منشیات (مثلاً بھنگ اور چرس) کے استعمال کی حرمت ظنی ہے۔ اس لئے ان کے استعمال سے اگر نشہ طاری ہوگا تو حد یعنی اتنی درے لگیں گے۔ اگر نشہ نہیں ہوگا تو تعزیر لگے گی حد نہیں ماری جائے گی۔

پس محولہ بالا حدیث پاک اور فقہی حکم سے صاف ظاہر ہے کہ کسی بھی مسکر شئی سے نشہ حاصل کرنے پر شریعت مطہرہ نے حد لگانے یعنی اتنی درے مارنے کا حکم دیا ہے۔

لیکن آپ کے استفتاء کے بیان کے مطابق جو شخص نشہ کو شریعت مطہرہ کے حکم کے بالکل برعکس عبادت قرار دے رہا ہے، تو وہ علی الاعلان، بہ بانگ دہل شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مذاق اڑا رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی غیرت ملی کو چیلنج کر رہا ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ: ”الاسنہزاء باحكام الشرع کفر۔“ یعنی شرعی احکام کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

پس بشرط صحت بیان استفتاء وہ شخص مرتد ہے۔ مرتدین کے تمام احکام اس شخص پر عائد ہونگے۔

نیز اس کی مبتذل اور منضعف تصنیف کی ضبطی کے لئے حکومت عالیہ پاکستان کی طرف رجوع کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الفقیر الی اللہ:

عبدالحق عتیق

مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنایتیہ پرانی سبزی منڈی خانیوال

جامعہ غوثیہ مدرسہ جلالیہ عزیز العلوم

اویسیہ سعیدیہ اوچشریف، ضلع بہاولپور

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَّمَ عَلٰمًا وَصَلٰ وَسَلٰمًا

ریاض گوہر شہی، نام نماد بانی انجمن سرفروشان اسلام، کی کتاب ”روحانی سفر“ کے اقتباسات، مسائل کے سوال میں باندراج صفحات دیکھے، جو روح اسلام اور نور ایمان کے سراسر منافی تھے۔

۱..... مرزائی گستاخ رسول ہیں۔ اور گوہر شہی پر ان کا اثر ہے۔ جبکہ گستاخ رسول کی توبہ بھی مقبول نہیں ہے۔

۲..... شریعت مطہرہ نے دھوکہ، فراڈ، جوا اور شراب حرام قرار دیا ہے۔ جو ان کو حلال جانے وہ خارج از اسلام ہے، اور جو ان کو حرام جان کر ان کا مرتکب ہو وہ فاسق فاجر، اور جری علی السبائے ہے۔ ایسے سے نفرت اور اجتناب بہت ضروری ہے۔

۳..... غیر محرمات کے ساتھ تخلیہ و دیگر فحش حرکات ممنوع و حرام ہیں۔ اس اجمال کی مختصر تفصیل یہ ہے :

نہ کو عبادت کننا، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات سے مذاق اور قرآن و حدیث کا صریح انکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ“
(القرآن)

سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: ”کل شراب اسکر فہو حرام“
(بخاری، مسلم، جامع صغیر ج ۲ ص: ۹۸)

اسی طرح دوسری جگہ ہے: ”کل مسکر حرام“
ایک اور جگہ ہے :

”کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ما اسکر

منہ الفرق فمل۔ الکف منہ حرام“ (جامع صغیر ج ۲ ص: ۹۹)

۴..... چرسی، شرابی کو علاحدہ سے افضل بتانا بھی قرآن و حدیث سے انحراف

ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ“ (القرآن)

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ”فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم“
(ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ۔ ص: ۳۳ عن ابی امامۃ الباہلی وعن کحول مرسل)

۵..... درود شریف کو غیر مفید سمجھنا، حماقت ضلالت اور گمراہی ہے۔

کیونکہ درود شریف عبادات میں سے اعلیٰ، محبوب و مقبول عبادت ہے۔ ہر قاری کے لئے مفید، نافع، سینات کے لئے دافع اور درجہات کے لئے رافع ہے۔ بارگاہ رسالت میں قرب کا ذریعہ، اور محشر میں نجات کا سبب ہے۔ ہلکذا فی الکتاب الاحادیث۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا“

۶..... غیر محرم عورتوں کے ساتھ اختلاط، شریعت مطہرہ کے خلاف

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَنْصَابِهِمْ وَ يَحْفَظُوا
فُرُوجَهُمْ“

اور اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہوا ہے کہ :

”قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ“۔ عورتیں ہٹاؤ سنگھار صرف اپنے شوہروں کے لئے کر سکتی ہیں : ”وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ“

قرآن میں عورتوں کا ناچنا منع ہے چنانچہ فرمایا : ”وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ“

غیر محرمات سے گلے ملنا تو کجا، انکی طرف دیکھنا بھی منع ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ”يُذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَافٍ بَیِّنَةٍ“

گوہر شاہی ان تمام احکامات اور شرعی تقاضوں کو کیا سمجھے اور مستانی سے کیوں تعلق استوار کرے ؟

۷..... حضرت خضر علیہ السلام کے اس فرمان کے بعد کہ : ”وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي“ (القرآن) اعتراض و راصل رب العالمین پر اعتراض ہے۔ اللہ کی حکمتوں پر معترض کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

۸..... اولیاء اللہ کی طرف غلط باتوں کی نسبت ان سے دشمنی و عداوت ہی ہے۔ اور حدیث قدسی ہے : ”من عادى لى وليا فقد آذنته بالحرب“

(بخاری، مشکوٰۃ۔ ص : ۱۹۷)

گوہر شاہی کے افعال و اقوال بد دینی ضلالت و گمراہی پر مبنی ہیں۔ اس سے اجتناب و نفرت بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

کتبہ

محمد سراج احمد سعیدی القاوری

لوچر شریف بہاولپور

دارالعلوم جامعہ حنفیہ

قصور کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الجواب وهو السوفى للصواب اللهم رب زوني حسنا)

صورت استنفا کو ملاحظہ کرنے کے بعد واضح اور ثابت ہو جاتا ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کا بانی فاسق و فاجر، ضال مضل، لحد و زندیق ہے۔ شریعت المطہرۃ الغراء کا استہزاء اور مذاق اڑانے والا ہے، اور یہ کفر ہے۔ اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

الحمد لله النديہ شرح الطريقة المحمدية للعلامة عبد الغنى النابلسی قدس سرہ العزیز میں ہے :

”واستحلال المعصية والاستخفاف بالشریعة“

ای عدم المبالاة باحكامها و اهانتها واحتقارها۔ والیاس

من رحمة الله ،والامن من عذابه و سخطه و تصديق

الکاهن فيما يخبره من الغيب كله کفر“ (جلد ۱ ص : ۲۹۹)

ترجمہ : ”معصیت (گناہ اور نافرمانی) کو حلال

سمجھنا اور شریعت مطہرہ غراء کا استخفاف اور استہزاء کرنا، توہین

اور تحقیر کرنا اور احکام شرعیہ سے لاپرواہی اور لالباہی پن اور اہانت و

احتقار کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور اللہ تعالیٰ کے

عذاب اور ناراضگی سے امن، اور کافروں کو غیبی خبریں دیتے ہیں
ان کی تصدیق کرنا یہ سب کے سب کفر ہیں۔“

سیدنا خضر علیہ السلام! مسلک جمہور میں نبی معظم ہیں، اور پھر آپ ابھی تک
بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں، علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری۔ شرح صحیح البخاری میں
یونہی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نبی معظم کو قاتل یعنی مجرم
قرار دینا، معاذ اللہ، العیاذ باللہ انتہائی خباثت اور ضلالت اور زالت اور ذلالت اور حماقت
ہے۔ نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل قرار دینے والا خبیث النفس بلکہ اجنب
بلکہ اجنب الخبیث اور خارج عن الاسلام ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ”اذکر الفاجر
کی تہجر الناس“ فاسق و فاجر کا تذکرہ کرو تاکہ لوگ ان کی عیاریوں، مکاریوں،
چال بازیوں، فریبوں، دھوکوں سے بچیں۔ ایاکم وایاہم کے ماتحت اس کی مصاحبت
سے بچیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے :

”وَمَا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ
مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ“

یعنی اگر شیطان تجھے بھلا دے تو نصیحت حاصل ہونے
کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

اس فرمان خداوندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسے شخص کا اقتصادی، معاشرتی
بایکاٹ کرنا ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔

یہ پیشوا نہیں۔ یہ گمراہ ہے، یہ پیر نہیں۔ یہ شریر ہے، یہ بزرگ نہیں۔ یہ گرگ ہے،
یہ ولی نہیں۔ یہ شقی ہے، یہ فیضان نہیں۔ یہ شیطان ہے۔ مسلمانوں کو ایسے شخص سے

چٹا لازی ہے۔ یہ زہر قاتل ہے، اور یہ ریح عاصف ہے جو مسلمانوں کو قعر بطالت میں
ڈال دے گی :

دور شو از اختلاط یار بد

یار بد بدتر یو از مار بد

ایسا بد بخت شخص قوم مسلم کا رہنما نہیں ہے۔ یہ راہ حق کی طرف نہیں لے
جا رہا بلکہ یہ راہ باطل کی طرف قوم کو لے جا رہا ہے :

اذا كان الغراب دليل قوم

سيهدهم طريق الهالكين

ترجمہ :..... جب کو قوم کا رہنما ہو تو عنقریب ان کو ہلاک
کرنے والے راستوں کی طرف راہ دکھائے گا۔

نبی تو معصوم ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ، گناہ کبیرہ سے منزہ و مبرا ہوتا ہے۔
شرک و کفر، ظلم و کذب، چوری اور خیانت، عمل باطل، فعل حرام غرضیکہ منہیات
شرعیہ اور ممنوعات ملیہ سے بفضلہ تعالیٰ پاک ہوتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں آیت :
”ما كنت تدري ما الكتب“ الآیۃ کے ذیل میں مصنف فرماتے ہیں :

اجتمعوا على ان الرسل عليهم السلام كانوا

مؤمنين قبل الوحي، معصومين من الكبائر ومن الصغائر

الموجبة لنفرة الناس عنهم قبل البعثة و بعدها فضلاً عن

الكفر۔

ترجمہ :..... ”اس پر سب حقد مین و متاخرین، اولین

و آخرین، سابقین و لاحقین، تمام محدثین و مفسرین، فقہاء کرام اولیاء عظام علمائے ملت و فضلاء ملت، و مشائخ عظام کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام و رسل عظام وحی سے پہلے مؤمن تھے، گناہ کبیرہ نیز گناہ صغیرہ سے جو لوگوں میں نفرت کا باعث بنیں نبوت سے پہلے معصوم تھے اور بعد بھی معصوم ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ کفر۔“ (معاذ اللہ)

لہذا نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل، مجرم ٹھہرانا اس گور شاہی کی جہنم کی تیاری ہے۔ ایسا شخص مورد غضب جبار ہے۔ لعنتہ اللہ و رسولہ میں گرفتار ہے۔ جہنمی ہے، دوزخی ہے، مردود الشہادت ہے، ناقابل خلافت و ناقابل امامت ہے۔ و ناقابل قیادت ہے۔

پھر ان کے قاتل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں، کیونکہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ باطن پر تھا۔ وہ باطن کے اعتبار سے فیصلہ فرماتے، موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ ظاہر پر تھا۔ جیسا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی شریعت کے احکام کا نفاذ اور فیصلے ظاہر پر ہیں :

”نحن نحکم بظواہرکم ولا نحکم ببواطنکم“

ترجمہ :..... ہم تو تمہارے ظاہر پر فیصلے کرتے ہیں ہم تمہارے باطن کے اعتبار سے فیصلے نہیں کرتے۔

تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو اس لئے ہلاک کیا کہ اس نے

بالغ ہو کر اپنے ماں باپ کو قتل کرنا تھا۔ تو بعد میں اسے قتل کیا جانا تھا۔ آپ نے اس کو ہلاک کر دیا، باطنی علم کی بناء پر، تو باطن پر حکم جاری کرنا یہ من جانب اللہ تھا۔ قرآن حکیم نے تائید فرمادی اور حضرت خضر علیہ السلام کے قول کو ذکر کیا کہ : ”مَا فَعَلْتُہُ عَنْ أَمْرِی ذَٰلِکَ تَأْوِیْلُ مَا لَمْ نَسْطِیعْ عَلَیْہِ صَبْرًا۔“

جب اس جاہل، اجمل، جہال کو فیض ظاہری اور فیض باطنی کا ہی پتہ نہیں اس علم سے خالی اور کور ہے تو کوئی اس سے استفادہ و استفادہ کیسے کر سکتا ہے؟ اور یہ خبیث، اخبث، خباث کسی کو افادہ اور افادہ کیسے کر سکتا ہے۔ جائین سے انقطاع ہے۔ اور جائین سے افتراق ہی افتراق ہے۔ ایسی پیری مریدی اور ایسی عقیدت اور بیعت میں کچھ بھی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ”و ذلک ہوا الخسران العبین۔“

اے ہمالیہس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نہاید داد دست

حضرت سیدنا جنید بغدادی سید الطائفہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چند صوفیوں نے کہا کہ ہمیں اب نماز، روزہ کی ضرورت نہیں۔ ہم پہنچ گئے!، ہم پہنچ گئے!۔ ”فقد اوصلنا، فقد اوصلنا“ مریدین و معتقدین حضرات نے سید الطائفہ رضی اللہ عنہ سے ان کے یہ کلمات عرض کئے تو آپ نے فرمایا سچ کہا انہوں نے۔ ”فقد اوصلوا!، فقد اوصلوا!“ عقیدہ تمندوں نے عرض کی حضرت آپ بھی ان کی تصدیق و تائید فرما رہے ہیں؟ فرمایا: ”فقد اوصلوا الیٰ جہنم!، فقد اوصلوا الیٰ جہنم!“ وہ جہنم کی طرف پہنچ گئے۔ پس وہ جہنم کی طرف پہنچ گئے۔

معیار ولایت :

قرآن حکیم نے معیار حق اور معیار ولایت میں یہ بیان فرمایا :

”قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔“

ترجمہ: ”اپ فرمائیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے
ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالے گا اور تمہاری
عُشش فرمادے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا
ہے۔“

بغیر اتباع رسول اللہ۔ بغیر اطاعت نبی اللہ۔ بغیر اتباع شریعت محمد یہ کبھی بھی
کوئی منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے کہ:

خلاف پیغمبر کے راہ گزید
ہر گز بہ منزل نخواہد رسید

علماء کرام، صوفیاء عظام، صلحاء، نجباء، شرفاء، کملا، بدلاء، اقطاب و اغواث کا
بیان کردہ اصول شرع ملاحظہ فرمائیں:

”الشریعة كالسفينة، والطريقة كالبحر،

والحقیقة كالصدق، والمعرفة كالدر، من اراد الدر

ركب على سفينة۔“

یعنی شریعت الطہرۃ الغراء! کشتی کی مانند ہے۔ طریقت مستقیمہ وسیعہ!

سمندر کی مانند ہے۔ حقیقت اصلیہ! سیپیوں کی مانند ہے۔ معرفت مطلوبہ! موتی کی
مانند ہے۔ جو موتی کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے وہ کشتی میں سوار ہو جائے۔

کوئی فرد! ہوا میں اڑے، آگ پر چلے۔ جب تک اس میں اتباع شریعت

نہیں، ولایت نہیں۔ کرامت نہیں۔ یہ اہانت ہوگی یا استدراج ہوگا۔ جملاء، حقما، خبیثا!
کرامت اور اہانت میں فرق نہیں کرتے۔ شیطان! مشرق میں ہو، آں واحد میں مغرب
میں پہنچ جائے یہ استدراج ہے۔ اور اگر کسی متبع سنت بزرگ اور ولی کامل سے اس کا
صدور ہو تو یہ کرامت ہے۔ خرق عادت یہ ہیں: ارباص، معجزہ، کرامت، معونت،
اہانت اور استدراج۔

ارباص: نبی پاک صاحب لولاک ﷺ سے اظہار نبوت و رسالت سے
پہلے جو امور خارق عادت، خلاف عادت صادر ہوئے ان کو ”ارباص“ کہتے ہیں۔

معجزہ: سرکار دو عالم ﷺ سے اعلان نبوت و رسالت کے بعد جو امور
خارق عادت اور خلاف عادت صادر ہوئے وہ ”معجزہ“ ہیں۔ جیسا کہ ”شق القمر“، ”رد
شمس“ اور معراج وغیرہ۔

کرامت: سرکار دو عالم ﷺ کے امتی ”مرد کامل“، ”مقرب بارگاہ
الہی“، ”غوث“، ”قطب“، ”بدال“، ”ولی اللہ“، ”صحابی رسول“، ”تابعی“، ”تابع
تابعی“، ”ائمہ مجتہدین“، ”اولیاء کاملین“ سے جو امور خرق عادت، خلاف عادت
صادر ہوں ان کو کرامات کہتے ہیں، اور کرامات اولیاء حق ہیں۔ (شرح عقائد)

معونت: عام مومنین سے جو خرق عادت و خلاف عادت امر صادر ہو
وہ معونت ہے۔

اہانت: بے باک، فجاریہ کفار سے ان کے خلاف خرق عادت امر ظاہر ہو
وہ اہانت ہے۔

استدراج: بے باک، فجاریہ کفار سے ان کے موافق خرق عادت امر

ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا کرشن جی! اپنی دس گویوں کے پاس ایک وقت میں تھا۔ یہ استدراج ہے۔

مسلمانوں کو اصول شرع مذکورہ کے اعتبار سے سمجھ لینا چاہئے کہ ریاض نوکر شاہی کے تمام افعال و اقوال، اعمال و احوال و کردار مذکورہ گندے اور غلیظ اور فحش اور نجاسات ہیں۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تمہیں گندگی کی چھینٹیں پڑیں گی۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم فحش اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مسلمانو! اس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم نشہ و سکر میں محو ہو جاؤ گے۔

”اتبعو السواد الاعظم من شد شد فی النار۔“ سو ادا عظم بڑی جماعت کی اتباع کرو جو جماعت سے الگ ہو اور نار جہنم میں الگ ہو۔ علیکم بالجماعة جماعت کو لازم پکڑو۔ ایسے عقل کے اندھوں، دل کے گندوں، جاہلوں..... خباثت کے پتلوں کے پیچھے مت جاؤ۔

مسلمانو! اب اس کو کیا کہو گے۔ جو شراب کے نشہ میں مخمور رہتا ہے، حالانکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے: کل مسکر حرام (ہر نشہ دینے والی شے) حرام ہے۔) لہذا شراب، بھنگ، چرس، ایفم، گانجا، تاڑی، سپرٹ، الکوحل یہ سب نشہ دینے والی ہیں حرام ہیں۔

نشہ دینے والی شے جبکہ وہ سیال بہنے والی ہو پانی کی صورت میں ہو تو وہ نجس بھی ہیں۔ لہذا شراب اور بھنگ، چرس، گانجا جبکہ گھوٹی گئی ہوں۔ اور تاڑی (دودھ) جب اس میں سکر آجائے اور سپرٹ اور الکوحل یہ سب نجس اور پلید ہیں اور حرام بھی ہیں۔ (کتب فقہ عالمگیری وغیرہ)

مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا حرام ہے اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا حرام ہے۔ حدیث میں ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ سرکار فرماتے ہیں:

”لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات بالرجال۔“

ترجمہ:..... اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو

عورتوں کے مشابہ بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو

مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

اب رہا مسئلہ مجذوبیت کا، حقیقی مجذوب احکام شریعت کا انکار نہیں کرتا۔ مجذوب اگر عورتوں کے کپڑے پہن لیتا ہے۔ تو شرعاً اس پر گرفت نہیں کیونکہ وہ مکلف نہیں رہا کیونکہ وہ سلوک طے کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اس کے قلب پر واقع ہوئی اور وہ برداشت نہ کر سکا اور اس پر جذب طاری ہو گیا۔ اور عقل گم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے وہ مکلف نہ رہا۔

رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ ولیہ تھیں۔ پاکباز تھیں۔ ان کو طوائفہ کہنا یہ ریاض نوکر شاہی کی خباثت اور ضلالت ہے۔

ریاض نای اور اس کے معتقدین کو مساجد میں حلقہ ذکر کرنے کی اجازت دینا اور جگہ دینا فتنہ و فساد کو جگہ دینا ہے۔ اور مساجد میں تخریب کاری کا سامان پیدا کرنا ہے۔ سنی مسلمانوں کو لازمی ہے کہ ان کو ہر گز دل و دماغ، ذہن و فکر، منبر و محراب اور مسجد و مدرسہ میں جگہ نہ دیں۔ اور ان کی صحبت سے بچیں۔ للمصحة تانیر ولو كان ساء.....

نظام مصطفیٰ کا نفاذ ہوتا تو قاضی اسلام ایسے لوگوں کو شہر بدر کر دیتا۔

(فتاویٰ عالمگیری، مظہری وغیرہ)

هذا من عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ فقیر ابو العلا محمد عبداللہ قادری اشرفی رضوی، قصور

”تمام تفریفس اللہ وحدہ لا شریک کے لئے ہیں، صلاۃ و سلام اس ذات اقدس پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں، اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر، المابعد: ہمیں بعض پاکستانی جرائد کے ذریعہ یہ خبر پہنچی ہے کہ انجمن سرفروشان اسلام کابانی و سربراہ جو ریاض احمد گوہر شاہی نامی شخص ہے، نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ مہدی ہے، اور اپنے اس دعویٰ پر اس نے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ حجر اسود پر اس کی شبیہ نظر آئی ہے، اور بقول اس کے امام حرم حاد بن عبد اللہ نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے، میں حقیقت کی وضاحت اور اظہار حق کے لئے یہ بات مسلمانوں کے نام لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی شخص کی تصویر حجر اسود میں ظاہر نہیں ہوئی، اور نہ حرمین شریفین کے اماموں میں سے کسی نے اس بات کی تصدیق کی ہے، بلکہ حرمین شریفین میں حاد بن عبد اللہ نام کا کوئی امام سرے سے موجود نہیں ہے، یہ شخص ریاض احمد گوہر شاہی امام مہدی نہیں ہے بلکہ یہ شخص سب سے بڑا جھوٹا، سب سے بڑا گمراہ، لوگوں کو گمراہ کرنے والا، سب سے بڑا دھوکہ باز اور دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔“

شنوون حرمین کے رئیس

امام کعبہ: شیخ محمد بن عبد اللہ سبیل کا فتویٰ:

گوہر شاہی ملعون کے دجل و افترا کا یہ عالم ہے کہ اس نے اپنی حجر اسود کی مزعومہ تصویر کے جھوٹ کو بیچ باور کرانے کے لئے ائمہ حرم میں سے ایک خود ساختہ امام بنایا، اس کا نام تجویز کیا اور پھر دعویٰ کیا کہ اس نے میری حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ ”امام حرم حاد بن عبد اللہ نے اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ امام مہدی کی تصویر ہے۔“ لیکن جب اس سلسلہ میں شنوون حرمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبد اللہ بن سبیل سے رابطہ کیا گیا، اور انہیں اس ملعون کی مذکورہ بالا ہفوات اور دعویٰ پر مشتمل اخبارات و رسائل اور پمفلٹ پیش کئے گئے اور ان کو بتلایا گیا کہ گوہر شاہی ملعون کا یہ دعویٰ ہے کہ امام حرم حاد بن عبد اللہ نے بھی اس کی حجر اسود کی تصویر کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اس کی صداقت کا نشان ہے۔ تو شیخ محمد بن عبد اللہ بن سبیل نے اس کو جھوٹ اور فراڈ قرار دیا، اس کی تردید فرمائی اور فتویٰ جاری کیا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا شخص و جال و کذاب ہے، اور فرمایا کہ حجر اسود پر ایسی کوئی تصویر ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی امام نے اس کی تصدیق کی ہے بلکہ اس نام کا کوئی امام ہی نہیں، شیخ سبیل کے فتویٰ کا ترجمہ اور اس کا عکس درج ذیل ہے:

وَمُلْكُهُ الْعَرَبِيَّةَ الشَّعَوِيَّةَ
الرَّائِسَةُ الْعَامَّةُ لَشُؤُونِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ
مَكْتَبُ الرَّئِيسِ

الرقسم :
التاريخ :
الشفوعات :

" رسالة إمام الحرم المكي الشريف إلى عموم المسلمين "

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه أجمعين
أما بعد

فقد بلغنا أخيراً الذي تناقلته بعض الجرائد الباكستانية بأن رئيس منظمة
سرفرم شان اسلام المدعو / رياض أحمد جوهر شاہی قد ادعى أنه المهدي ، واستدل
على دعواه بأن صورته ظهرت في الحجر الأسود ، وأن إمام الحرم المكي / حماد بن
عبد الله قد صدق على ذلك

والتي - نوضحاً للحقيقة وإظهاراً للحق وأداءً للواجب - أكتب هذه الأحرف بآنا
للتواقع للإخوة المسلمين . بأن لم يظهر قطعاً أية صورة لأي أحد في الحجر الأسود ،
ولم يصدق أحد من أئمة الخرمين الشريفين على ذلك ، بل إنه لا يوجد في الحرم
الشريفين أي إمام باسم (حماد بن عبد الله) .

وإن هذا المدعو (رياض أحمد جوهر شاہی) مدعي المهدوية المذكور ما هو إلا
كتاب صال مضل ودجال من الدجالة ، والله النهائي إلى سواء السبيل .

محمد بن عبد الله بن سبيل

رئيس

الرئيس العام لشؤون المسجد الحرام والمسجد النبوي
وإمام وخطيب المسجد الحرام

چوتھا باب

فتنہ گوہر شاہی کا تعاقب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس فتنہ کی سرکوبی
کے لئے عدالتی کارروائی، مقدمات اور فیصلوں کی روئداد :

ریاض احمد گوہر شاہی نے شروع شروع میں اگرچہ اپنے آپ کو بریلوی مسلک
کا باور کرایا۔ اور بریلوی مسلک کے علمائے سے اپنا ربط و ضبط ظاہر کیا۔ چنانچہ اسکی تحریک
کے ابتدائی دور میں متعدد بریلوی زعمائے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اس کی تائید و
تصدیق کی۔ مگر اس کی اصلیت ظاہر ہونے اور عقائد معلوم ہونے پر رفتہ رفتہ انہوں
نے نہ صرف اس کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیا بلکہ اس کے کفریہ عقائد سے کھلے عام
برأت کا اظہار کرتے ہوئے اس پر کفر و ارتداد کا فتویٰ جاری کیا۔

ہماری معلومات کے مطابق بعض جگہوں پر گوہر شاہی نے بریلوی علمائے
جانب سے اپنے خلاف لگائے جانے والے کفر و ارتداد کے فتویٰ کو عدالت میں چیلنج کیا،

اور اپنے مخالفین کو بچاؤ کھانے میں کامیاب ہو گیا۔

یوں وہ پہلے سے زیادہ بے باک بہادر اور جری ہو گیا اور اس نے اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کر دیں، اس کے کارندے بھی کھلے عام اس کے عقائد و نظریات کا پرچار، اور اس کے لڑچکر کی تقسیم کرنے لگے۔ غالباً ان کے آقاؤں نے انہیں یقین دلادیا تھا کہ اب فضا ہموار ہے، اور مخالفت کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اگر کچھ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے بھی تھے تو وہ ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ وہ بلا خوف و تردید کھلے عام جلسے، جلوس اور محافل قائم کرنے لگے۔ اور تحریف کلمہ پر مشتمل نہایت غلیظ قسم کا ایک اسٹیکر شائع کر کے اسے سیدھے سادے مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ سب سے پہلے تھانہ رنگ پور، ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں اس کا ایک مرید اسحق کھیڑا اس دل آزار اسٹیکر اور دوسرا ارتدادی لڑچکر تقسیم کرتے ہوئے پکڑا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ کارکن جناب حافظ محمد اقبال صاحب نے نہ صرف اس کی نشاندہی کی بلکہ تھانہ اور عدالت میں جا کر اس کے خلاف چارہ جوئی کی اور اہالیان علاقہ کو اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف متوجہ کیا، اور تمام مسلک کے مسلمانوں کو اس فتنہ کی سنگینی سے آگاہ کیا اور متفقہ طور پر مظاہرہ کیا گیا اور انتظامیہ نے مجبوراً اس موذی کو گرفتار کیا اور اس پر مقدمہ قائم کر کے دہشت گردی کی عدالت سے اسے سزا دلائی گئی۔ گوہر شاہی کے عقائد اور اس کی تحریک کے خلاف سب سے پہلی عدالتی چارہ جوئی اور اس میں کامیابی کی رپورٹ ماہنامہ ”لولاک ملتان“ کے حوالہ سے درج ذیل ہے :

فتنہ گوہر شاہی کے خلاف انسداد دہشت گردی

عدالت ڈیرہ غازی خان کا فیصلہ :

ریاض احمد گوہر شاہی راولپنڈی کے علاقہ کارہنہ والا تھا۔ گزشتہ عشرہ سے یہ کوثری سندھ میں براجمان ہے۔ اس کے عقائد و نظریات خاصہ ایک بے دین کے ہیں۔ اس کا رہن سہن، طرز معاشرت، طور و طریق یہ بتلاتا ہے کہ یہ کسی ایجنسی کا شاخسانہ ہے۔ مال و دولت کی ریل پیل نے اسے ایمان، عقیدہ، اخلاق و عمل سے تہی دست کر دیا ہے۔ اس نے اب فتنہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے گروہ کے اثرات پورے ملک میں سرایت کر رہے ہیں۔ تمام مسالک کے علمائے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ (دیوبندی، بریلوی اکابر اور امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیل کے فتاویٰ جات اس کتاب کے باب سوم میں آچکے ہیں)

دسمبر ۱۹۹۸ء میں گوہر شاہی کے گروہ کے کچھ افراد نے تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں پر پرزے نکالے اور گوہر شاہی نظریات کی اشاعت کے لئے حرکت کی اور کلمہ کی تحریف پر مشتمل ایک اسٹیکر تقسیم کیا۔ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے دارالمبلغین سے تازہ فارغ ہونے والے ایک عزیز نوجوان حافظ محمد اقبال کو، جو وہاں کے رہنے والے تھے جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اس فتنہ کے سدباب کی کوشش کی۔ ۱۱ دسمبر کو رنگ پور میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے اس بے دینی کے خلاف مظاہرہ کیا جس کی اخباری خبر یہ ہے :

”مظفر گڑھ (نامہ نگار) نواحی قصبہ رنگ پور میں کلمہ طیبہ میں تحریف کرنے والے ملعون ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جمعہ کے روز زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں اہلسنت، دیوبندی، اہل حدیث، تحریک جعفریہ، انجمن تاجران رنگ پور، انجمن فدا لیاں مصطفیٰ رنگ پور، انجمن طلباء اسلام رنگ پور، جمعیت علماء پاکستان رنگ پور، اور اہل حدیث یو تھ فورس کی کال پر لوگوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرہ میں نہ صرف ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی گئی بلکہ اس کا پتلا بھی جلایا گیا۔ مقررین نے عوام کو تحریف کلمہ کے مجرم ریاض احمد گوہر شاہی کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے فوری اور سخت اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکار کافر، مرتد اور واجب القتل ہیں۔ مسلمان نہ تو انہیں مساجد میں داخل ہونے دیں۔ بلکہ ان کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔ اور انہیں مرنے کے بعد اپنے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسحق کھیڑا کے علاوہ اس کے دس ساتھیوں کو جن کی درخواست میں نشان دہی کی جا چکی ہے فی الفور گرفتار کیا جائے۔ اس تنظیم پر سرکاری طور پر پورے ملک میں پابندی لگائی جائے۔ ریاض گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف تحریف کلمہ کا

مقدمہ درج کر کے انہیں سرعام پھانسی دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی جرأت نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ رنگ پور میں اس کے پیروکاروں کو گرفتار نہ کیا گیا تو یہ ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے جاری رہیں گے۔ اس موقع پر علاقہ مجسٹریٹ جی ایم ریاض خان اور ان کے معاون چوہدری شفقت بشیر نے مظاہرین کو یقین دلایا کہ ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی نے اسحق کھیڑا کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے پولیس کو احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ مجرموں سے کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ ان کی اس یقین دہانی پر مظاہرین پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔“

(۱۲ دسمبر ۱۹۹۸ء نوائے وقت ملتان)

حافظ محمد اقبال صاحب کی درخواست لیگل ایڈوائزر کو بھجوا دی گئی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں 295/A کیس کے اندراج کی سفارش کی۔ کیس درج ہوا۔ ملزم گرفتار ہوا۔ اس کی نشاندہی پر لٹریچر، اسٹیکر، آڈیو، ویڈیو کیسٹیں برآمد ہوئیں۔ رنگ پور کے مسلمانوں نے بھرپور دینی غیرت کا مظاہرہ کر کے کیس کے لئے شب و روز محنت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزیہ نے ان کی قانونی معاونت کی۔ ڈیرہ غازی خان کی دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس پیش ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب نے اپنے رفقاء

سمیت اس کیس کے لئے شب و روز ایک کروئیے۔ ڈیرہ غازی خان کے معروف قانون دان وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب کی اس کیس کے لئے خدمات حاصل کی گئیں۔ انہوں نے کوشش کی اور عدالت سے اجازت لے کر وہ ملزم کو ملے۔ اس پر اسلامی تعلیمات پیش کیں۔ اس کی رہنمائی کی، اسے تبلیغ کر کے گوہر شاہی نظریات کا ابطال اس پر واضح کیا۔ لیکن ملزم اتنا جنونی تھا کہ وہ بدستور ان کفریہ نظریات پر ڈٹا رہا۔ مجبوراً کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ ڈیرہ غازی خان انسداد و ہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج جناب بی اے فخری نے قابل فخر فیصلہ دیا۔ فتنہ گوہر شاہی کے خلاف باقاعدہ یہ پہلا تاریخی فیصلہ ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ مکمل فیصلہ کا متن (ترجمہ) قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

بعد الت جناب بی اے فخری جج خصوصی عدالت
انسداد و ہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان
ڈیرہ غازی خان ڈویژن / ڈیرہ غازی خان / انسداد و ہشت گردی / ATSC
مقدمہ نمبر 6/98 / ایف آئی آر نمبر 128/98 / جرم A-295
تقریرات پاکستان / تھانہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ

نام ملزم محمد اسحاق ولد کرم خان ذات کھیڑا سکنہ بہرام پور تھانہ رنگ پور ضلع
مظفر گڑھ۔

مخائب سرکار مسٹر محمود اسحاق شیخ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایڈوکیٹ۔
مخائب مدعی ایف آئی آر مسٹر ملک محمد حسین ایڈوکیٹ۔
مخائب ملزم مسٹر ناصر حسین چوہدری ایڈوکیٹ۔

تاریخ وائزگی 27/1/1999

تاریخ فیصلہ 17/3/1999

فیصلہ کا متن :

مطابق موقف استغاثہ مورخہ 2/12/1998 اہالیان رنگ پور نے بذریعہ
حافظ محمد اقبال مدعی نے ایک درخواست ایس ایچ او تھانہ رنگ پور کو پیش کی۔ وہ

درخواست برائے قانونی رائے ڈی ایس پی لیگل کو بھجوائی گئی۔ جس نے یہ رائے دی کہ جرم دفعہ 295 الف کے زمرہ میں آتا ہے۔ تب یہ مقدمہ ایف آئی آر Ex.PB/1 کی صورت میں درج کیا گیا۔

ملزم جس کا نام محمد اسحاق ہے کو اس مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔ جس کے خلاف الزام یہ ہے کہ یہ شخص ایسا تحریری مواد تقسیم کر رہا تھا جو خوفناک حد تک غلط، توہین آمیز، برخلاف مسلمانان تھا۔ اور اسلام کی نص کے بھی خلاف تھا اور اس قسم کا مواد ملزم سے برآمد (پکڑا گیا) ہوا۔ اور اسی طرح کا مواد اس کے قائم کردہ دفتر واقع رنگ پور سے برآمد ہوا۔ وہ جگہ جہاں سے ملزم مواد تقسیم کر رہا تھا گورنمنٹ ہائی اسکول رنگ پور اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ٹیوب ویل محمد شفیع ہیں۔ اس (ملزم) نے اس قسم کا لٹریچر، کتابچے، اسٹیکر، وڈیو کیسٹ اور ریاض احمد گورنمنٹ ہائی اسکول، مختلف قسم کے بورڈ اور بیورز برآمد کرائے۔

ملزم کو اس مقدمہ میں زیر دفعہ 295/A تعزیرات پاکستان چالان کیا گیا جو مورخہ 27/1/1999 کو اس عدالت میں پیش کیا گیا۔ ملزم کو زیر دفعہ (295 ج) فوجداری نقول تقسیم کی گئیں۔ مورخہ 3/2/1999 کو ملزم پر فرد جرم عائد کی گئی جو زیر دفعہ 295 الف تعزیرات پاکستان اور دفعہ ”8“ قانون انسداد دہشت گردی عائد ہوئی۔ جس کا ملزم نے انکار کیا۔ تب مقدمہ کی سماعت ملتوی کر دی گئی۔ شہادت استغاثہ کے لئے استغاثہ نے چھ گواہان پیش کئے۔ تائید استغاثہ میں پھر شہادت ختم کی گئی۔

مورخہ 15/3/1999 روزنامہ جرأت کراچی مورخہ 24/2/99 اور روزنامہ نوائے وقت مورخہ 11/3/99 بھی وکیل استغاثہ کی جانب سے پیش کی گئیں۔

گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال ہے جو رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کا امام مسجد

ہے۔ اس نے بیان کیا کہ مورخہ 2/12/98 کو قریب دو اڑھائی بجے بعد دوپہر وہ محمد شفیع کے ٹیوب ویل پر موجود تھا۔ اس نے دیکھا کہ محمد اسحاق ملزم پوسٹر EX.PA تقسیم کر رہا تھا۔ یہ پوسٹر جو ایک اسٹیکر تھا اس پر کلمہ طیبہ اس طرح چھپا ہوا تھا:

”لا الہ الا اللہ ریاض احمد گورنمنٹ ہائی“

اور اگر لفظ گورنمنٹ ہائی اس میں سے حذف کر دیا جائے تو لفظ اللہ مکمل نہیں رہتا جو کہ کفر ہے اور کلمہ طیبہ کی مخالفت بھی۔ گورنمنٹ ہائی کی تصویر چاند میں دکھائی گئی تھی۔ اس متذکرہ اسٹیکر میں جو مخصوص نشان P.1 ہے۔ ریاض احمد گورنمنٹ ہائی اس تصویر میں سورج میں دکھائی دے رہا ہے۔ نشان P.2 ہے وہ ریاض احمد گورنمنٹ ہائی ”حجر اسود“ میں دکھایا گیا ہے۔ مزید اس نے ظاہر کیا اپنے آپ کو فضا (خلا) میں متذکرہ اسٹیکر میں ریاض احمد گورنمنٹ ہائی کا کلمہ:

”لا الہ الا اللہ ریاض احمد گورنمنٹ ہائی“

چاند میں نشان مخصوص P.5 اسٹیکر پر دکھایا گیا۔ ایک شعر جو اس اسٹیکر کے اوپر سامنے تحریر ہے صاف ظاہر کر رہا ہے گورنمنٹ ہائی اب ظاہر ہوا ہے تمام پوشیدہ مقام میں سے۔ یہ شعر مخصوص نشان P.6 EX ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ اس (گواہ) نے احتجاج کیا اور ملزم محمد اسحاق کو متذکرہ بالا اسٹیکر تقسیم کرنے سے روکا لیکن ملزم نے اصرار کیا کہ ریاض احمد گورنمنٹ ہائی اس کا (ملزم) کا نبی ہے اور وہ (ملزم) اس کے لئے اپنی جان تک دینے کے لئے تیار ہے۔ اور کوئی شخص اس (ملزم) کو اس اسٹیکر پر چھپا ہوا پیغام تقسیم کرنے سے نہیں روک سکتا۔ دوسرے لوگ بشمول ڈاکٹر غلام مشتاق نے بھی ملزم کو لٹریچر، اسٹیکر تقسیم اور چسپاں کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر ایک درخواست EXPB تحریر کی گئی جو لوگوں کے مطالبے پر (اہالیان رنگ پور) ایس ایچ او تھانہ رنگ

پور کو پیش کی گئی۔ پھر 6/12/98 کو ایس ایچ او نے مدعی کو بشمول خواجہ مشتاق، چوہدری الطاف، ملک فرید، حاجی محمد یار اور عاشق وغیرہ کو بلایا اور ملزم نے آگے آگے چل کر جو کہ ملزم ہتھکڑی میں تھا۔ اس (ملزم) نے اپنے دفتر واقع رنگ پور کا دروازہ کھولا، لائیٹ جلائی اور مندرجہ ذیل کتابیں اور لٹریچر برآمد کر لیا۔

کتاب	نشان صفحہ	تعداد
روشناس	7	5
مینارہ نور	8	15
روحانی سفر	9	9
تریاق قلب	18	10
یادگار لحات	11	2
نور ہدایت	12	1
تصویر حضرت عیسیٰ	16	

اسٹیکر پی 14 تعداد 8، ویڈیو کیسٹ پی 15 تعداد 8، 50 ہینڈ بل پی 17 تعداد 50، 40 فوٹو ریاض احمد گوہر شاہی پی 18 تعداد 40، تین میگز اور آٹھ مختلف تصاویر برآمد ہوئیں۔

تمام مندرجہ بالا چیزیں پولیس نے بذریعہ فرد مقبوضہ کی EX-P-C اس کی (مدعی) اور دیگر گواہان کی موجودگی میں قبضہ میں لیں اور انہوں نے فرد پر دستخط کئے۔ اگلا گواہ ملازم حسین جو بطور گواہ نمبر 2 کی حیثیت سے پیش ہوا۔ اس نے (گواہ نمبر 2) نے بیان کیا کہ وقوعہ کے روز ملزم محمد شفیع کے ٹیوب ویل کے نزدیک اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جو سخت قابل اعتراض تھے۔ کلمہ ان پر اس طرح چھپا ہوا تھا ”لا الہ الا اللہ

ریاض احمد گوہر شاہی“ وہ (گواہ) ان کو پڑھ کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس لٹریچر سے تنبیہ مسلمان ہونے کے اس (گواہ) کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ استغاثہ نمبر 3 نرسن مشتاق ہے۔ اس گواہ نے بھی استغاثہ کے موقف کی مکمل تائید کی۔ گواہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ملزم محمد اسحاق اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جس پر ”لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی“ چھپا ہوا تھا اور الفاظ محمد رسول اللہ تحریر نہیں تھے۔ گواہ استغاثہ نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد نے کہا کہ وہ چوک رنگ پور کے نزدیک محمد اسحاق کے دفتر کے نزدیک موجود تھا کہ پولیس ملزم کو لے آئی وہ اس وقت ہتھکڑی میں تھا اس (ملزم) نے دروازہ کھولا، لائیٹ جلائی، لکڑی کی الماری (جنوبی طرف کمرہ میں تھی) کھولی اس میں کتب روحانی سفر P.9 روشناس P.7 تحفۃ المجالس، تریاق قلب P.18 اور اسی طرح دوسری کتابیں، پولیس کو پیش کیں۔ اس نے (ملزم) نے اسٹیکر جس پر ”لا الہ الا اللہ ریاض احمد گوہر شاہی“ چھپا ہوا تھا 8/9 ویڈیو کیسٹ بھی تھیں۔ فوٹو گراف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گوہر شاہی اور پمفلٹ بھی پولیس کو پیش کئے۔ ایس ایچ او نے تمام چیزوں کی فہرست بنائی اور فرد مقبوضہ کی دستخط میں لے گئے۔ عبدالرحیم حوالدار محرر نمبر 280 گواہ استغاثہ نمبر 280 کی حیثیت سے پیش ہوا اور اس نے FIR جو ڈی ایس پی قانونی کو پہنچی گئی درج کی۔ فتح محمد خان سب انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر 6 پیش ہوا۔ جس نے مقدمہ کی تفتیش کی جب مورخہ 2/12/1998 کو بطور ایس ایچ او رنگ پور تعینات تھا۔ متذکرہ تاریخ کو حافظ محمد اقبال گواہ استغاثہ نمبر 1 نے درخواست (شکایت) EX. PB اور اسٹیکر EX. PA اس ایس ایچ او (مجھے) پیش کی۔ اس کے بعد ایس ایچ او نے روزنامہ واقعاتی میں رپٹ درج کی۔ ڈی ایس پی قانونی کی رائے حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کی۔ مورخہ 4/12/1998 کو ڈی ایس پی

قانونی کی رائے موصول ہوئی۔ جو ایف آئی آر کی بنیاد ہے۔ EX.PB درج ہوئی۔ اللہ دے سب انسپکٹر ایڈیشنل ایس ایچ او تھانہ رنگ پور نے تین کیس گواہان کے بیانات تحریر کئے۔ جن کے نام حافظ محمد اقبال گواہ نمبر 1 ملازم حسین اور محسن مشتاق۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے (گواہ) متذکرہ بالا سب انسپکٹر کی تحریر کو بھی شناخت کرنا ہے۔ جو اس نے تحریر کی اور دستخط کئے۔

گواہ نے مزید کہا کہ مؤرخہ 6/12/98 کو اس نے تفتیش کا آغاز کیا، جائے وقوعہ پر جا کر ملاحظہ موقع کیا، نقشہ موقع EX.PD تیار کیا۔ اس نے نقشہ جائے برآمدگی بھی تیار کیا۔ گواہان کے بیانات قلمبند کئے۔ بعد ازاں تکمیل تفتیش ملازمان کو حوالات جوڈیشل بھیجا گیا۔

فاضل دکیل صفائی نے تمام گواہان استغاثہ پر طویل جرح کی اور موقف اختیار کیا کہ ملازم سے کوئی قابل اعتراض مواد برآمد نہیں ہوا اور لڑیچر جس کی برآمدگی ملازم سے دکھائی گئی ہے جعلی ہے اور ملازم کو محض گواہان سے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا گیا ہے۔ ملازم اہلسنت و الجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی خیالات کے ہیں۔ ملازم کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند ہوا۔ جس میں اس نے تمام الزامات سے انکار کرتے ہوئے غلط مقدمہ میں ملوث کیا جانایاں کیا، اور اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر کیا۔ ملازم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کئے۔ جن میں سے گواہ نمبر 1 محمد عظیم نے بیان کیا کہ مؤرخہ 4/12/98 کو ملازم محمد اسحاق اپنے کھیت کو پانی لگاتا رہا۔ اس کا بھائی احسان احمد (گواہ) اس کے پاس آیا اور کہا کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔ وہ (ملازم) پولیس کے پاس گیا تو پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ گواہ نے کہا کہ وہ اس (ملازم) کے پیچھے تھانہ پر گیا اور ایس ایچ او فتح محمد نائی سے التجا کی کہ ملازم

بے گناہ ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ ایس ایچ او نے اسے ہدایت کی کہ مدعی مقدمہ کو قائل کر لے۔ اس نے (گواہ) نے ایس ایچ او سے کہا کہ معاملہ کو قرآن پر طے کریں۔ ایس ایچ او نے اس (گواہ) سے کہا کہ بیس ہزار روپے رشوت دے تب وہ ملازم کو رہا کریگا۔ اس نے مزید کہا کہ ملازم اس کا چچا زاد بھائی ہے۔ اور وہ بے گناہ ہے۔ گواہ نے مزید بیان کیا کہ ملازم ریاض احمد گوہر شاہی کا پیر و کار ہے۔ گواہ صفائی نمبر 2 محمد امین نے بیان کیا کہ تین چار ماہ قبل تقریباً پانچ بجے شام وہ ہوٹل پر موجود تھا۔ اس کا ہوٹل (چائے کا) شفیع والا ٹیوب ویل کے ساتھ ہے۔ جو رنگ پور سے تین چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اس نے کوئی وقوعہ نہیں دیکھا۔ جیسا کہ وہاں جعلی نہیں ہے گواہ نے دوپہر ہی کو اپنا چائے خانہ بند کر دیا تھا۔ ملازم خود بر حلف زیر دفعہ (2) 340 ضابطہ فوجداری گواہ کے کٹہرے میں پیش ہوا۔ وکیل صفائی نے ملازم کی جانب سے بحث کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی آفیسر کی جانب سے تیار شدہ نقشہ غلط ہے۔ کیونکہ اس نقشہ میں ٹیوب ویل شفیع والا ظاہر نہیں کیا گیا۔ ملازم کو مدعی اور گواہان نے محض فرقہ وارانہ اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا ہے۔ کیونکہ ملازم اہل سنت و الجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملازم نے کوئی اسٹیکر تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی اس نے گوہر شاہی کے نظریات کا پرچار کیا۔ کوئی آزاد گواہ استغاثہ نے پیش نہیں کیا۔ تفتیشی آفیسر نے دفعہ 103 ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے برآمدگی کا کوئی گواہ نہیں رکھا۔ جہاں سے لڑیچر اور دوسری چیزیں ملازم کے قبضہ سے اس کے دفتر سے قبضہ میں لیں۔ انہوں نے (وکیل صفائی) نے کہا کہ استغاثہ اپنا کیس ثابت کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ اور ملازم بے گناہ ہے۔ آخر میں گواہ صفائی نے بحث کرتے

ہوئے کہا کہ گواہان صفائی نمبر 1، نمبر 2 نے ملزم کے موقف کی تائید کی ہے۔
فاضل وکیل نے صفائی میں کچھ دستاویزات بھی پیش کئے۔ ان میں سے ایک
جریدہ "امت" کراچی، ایک نقل فوٹوکاپی مراسلہ مورخہ 11/3/1997 انچارج شعبہ
نشر و اشاعت جاری شدہ انجمن سرفروشان اسلام ضلع مظفر گڑھ، رقم کی وصولی
مورخہ 26/8/98 اور 4/9/98 نشان DB\DB/1\DB/2\DB/3\DB/4 جو
پراسیکیوٹر کے اعتراض داخل کئے گئے اسی پر ہی شہادت صفائی کا اختتام ہوا۔

اس کے برعکس فاضل اسٹنٹ ڈسٹرکٹ انارنی جن کی معاونت ملک محمد
حسین ایڈووکیٹ کونسل مدعی نے کی۔ بحث کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیکر EXPA سے
صاف ظاہر ہے کہ نیت گوہر شاہی کی دعویٰ نبوت کی ہے۔ اس نے اپنا نام اس اسٹیکر پر
لا الہ الا اللہ سے آگے ریاض احمد گوہر شاہی چھپوایا۔ جس کے معنی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ
کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا نبی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ متذکرہ اسٹیکر صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے
کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے
کلمہ طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی جرأت نہیں کی جس کو پوری دنیا اسلام نے کافر
قرار دیا ہے۔ انہوں نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ
کو متذکرہ اسٹیکر میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مزید بحث کی کہ مذکورہ
ریاض احمد گوہر شاہی نے اس اسٹیکر کے ذریعہ اپنے آپ کو چاند، سورج اور اس قسم کی
چیزوں میں ظاہر کیا۔ مزید کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ چاند اور سورج میں کس
طرح پہنچ گیا ہے اور پھر حجر اسود میں۔ جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ﷺ بھی
معراج النبی کے موقع پر راق پر تشریف لے گئے۔ اس طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے
اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ سے بھی برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (نعوذ باللہ)۔ انہوں

نے تمام کتب اور لٹریچر جو محمد اسلم ملزم کے دفتر سے برآمد ہوا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا،
جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے قابل اعتراض، توہین آمیز اور غلط مواد اور اسلام کی
صریح نص کے بھی خلاف ہے۔ شہادت جو صفائی میں پیش کی گئی وہ موقف دفاع کی
کوئی مدد نہیں کرتی۔ ایک گواہ صفائی ملزم کا چچا زاد اور بہوئی ہے۔ جبکہ گواہ صفائی
نمبر 2 کا جہاں تک تعلق ہے اس نے کوئی چیز ملزم کے دفاع میں پیش نہیں کی۔ عدالت
نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور ریکارڈ کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ بالخصوص
لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، سمعی کیسٹ، اسٹیکر وغیرہ جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئے اس
کے دفتر سے جو اس نے گوہر شاہی کے غیر اسلامی توہین آمیز اور غلط نظریات اور افکار
کو پھیلانے کے لئے کھولا ہوا ہے۔ وہ اہم ترین گواہان مقدمہ جو اس کیس کی گہرائی تک
گئے ہیں۔ گواہ استغاثہ نمبر 1 حافظ محمد اقبال، گواہ استغاثہ نمبر 2 ملازم حسین اور حسن
مشتاق، گواہ استغاثہ نمبر 3 جو کہ چشم دید گواہان ہیں۔ علاوہ ازیں گواہ استغاثہ
نمبر 4 خواجہ مشتاق احمد جو اس قابل اعتراض اور خلاف اسلام لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، اور
آڈیو کیسٹ اور اسٹیکرز وغیرہ کی برآمدگی کا گواہ ہے۔ تمام مندرجہ بالا گواہان نے استغاثہ
کے موقف کو ہر پہلو سے مطابق قانونی تقویت دی ہے۔ ان کی شہادت ایک دوسرے
کی بھی تائید کرتی ہے۔ اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہے کہ ملزم نے جرائم زیر
دفعہ 8 قانون دہشت گردی اور زیر دفعہ 295 الف کا ارتکاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں ملزم
کی جانب سے پیش کردہ صفائی ملزم کے موقف کی کوئی امداد نہیں کر سکتی۔ گواہ صفائی
نمبر 1 ملزم کا چچا زاد بھائی اور بہوئی ہے اور ایک ہی گھر میں ملزم کے ساتھ رہائش رکھتا
ہے۔ وہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ موقف اور ثبوت کی تردید میں کچھ نہیں کہہ
سکتا۔ جبکہ صفائی کا گواہ نمبر 2 نے ایک لفظ بھی ملزم کے حق میں نہیں کہا۔ ملزم نے زیر

دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی کا ارتکاب جرم کیا جو خلاف اسلام غلط اور توہین آمیز ہے۔ اور اس قسم کا مواد شہادت استغاثہ میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے کہ ملزم اس قسم کے عقائد کو پھیلانے کے لئے دفتر چلا رہا تھا۔ مزید برآں ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں کہا کہ وہ (ملزم) ریاض احمد گوہر شاہی کا پیروکار ہے۔ اسٹیکر EXPA غیر اسلامی، جذبات کو مجروح کرنے والا اور اسلام کی نظر میں قابل اعتراض ہے۔ پس محمد اسحق کو ارتکاب جرم دفعہ 8 قانون انسداد دہشت گردی میں سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہوگی۔ ملزم کو ارتکاب جرم زیر دفعہ 295 الف تعزیرات پاکستان دس سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتنی ہوگی۔ ملزم کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ میعاد اپیل 7 یوم ہے۔ مال مقدمہ بعد گزر نے میعاد اپیل ونگرانی ضبط سمجھی جائے گی۔ ہر دو سزائیں ایک ساتھ شروع ہوگی۔ دفعہ 382 ب ضابطہ فوجداری کی رعایت ملزم کو دی جاتی ہے۔ نقل فیصلہ ملزم کے حوالہ کیا گیا اور فیصلہ بغیر کسی اجرت کے کھلی عدالت میں سنایا گیا۔

فی اے فخری

جج خصوصی عدالت انسداد دہشت گردی

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

گوہر شاہی کے خلاف

دوسری عدالتی کارروائی کی روئیداد :

گوہر شاہی فتنہ کے خلاف سب سے پہلے قانونی گرفت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قدم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں ابھی تک حکومت اور انتظامیہ جرأت مندانہ اقدام سے گریز کر رہی ہے۔ تاہم رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کے مقدمہ کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف قانون سے مدد طلب کرتے ہوئے اب تک جو کارروائی کی ہے وہ پیش خدمت ہے :

ترجمہ ایف۔ آئی۔ آر گوہر شاہی

ایف۔ آئی۔ آر نمبر : ۱۰۸

تاریخ : ۲ مئی ۱۹۹۹ء

مدعی : علامہ احمد میاں حمادی

دفعات : ۱-۲۹۵-۲۹۵ سی ۱۸، ۲۹۵-۱۷

گزارش ہے کہ میں مذکورہ بالا پتہ پر رہتا ہوں۔ جامع مسجد ختم نبوت میں خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا صوبائی کنوینئر ہوں۔ مورخہ ۹۸-۱۲-۸ کو میں اپنی جامع مسجد کے دفتر میں موجود تھا، تقریباً ۱۰:۹ بجے کا وقت تھا۔ روزنامہ ”امت“ کراچی اور روزنامہ ”کاش“ حیدرآباد منگوائے جن میں ریاض احمد گوہر شاہی ساکن ”خدا کی بستی“ نزد کوٹری ضلع دادو کا انٹرویو پڑھا جس میں اس نے کہا ہے کہ :

۱ جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

۲ حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

۴ قرآن مجید کی سورتیں ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ کا ابتدائی جملہ ”آلہ“ کی بابت اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا ہے کہ ”الف“ سے اللہ۔ ”ل“ سے لا الہ الا اللہ اور ”ر“ سے ریاض احمد گوہر شاہی مراد ہے۔

۵ اس کے مریدوں نے اسے امام مہدی کہا ہے اور یہ کہ اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی نے ان باتوں کی تردید نہیں کی۔

۶ قیمتی گاڑیوں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور عیش والی زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جہادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری کرنے سے تشبیہ دے کر جائز قرار دیتا ہے۔

۷ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر، غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دے کر، اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کر کے، حضور پاک ﷺ کی توہین، قربانی کی بے حرمتی، مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتا ہے۔

میں نے ایسی درخواستیں ضلعی انتظامیہ کو بھی دی ہیں۔ استدعا ہے کہ قانونی کارروائی کی جائے۔ میں ان الزامات سے متعلق ”ویڈیو“ اور ”کیڈیو“ پیش کرونگا۔

نوٹ: فریادی کے اس بیان کو درست تسلیم کرتے ہوئے دستخط کر دیئے۔

خدا مت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ڈپٹی کمشنر۔ ساگھر۔

خدا مت جناب ایس۔ پی۔ ساگھر، ڈی۔ ایس۔ پی۔ ٹنڈو آدم، ایس۔ ایچ۔ او ٹنڈو آدم

خدا مت جناب اے۔ سی، ایس۔ ڈی۔ ایم۔ ٹنڈو آدم

عنوان: ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات

اے ۲۹۵۔ پی ۲۹۵ سی۔ ۲۹۵ ایف۔ آئی۔ آر کا اندراج:

گزارش ہے کہ نام نہاد انجمن سر فروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی ساکن ”خدا کی بستی“ نے مورخہ ۷ دسمبر ۹۸ء کو توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا ارتکاب کیا ہے۔ جسے روزنامہ ”امت“ اور روزنامہ ”مکاش“ نے مورخہ ۸ دسمبر ۹۸ء کو شائع کیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱ جو کچھ مجھے محمد ﷺ پڑھاتے ہیں وہی میں بتاتا ہوں۔

۲ حضور پاک ﷺ سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔

۳ کئی بار رسول اکرم ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہوئی ہے۔

۴ جس اسٹیکر پر لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ اس کا نام ریاض احمد گوہر شاہی تحریر ہے اس کے متعلق کہا کہ شائع کرانے میں کوئی بھی جرم نہیں۔

۵ قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۲ کے ابتدائی جملہ ”آلہ“ کا مطلب بتاتے ہوئے کہ ”الف“ سے اللہ، ”ل“ سے لا الہ الا اللہ، ”م“ سے محمد ﷺ ہے، بتا کر اپنے مریدین کی طرف سے سورۃ نمبر ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ ”آلہ“ کے بارے میں ”الف“ سے اللہ۔ ”ل“ سے لا الہ الا اللہ اور ”ر“ سے ریاض احمد ہے یہ بتا کر

رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کی۔

۶ اس کے مرید اسے امام مہدی کہتے ہیں۔ اور اس کی تصویر چاند اور بیت اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔

۷ قیمتی گاڑیوں میں غیر ملکی لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور پر تعیش زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جمادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سواری کرنے کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔

۸ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر، اپنی غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دیا ہے، اور اسلام کے بنیادی ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

اس طرح اس شخص ریاض احمد گوہر شاہی نے رسول اکرم ﷺ پر اپنی برتری جتاتے ہوئے کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھنے اور تقسیم کرنے پر اپنے غیر مسلم مریدوں کو کچھ نہ کہہ کر بکھرے راضی ہو کر توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ ”آلہ“ میں اس کے مریدوں نے اس کا ذکر کرتا کر رسول اللہ ﷺ پر اپنی برتری ظاہر کرنے اور قرآن مجید کا مطلب غلط بیان کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز اس کی ان تمام بجواسات سے تمام باشعور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کا ثبوت ۸ دسمبر ۹۸ء کی بعد نماز عصر اس کی بجواسات چھپنے کے بعد تمام نمازیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کر کے مہیا کر دیا ہے۔

گزارش ہے کہ اس ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات
۱۔ ۲۹۵۔ ۲۹۵۔ ۲۹۵ کے تحت ایف۔ آئی۔ آر درج کر کے کارروائی کا حکم
صادر فرمادیں۔ (دونوں اخبارات نشان زدہ اس کے ہمراہ ارسال خدمت ہیں)

علامہ احمد میاں حمادی

صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان۔

وامیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان۔

ومرکزی رکن شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان۔

وصوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ

وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم۔

نوٹ: اب ذیل میں گوہر شاہی نے اس ایف۔ آئی۔ آر کے جواب میں ڈپٹی
مشنر دادو کو جو درخواست بھیجی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

خدمت جناب ڈپٹی مشنر دادو

خدمت جناب ایس۔ پی دادو

معرفت: جناب انچارج پولیس چوکی P.P ”خدا کی بستی“ کوٹری (دادو)

عنوان: مخالفت میں تحریری درخواست کے اعتراضات کے جوابات۔

جناب عالی:

انچارج پولیس چوکی P.P ”خدا کی بستی“ کوٹری ضلع دادو کی معرفت
میری مخالفت میں آپ کو احمد میاں حمادی (صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان
وامیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان مرکزی دفتر ملتان۔ وصوبائی کنوینر مجلس عمل
تحفظ ختم نبوت سندھ و خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم) نے ایک تحریری
درخواست دی جن کے اعتراضات کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

اعتراض نمبر ۱ تا ۳ کے جواب میں کہ یہ عقیدے کا اختلاف ہے بعض
عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت

(نعوذ باللہ) ایک عام انسان کی حیثیت کی سی ہے جبکہ دوسرے عقیدے کے لوگ آپ ﷺ کو حیات النبی ﷺ تسلیم کرتے ہیں۔ (یہ اختلاف قدیمی اختلاف ہے۔ جس کی تائید اور تردید میں لاتعداد کتب عام مل سکتی ہیں) میرا تعلق اسی عقیدے کے لوگوں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو حیات النبی ﷺ ماننے کے ساتھ ساتھ سلاسل طریقت (قادری، چشتی، نقشبندی اور سروردی) اولیاء کاملین کی کاملیت کے معترف ہیں۔ ہمارے عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پاک ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے عمل تکسیر سکھایا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ حضرت خلی سلطانی باہو کی کتاب نور الہدیٰ میں درج ہے۔ ہمارے عقیدے کے اولیاء کاملین کی کتابوں کے مطابق غوث قطب ایدال و دیگر ۳۶۰ افراد بامر تہ ولی (رجال الغیب) دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ افراد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بالمشافہ ہی ملاقات کرتے ہیں۔

جس علم کا میں ذکر کر رہا ہوں، یہ علم مکمل طور پر کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہری کتابوں میں اور علم کے اشارے ملتے ہیں، یہ علم مکمل طور پر سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔ لہذا میں نے گزشتہ دنوں المرکز روحانی کوٹری شریف میں حیدر آباد کے صحافیوں کی کثیر تعداد سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ مجھے بھی یہ علم حضور پاک ﷺ کے سینہ مبارک سے حاصل ہوا۔ جیسا انہوں نے سکھایا اور بتایا ویسا ہی لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔ (سینہ بہ سینہ علم کا ثبوت ولیوں کی کتابوں میں موجود ہے جو ہم دکھا سکتے ہیں۔) جیسا کہ ہر عالم جانتا ہے کہ جب حضرت شاہ شمس نے مولانا ردی سے حدیث فقہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے اور جب شاہ شمس نے پانی کے حوض میں کتابیں ڈال کر خشک

کالیں تو حضرت مولانا ردی نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت شاہ شمس نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو طرح کے علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتادیا اور دوسرا بتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔

اعتراض نمبر ۴ تا ۵: ”آلہ“ اسٹیکر ہندوؤں نے R.A.G.S. انٹرنیشنل انگلینڈ کے تحت چھپوا کر تقسیم کیا تھا جس کا ہمیں قطعی طور پر پیشگی علم نہ تھا لیکن ان کے عقیدے کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد ہمارا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گزشتہ دنوں پریس بریفنگ میں بھی میں نے ایک سوال کے جواب میں واضح کر دیا تھا کہ یہ ان کے عقیدے (ہندوؤں) کے مطابق کوئی جرم نہ تھا لیکن غلط فہمی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے تھے اس لئے اس اسٹیکر کو فوری ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور ہدایات جاری کر دیں کہ آئندہ مرکزی کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اسٹیکر شائع نہیں کیا جائے۔

ہندوؤں کے مطابق ”آلہ“ سے مراد ”الف“ سے اللہ۔ ”ل“ سے لالہ الا اللہ اور ”ر“ سے ریاض احمد گوہر شاہی تھا جس کی ہم تائید نہیں کرتے یہ ان کا اپنا خیال تھا۔ جس کے لئے ہم اخبارات میں تردید کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اور حضور پاک ﷺ کی نبوت کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے، بے شک میں نے مسلمانوں کو ”آلہ“ (الف۔ ل۔ م) کا مطلب بتایا کہ ”الف“ سے مراد اللہ، ”ل“ سے لالہ الا اللہ، ”م“ سے محمد ﷺ ہے۔ اس پر ہندوؤں نے ”آلہ“ کا مطلب اپنے خیال سے لے لیا وہ لوگ بھی قرآن کا جائزہ لیتے رہتے ہیں کیونکہ بیرون ممالک میں مسلمان بھی ان کے ساتھ اس جماعت میں ہیں اور رسول اکرم ﷺ پر

برتری کا اظہار کے اعتراض کے جواب میں کہ رسول اکرم ﷺ پر کوئی بھی برتری حاصل نہ تو کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام ہیں۔

اعتراض نمبر ۶: اگر معتقد امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ ہم نے تو ابھی تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں اللہ کی طرف سے کوئی الامام ہوا۔ البتہ نشانی بتاتا ہوں کہ جس کی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی وہی امام مہدی ہوگا۔ رہا چاند اور حجر اسود پر شبیہ (تصویر) کا تو ہم اخبارات کے ذریعے کئی بار حکومت پاکستان سے اپیل کر چکے ہیں کہ اس تصاویر کی تحقیق کی جائے۔

اعتراض نمبر ۷ کے جواب میں تقریباً روزانہ شام کو سیر کے لئے نکلتا ہوں جس میں میری بیوی اور بچی بھی ساتھ میں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی پنجاب یا بیرون ممالک سے بھی انجمن کی کارکن جن کا تعلق شعبہ خواتین سے ہوتا ہے ہمارے یہاں آجاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں بھی اپنا شر دکھائیں تو ہم ان کو بھی اپنی گاڑی میں بٹھالیتے ہیں۔ ان میں میری فیملی کے علاوہ کوئی باپردہ ہوتی ہیں تو کوئی بے پردہ، خاص کر بیرون ممالک کی خواتین اکثر بے پردہ ہوتی ہیں۔ رہا سوال گاڑی کا، گاڑی گاڑی ہے سستی ہو یا مٹکی البتہ پریس بریفنگ کے دوران صحافیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کہا کہ واقعی آپ ﷺ کے دور میں لینڈ کرورز نہیں تھے اس زمانے میں گھوڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ وقت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۸ کے جواب میں عرض ہے کہ اسلام کے پانچوں بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری تعلیمات کا تعلق بھی اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر

سے ہے اس کو غیر اسلامی کارروائی کہنا کفر ہے۔ اس ذکر کی بابت قرآن مجید نے سختی سے عمل کی تاکید کی ہے (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی اللہ کا ذکر کرو۔ حتیٰ کہ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ اگر ان کی حقارت کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

جناب عالی: میں اس بات کو واضح کرتا چلوں کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند کی شبیہ کا ہے اس کے بارے میں کیوں شور نہیں اٹھاتے؟ حکومت اس کی کیوں تحقیق نہیں کرتی؟ چند فرقے جو تصویروں کو حرام سمجھتے ہیں وہ جانتے ہوئے بھی کہ حجر اسود پر شبیہ (تصویر) ہے لوگوں کے ذہن الجھانے کے لئے اور حجر اسود کی تصویر جیسے اہم مسئلہ کو دبائے کیلئے ایسے بے مقصد حربے استعمال کر رہے ہیں تاکہ اس اہم مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹتی رہے۔

جناب عالی: ہماری پوری تعلیم و ڈیوکیٹ نمبر ۲ اور کتب میں موجود ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مخالفین اس تعلیم میں بھی رد و بدل کر کے عوام الناس کو شک و شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ چاند اور حجر اسود کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے مصدقہ نشانیاں ہیں جن کے ثبوت ہم فراہم کر سکتے ہیں اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا منافقت ہی ہے۔ اگر اس کی تحقیق نہ کی گئی تو بہت بڑا فتنہ اٹھنے کا خطرہ ہے۔ جب فتنہ کے وقت حکومت تحقیق کر لے گی تو بہتر ہے کہ فتنہ سے پہلے ہی تحقیق ہو جائے تاکہ فتنہ ہی نہ اٹھے۔

اپنے خلاف اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ملکی و غیر ملکی اخبارات کی کاپیاں، چاند اور حجر اسود کے اور بچل فوٹوز، حجر اسود کی کمپیوٹر تصدیق سرٹیفکیٹ اور تعلیمات پر مبنی ویڈیو کیسٹ بھی ہمراہ ہے۔

نوٹ: علامہ احمد میاں حمادی نے تفتیش کے لئے جو درخواست دی وہ ملاحظہ

ہو:

خدمت جناب ڈی۔ ایس۔ پی صاحب۔ ٹنڈو آدم

و جناب ایس۔ ایچ۔ او صاحب پی۔ ایس۔ ٹنڈو آدم

و ایس۔ ڈی۔ ایم صاحب۔ ٹنڈو آدم

عنوان: دوبارہ تفتیش مقدمہ گوہر شاہی

گزارش یہ ہے کہ ملزم نام نہاد گوہر شاہی نے اپنے خلاف ایف۔ آئی۔ آر میں

عائد الزامات کا دفاع کرتے ہوئے الزام نمبر ۳ تا ۳ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

۱۔ ان الزامات کا تعلق عقیدہ کے اختلاف سے ہے۔ اس کے مطابق اسکا

عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور میرا عقیدہ ہے اس کے خلاف ہے۔ جبکہ یہ

سراسر غلط ہے۔

میرے اکابر اور میرا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حیات ہیں۔ اس لئے کہ

اللہ پاک نے قرآن مجید کے سورۃ نمبر ۳ اور آیت نمبر ۱۶۹ میں فرمایا ہے کہ:

”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ان کے بارے میں مردہ

ہونے کا گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو

رزق ملتا ہے۔“

اللہ کے بعد سب سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے

بعد باقی رسولوں اور نبیوں کا درجہ ہے، ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے، ان کے بعد

شہیدوں کا درجہ ہے۔ تو جب صدیقین سے بھی کم رتبے والے شہداء زندہ ہیں تو

صدیقین سے اوپر انبیاء اور ان سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ کیوں زندہ نہ ہوں

گے۔ یقیناً وہ زندہ ہیں یہ صرف بات کو الجھانے کے لئے اس نے الزام لگایا ہے اسی

طرح اس نے یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ بولا ہے کہ میں رسول پاک ﷺ کو ایک عام انسان

جیسا سمجھتا ہوں۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ تمام علماء اہل سنت یعنی علماء دیوبند کا بلکہ تمام

امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے بعد ساری مخلوق سے

افضل و اعلیٰ ہیں:

بعد از خدا بزرگ توئی مختصر

میرا بھی یہی عقیدہ ہے اسی طرح میں اور میرے اکابر تصوف کے تمام

سلسلوں کو بھی مانتے ہیں۔ میرے سگے دادا حضرت مولانا حماد اللہؒ بہت بڑے عالم اور

سلسلہ قادریہ کے پیر تھے۔ آج تک سلسلہ قادریہ کی گدی ہا لیجی شریف بنوں

عاقل میں قائم ہے۔ میرے چچا زاد بھائی مولانا عبدالصمد اب گدی نشین ہیں۔ میں خود

سلسلہ قادریہ میں اپنے دادا سے بیعت ہوں۔

۲۔..... اور اسی طرح حضور ﷺ اپنے حقیقی تابعداروں، سنت کے مطابق

زندگی بسر کرنے والوں یعنی اپنے سچے غلاموں کو اپنی زیارت بابرکت سے مشرف

فرماتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کے سچے غلام یہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم بارہا حضور ﷺ سے

بالمشافہ ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ان الفاظ میں گستاخی کی ہو ہے اور یہ الفاظ گستاخ رسول

گوہر شاہی کے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کسی بھی عیاش، مذہب کی آڑ میں بدکار اور

ہیگانہ عورتوں سے بدن دہانے والے منحوس شخص کو اپنی زیارت سے مشرف نہیں

فرماتے بلکہ ایسے بد قماش شخص پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے جو آپ ﷺ کے

حوالے سے شیطانی کھیل کھیل رہا ہو۔

۳۔..... تمام اہل اسلام کے نزدیک دینی علوم قرآن و سنت میں بند ہیں۔ اس

سے باہر جو بھی علم ہو گا وہ دینی علم نہیں ہو گا۔ حضرت مولانا رومی اور شاہ شمس تبریز یقیناً اللہ والے تھے۔ اس شخص کو ان سے کوئی نسبت نہیں۔ ان حضرات کے بارگاہ ناموں کو اپنے ناجائز اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کر رہا ہے۔

۴..... اعتراض نمبر ۴ تا ۵ کے بارے میں اس نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی صورتوں کے ابتدائی جملہ ”آلہ“ کے اسٹیکر R.A.G.S انٹر نیشنل انکلیڈ کے تحت ہندوؤں نے چھپوا کر تقسیم کیا۔ اس کو اس کا پہلے علم نہ تھا لیکن عقیدے کے مطابق اللہ کے بعد ہندوؤں کا اوتار ریاض احمد گوہر شاہی ہے اور اس نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ یہ بات ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھی۔ یہ بھی اس کا جھوٹ اور سراسر دھوکہ والی بات ہے۔ کوئی مرید اپنے مرشد کی رضا و اجازت کے بغیر مرشد کے بارے میں یا مرشد کے عقیدے اور تعلیم کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر اس کی یہ بات مان بھی لی جائے تو ”عذر گناہ بدتر از گناہ“ والی مثال ہوگی۔ تو کافر مسلمان کا مرید کیسے ہو سکتا ہے؟ رسول پاک ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت عظام سے متعلق ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کوئی شخص ان حضرات کو مرشد بھی مانے اور کافر بھی رہے جو کافر ہے وہ اللہ اور اس کے رسول اور اسلام و اہل اسلام کا دشمن ہے۔ سورۃ نمبر ۲: آیت نمبر ۲۸ میں ہے: ”نہناؤ مومنو! کافروں کو دوست مومنوں کے سوا۔“

اسی طرح سورۃ نمبر ۵: آیت نمبر ۵۱ میں ہے: ”اے ایمان والو! نہ بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست، بعض ان کے دوست ہیں بعض کے اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا، بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں فرماتے ظالموں کو۔“

مرید تو دوست سے کہیں زیادہ فرمانبردار اور ولی تعلق رکھنے والا ہوتا ہے۔ تو

اس کے کافر مریدوں نے جب قرآن کریم کی اور رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی اور گستاخی کی تو اس نے بھی ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی صرف مسلمانوں کے رد عمل سے بچنے کیلئے کہہ دیا کہ ان کے اسٹیکر وغیرہ ضبط کر لئے گئے۔ ان کو اپنے مریدوں کی فرست سے خارج نہیں کیا۔ ان کی گستاخانہ و کافرانہ باتوں پر خاموش رہ کر اور ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے خود بھی گستاخی اور کفر کا مرتکب ہوا۔ مزید یہ لکھا کہ اس قسم کی باتیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھا۔ اپنے گستاخ رسول و کافر ہونے کی تصدیق کر دی۔ رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید کی گستاخی ہر انسان (خواہ مسلمان ہو یا کافر) کے لئے ناقابل معافی جرم ہے۔ یعنی وہ واجب القتل ہے۔ مزید یہ لکھا کہ ہندوؤں نے اپنے خیال سے ”آلہ“ کا مطلب لے لیا کیونکہ وہ قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو اپنی غیر اسلامی رائے کے مطابق قرآن کریم یا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں گستاخانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے۔ ہر گز نہیں بلکہ ایسے کافر تو کیا کہنا، اگر کوئی مسلمان بھی گستاخانہ رائے قائم کرے تو اس کو بھی از روئے اسلام اور ملکی قانون کی دفعہ ۲۹۵-b اور ۲۹۵-c کے تحت سزائے عمر قید اور سزائے موت دی جائے گی۔ انہی دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کرائی گئی۔ اس کے علاوہ R.A.G.S انٹر نیشنل کی طرف سے اللہ پاک کے ذاتی نام ”اللہ“ کے ذریعہ کے اندر لا الہ الا اللہ لکھ کر محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔ اللہ کا نام اس طرح لکھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو ہٹایا جائے تو اللہ کا نام بھی نہیں رہتا۔ کیا اس گستاخی کی بھی کوئی حد ہے؟ اس نے دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کا ادنیٰ غلام ہے۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے۔ اگر ادنیٰ غلام ہے تو پھر ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ اپنا نام کیوں لکھوایا؟ اگر اس کے غیر مسلم

مریدوں نے لکھا تو ان کے خلاف اس نے کوئی بھی موثر کارروائی کیوں نہیں کی؟ یا کم از کم اپنی مریدی سے ہی خارج کیوں نہیں کیا؟ اب بھی وہ اس کے مرید ہیں۔ اس کی تمام باتیں جھوٹ اور دھوکے کی باتیں ہیں۔

۵..... اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”آلہ“ کے ”الف“ سے اللہ، ”ل“ سے لالہ الا اللہ اور ”ر“ سے ریاض احمد گوہر شاہی ہندوؤں نے لکھا۔ جس کی یہ تائید نہیں کرتا مگر یہ بھی لکھتا ہے کہ یہ ہندوؤں کا اپنا خیال تھا۔ پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ ہندو بھی قرآن مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو قرآن مجید کا جائزہ لینے کی اجازت ہے؟ ہرگز نہیں۔

۶..... اس نے لکھا ہے کہ اس کے معتقد اسے امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ مرید اس کے، گستاخانہ اور کفریہ باتیں یہ لوگ لکھیں اور پوچھیں ہم؟ اس نے کیوں نہیں پوچھا کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اس کو امام مہدی کیوں کہتے ہیں امام مہدی کی تو ایک بھی نشانی اس میں نہیں پھر اس پر خاموشی اور رضا۔ یہ اسلام دشمنی اور فردغ کفر نہیں تو اور کیا ہے؟ ہر مسلمان تو حضور پاک ﷺ کی بتائی ہوئی بات کو اٹل اور یقینی سمجھتا ہے۔ ذرا سا شک اور پوچھ پاچھ کو بھی کفر سمجھتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی الامام ہوا۔ البتہ امام مہدی کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ جسکی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی وہی امام مہدی ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد اپنی پشت پر کلمہ طیبہ اور مہر مہدیت لکھوا کر کسے گا کہ میں نے جو امام مہدی کی نشانی بتائی تھی وہ دیکھو میری پشت پر موجود ہے اور میں امام مہدی ہوں۔

۷..... یہی بات چاند اور حجر اسود پر اس کی تصویر کی تو یہ بھی اس کا دھوکہ اور

فریب ہے۔ جو بات قرآن و حدیث میں نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پہلی صدی ہجری کے سال ۹۰ھ میں ایک شخص ”حارث کذاب“ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لئے کچھ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک دیتا تھا تو آسمان پر نورانی گھوڑوں پر نورانی سوار تمام حاضرین کو نظر آتے تھے مگر ایسے شخص کو بھی ماننے کے بجائے مسلمانوں نے جہنم رسید کر کے دم لیا۔ جبکہ نام نہاد گوہر شاہی کی تصویر کسی بھی مسلمان کو حجر اسود یا چاند پر نظر نہیں آئی۔ یہ تو اس نے شیطانی شوشہ چھوڑا ہے۔ اگر یہ بات سچی ہے تو لاکھوں مسلمان ہر سال حج پر جاتے ہیں اور ہزاروں روزانہ عمرہ ادا کرتے رہتے ہیں تو وہ ضرور دیکھ لیتے اور یہ ساری چیزیں ساری دنیا میں نہ سہی عالم اسلام میں تو مشہور ہو جاتی۔ اسی طرح چاند کو کروڑوں انسان دیکھتے ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو پوری دنیا میں یہ بات پھیل جاتی حتیٰ کہ اسے جھوٹی تصویر شائع کروانے اور اخبارات کے اعلانات کروانے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے اور فریب کاری ہے۔

۸..... اس شخص کا کہنا ہے کہ اس کی روحانی تربیت رسول اکرم ﷺ نے فرمائی۔ استغفر اللہ۔ معاذ اللہ۔ اگر یہ سچ ہوتا تو زندگی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم کے مطابق ہوتی نہ یہ کہ نوجوان خوبصورت عورتوں سے ٹانگیں دواتا۔ رسول اکرم ﷺ بہت بڑی ذات ہیں مگر کسی صحابی یا اہل بیت کے کسی فرویا کسی غوث و قطب نے ایسی حرکت تو کیا اس سے ملتی جلتی بھی نہیں کی کہ وہ بے پردہ نوجوان خوبصورت لڑکیوں کو اپنے ساتھ سیر و تفریح کرواتا رہا ہو یا لڑکیوں نے اس کو سیر و تفریح کروائی ہو۔ مگر اس شخص کا ایسا کردار ویڈیو کیسٹوں میں محفوظ ہے اور یہ تمام باتیں متفقہ طور پر شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔

۹..... یہ صحیح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس لئے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا اور حضور ﷺ نے بھی سفر کئے مگر یہ سفر جمادی سفر تھے تفریحی اور عیاشی کے سفر ہر گز نہیں تھے جبکہ اس شخص کے سفر نوجوان لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی اور عیاشی کے سفر ہیں۔ ان سفروں کو حضور پاک ﷺ کے سفروں کے ساتھ ملانا اور اپنے غیر شرعی سفروں کے لئے وجہ جواز ماننا انتہائی بدترین گستاخی ہے بلکہ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے دلوں میں حضور پاک ﷺ کی شان اقدس کو داغ دار بنانے کی ناپاک سازش ہے۔

۱۰..... اس نے لکھا ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا تعلق ظاہری عبادت سے ہے اور اس کی تعلیمات کا تعلق اسلام کے پہلے بنیادی رکن یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے مگر اس کی یہ بات ہر اس غلط ہے۔ یہ شخص کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دیتا یا اس کا ورد بتاتا تو بات کچھ بن جاتی مگر یہ تو صرف اللہ ہو اللہ کا ذکر بتاتا ہے اور اس کے مقابلے میں نماز کو ظاہری عمل کہہ کر ایک طرح نماز کو رد کرتا ہے۔ جبکہ اسلام کے تمام اعمال میں سے برتر عمل نماز ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نیز فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ نیز فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق والی چیز نماز ہے۔ ایسی اہم عبادت کو اس طحہ و زندقہ نے ظاہری عمل کہہ کر رد کر دیا۔

۱۱..... اس نے لکھا ہے کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند پر اسکی شبیہ (تصویر) کا ہے۔ اس اہم مسئلہ کو دبائے کیلئے حربے کے طور پر شور کیا جا رہا ہے تاکہ اس اہم مسئلہ سے عوام کی توجہ ہٹ رہے۔ اس کی یہ بات بھی بالکل بے ہودہ بات ہے۔ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ بات نہیں کہ کسی شخص کی تصویر حجر اسود اور چاند میں ظاہر ہوگی اور وہ اللہ کا برگزیدہ بندہ ہوگا۔ جو بات قرآن و حدیث

میں نہیں وہ سراسر گمراہی ہے۔ اس سے بڑھ کر تو مذکورہ بالا شخص ”حادث کذاب“ کا کرتب تھا کہ آسمان کی طرف پھونک مارتا تو نورانی گھوڑے اور نورانی سوار نظر آتے تھے مگر مسلمانوں نے اسے بھی تہ تیغ کر دیا۔ جبکہ خود ساختہ تصویر سوائے چند وہم پرست افراد کے (جو کہ گمراہ ہیں) کسی کو نظر نہ آئی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ چاند کی تکیہ نظر آتی ہے مگر بے لاکھوں مربع میل پر محیط۔ اس کے کہنے کے مطابق چاند پر نظر آنے والی اس کی تصویر ہے جب کہ چاند کی ایک تہائی یا ایک چوتھائی پر محیط ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصویر کتنی ہوگی کہ اس کی ناک کا سوراخ پہاڑ کی غار کے برابر ہوگا۔ اس کا سر امریکہ کے ملک کے برابر ہوگا تا نگلیں اور باقی جسم کتنا بڑا ہوگا۔ اس کے کان اور ہاتھ اور ہونٹ اور دانت، داڑھی کتنی بڑی ہوگی۔ خدا کی پناہ اتنی جسامت تو دوزخ میں دوزخیوں کی ہوگی۔ خدا کی پناہ! وہ خود بھی اس پر غور کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کتاب مینارہ نور کے آخری صفحہ پر ”فرمان گو ہر شاہی“ کے عنوان سے لکھا ہے کہ :

”اللہ کی پہچان اور رسائی کیلئے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔“

اسی طرح ایک امریکی خاتون جب پاکستانی جوڑے کے ساتھ اس کے پاس پہنچی اور اس جوڑے نے کہا کہ یہ خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس نے اس خاتون سے پوچھا: ”تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا خدا؟ خدا کی طرف کئی راستے جاتی ہیں۔ ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے۔ دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین اسلام غیر ضروری ٹھہرے۔ کیونکہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین

اسلام سے ہٹ کر متبادل دوسرا راستہ عتق و محبت کا بھی ہے۔ جبکہ اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین فقط اسلام ہے۔ جس طرح سورۃ نمبر: ۲- آیت نمبر: ۱۹ میں اسی طرح فرمان الہی ہے۔ ”جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔“

اس کی غیر اسلامی بحواسات بہت سی ہیں مگر ان ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ ملکی عدالتیں اس مقصد کے لئے ہیں کہ صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ کو نکھار کر سامنے لایا جائے۔ یہ مقدمہ بھی عدالت کے حوالہ کیا جائے جس شخص کی تصویر حجر اسود یا چاند پر ہو، جو یہ کہتا ہو کہ مجھے گرفتار کرنے والا پولیس افسر اندھا ہو جائے گا اور وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کو سندھی اخبار روزنامہ ”سندھو“ حیدرآباد مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۹ء بذریعہ کھلا خط لکھا ہو کہ اگر وزیراعظم اور اسکی حکومت نے اس کی درخواست پر نوٹس نہ لیا تو غیبی اور روحانی طاقت سے چند دنوں کے اندر بغیر کسی واویلا کے، اس حکومت کو توڑا جاسکتا ہے۔ تو ایسے شخص کو عدالت میں جا کر اپنے مقدمہ کا سامنا کرنے میں کیا تکلیف ہوئی کہ یہ شخص سندھ ہائی کورٹ کراچی و حیدرآباد میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے کر، پھر پیماری کے بہانہ پر تین بار حاضر نہ ہو کر، غیر قانونی حربے استعمال کر کے مقدمے کو خراب اور ختم کروانے کی مذموم کوشش کرتا رہا۔ اتنی غیر معمولی طاقت والا انسان تو ہر جگہ اپنی صفائی کیلئے حاضر ہو سکتا ہے اور اپنی روحانی طاقت کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ بھی اپنے حق میں کروا سکتا ہے۔ مگر یہ شخص ایک دم روپوش ہو گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑا فراڈی اور دھوکہ باز ہے۔ براہ کرم اس کا مقدمہ معمول کے مطابق فوری طور پر متعلقہ عدالت میں سماعت کے لئے پیش کیا جائے۔

میں آنجناب کی خدمت میں اس کی تقاریر اور غیر ملکی سفر کے تین ویڈیو کیسٹ اور اس کی اپنی اخبار

نمبر ۱: پندرہ روزہ صدائے سرفروش حیدرآباد مورخہ یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء

نمبر ۲: اسی اخبار کا شمارہ مورخہ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء اور

نمبر ۳: ۱۶ تا ۳۱ دسمبر، ۲۶ شعبان ۱۴۱۹ھ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ اور

نمبر ۴: ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء اور

نمبر ۵: اسی اخبار کا خصوصی ضمیمہ ۲۵ نومبر، جشن یوم ولادت اور

نمبر ۶: ویکی اپریش فیصل آباد، چیف ایڈیٹر لیاقت کمال۔

نمبر ۷: اسی کی کتاب روحانی سفر کے متعلقہ صفحات تعداد ۸ ممعہ ٹائٹل کے

فوٹو اسٹیٹ۔

اور ہفت روزہ تکبیر کے صفحہ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۹ء میں جشن تقی

عثمانی و دیگر ممتاز علماء کا فتویٰ۔

اور ہفت روزہ تکبیر صفحہ نمبر ۸ تا ۱۰ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء میں گوہر شاہی

کے ایک پیر و کار کو ۷ سال قید با مشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا کے تراشے کا فوٹو

اسٹیٹ۔

اور ماہنامہ شہادت مورخہ فروری ۹۹ء میں بہ عنوان ”مسیلمہ کذاب سے

گوہر شاہی تک۔“

اور ماہنامہ شہادت دسمبر ۹۸ء میں بہ عنوان ”جیسے آج صلیب ٹوٹ گئی“

فوٹو اسٹیٹ۔

اور انسداد دہشت گردی کی عدالت ڈیرہ غازی خان کے اصلی فیصلے کی

فوٹو اسٹیٹ پہلے پیش خدمت کر چکا ہوں۔

اور کلمہ طیبہ کا اسٹیکر مصدقہ بھی جن سے یہ بات واضح ہو جائیگی کہ یہ فراڈی شخص بنام ریاض احمد گوہر شاہی کس درجہ کا گستاخ رسول اور اسلام دشمن کفر کا ایجنٹ ہے۔ اس کی غیر اسلامی حرکات اور دربار رسالت کے بارے میں کی گئی گستاخیوں کو فوری طور پر نہ روکا گیا تو یہ ملک و ملت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہو گا جو کہ ایک خطرناک اور خونی تصادم کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ جیسے کہ خود اس نے اپنے کھلا خط بنام وزیراعظم میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

نوٹ: ان کارروائیوں کے جواب میں گوہر شاہی کے غنڈوں نے کراچی کے دفتر پر حملہ کیا اس کے جواب میں یہ درخواست لکھی گئی۔

عنوان: گوہر شاہی کے غنڈوں کی دفتر ختم نبوت پر اپنی نمائش پر اشتعال انگیز نعرے بازی کی روک تھام۔

گزارش یہ ہے کہ آج مورخہ ۹۹-۰۷-۲۵ بوقت تقریباً ایک بجے دوپہر ٹرکوں پر گوہر شاہی کے کچھ لوگ ایم اے جناح روڈ سے گزرتے ہوئے شدید اشتعال انگیز نعرے بازی کرتے ہوئے گرومند کی طرف جا کر واپس ہوئے اور پھر انہوں نے شارع قائدین روڈ سے گزرتے ہوئے دفتر ختم نبوت پر اپنی نمائش مسجد باب الرحمت کے سامنے تھوڑی دیر رک کر شدید نعرے بازی کی اور ہمارے کارکنوں اور دفتر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی آمیز نعرے لگائے۔ اس دوران مسلسل دفتر، کارکنوں کی طرف مکے بنا کر اشارے کر رہے تھے۔ ان کے ہمراہ تھانہ سولجر بازار کی پولیس موبائل پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ہماری گزارش ہے کہ اس پولیس موبائل کے ذریعے ان شرپسندوں کے نام اور پتے معلوم کر کے فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے اور دفتر اور کارکنوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

انسداد ہشت گردی عدالت میرپور خاص کا فیصلہ

خصوصی مقدمہ نمبر 27/99

سرکار بنام: ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین، سکنہ: خدا کی بستی کوٹری، ذات: مغل، جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم، زیر دفعہ 295 الف، ب، ج تعزیرات پاکستان، جناب انور جمال وکیل استغاثہ برائے سرکار، جناب نظام الدین پیرزادہ حکومتی اخراجات پروکیل برائے مفرد ملزم

فیصلہ کا متن

مندرجہ بالا ملزم نے اپنے خلاف جرائم زیر دفعہ 295-اے، ملی، سی تعزیرات پاکستان، زیر دفعہ ۸ انسداد ہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء اور زیر دفعہ ۶-ب انسداد ہشت گردی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر نمبر 108/99 کی بنا پر کارروائی کا سامنا کیا۔

مقدمے کے واقعات یہ ہیں کہ مدعی علامہ احمد میاں حمادی نے مورخہ ۲۰/ مئی ۹۹ء بوقت دوپہر ساڑھے بارہ بجے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر درج کروائی، جس کے مطابق وہ ایف آئی آر میں دیئے گئے پتے پر سکونت رکھتے ہیں اور مسجد ختم نبوت کے خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر ہیں۔

ایف آئی آر کے مطابق مورخہ ۸ / دسمبر ۹۸ء کو وقت نونج کروڑس منٹ صبح، مدعی اپنے دفتر میں موجود تھے، انہوں نے کسی کو روزنامہ ”امت“ کراچی اور ”کاوش“ حیدر آباد خریدنے کے لئے بھیجا، جس میں انہوں نے ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو پڑھا جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا کہ :

۱:..... ”جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھاتے ہیں وہ وہی لوگوں کو بتاتے ہیں۔“

۲:..... ”ان کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔“

۳:..... ”انہوں نے اسٹیکر، جس پر محمد رسول اللہ کی جگہ لا الہ الا اللہ کے بعد ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، کی تصدیق کی اور کہا کہ اس چھپائی یا اشاعت میں کوئی مضائقہ نہیں۔“

۴:..... ”قرآن مجید کی آیت نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ۱۵ کے بارے میں اپنے مریدوں کے حوالے سے کہا کہ الف کا مطلب ”اللہ“ لام کا مطلب ”لا الہ الا اللہ“ اور ”ریاض احمد“ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔“

۵:..... ”اس کے مرید اس کو لام مہدی کہتے ہیں، اور یہ کہ اس کی شبیہ چاند اور بیت اللہ میں حجر اسود پر نمودار ہوئی ہے، اور ریاض احمد نے اس کی کوئی تردید نہیں کی۔“

۶:..... ”پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر اور اپنی پر تعیش زندگی کو اس نے رسول پاک کے دوران جہاد استعمال ہونے والے قیمتی گھوڑوں کے مشابہ قرار دیا ہے اور اس کو درست کہا ہے۔“

۷:..... ”اسلام کے پانچ ارکان میں سے خاص طور پر دو ارکان نماز اور روزے“ کو ظاہری عبادت قرار دیا ہے۔ اور غیر اسلامی چیزوں کو اہمیت دی ہے، اور بنیادی اسلامی ارکان کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔

ایف آئی آر کے مطابق ملزم نے توہین رسالت اور توہین قرآن پاک کی ہے، اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مدعی کے مطابق اس نے صوبائی ایڈمنسٹریشن کو قانونی اقدام کے لئے درخواست دی اور ویڈیو، آڈیو کیسٹ ان الزامات کے ثبوت میں پیش کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ ایف آئی آر جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم ضلع ساگھڑ زیر دفعہ 295-اے، بی، سی تعزیرات پاکستان اور زیر دفعہ ۱۸ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے طور پر درج کی گی۔ تفتیش کے دوران ملزم کو گرفتار نہ کیا جاسکا لہذا اس کو چالان میں جو کہ اس عدالت میں داخل کیا گیا، مفرور رکھایا گیا۔

چونکہ ملزم کو چالان میں مفرور رکھایا گیا تھا، اس لئے مختلف تاریخوں میں اس کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے گئے، مگر ان میں سے کسی کی بھی تعمیل نہ ہو سکی اور بلاآخر عدالتی سمن رساں ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ ملزم اپنی گرفتاری کے خطرے کی وجہ سے ملک سے فرار ہو گیا اور امریکہ چلا گیا اور یہ کہ اس کی گرفتاری کے امکانات نہیں۔ اس عدالتی سمن رساں کا حلیہ بیان قلم بند کرنے کا حکم دیا گیا جو کہ قلم بند کیا گیا۔ بعد ازاں حلفا بیان کی بنیاد پر حکم مورخہ ۲۰ / جنوری ۲۰۰۰ء پاس کیا گیا، جس کے تحت ملزم کی غیر حاضری میں کارروائی جاری رکھنے کا دفعہ ۱۹ (۱۰) انسداد دہشت گردی ایکٹ دفعہ 512 ضابطہ

فوجداری کے تحت کیا گیا، اس شرط کے تحت کہ اعلان تین اخبارات میں جن میں سے ایک اردو کا ہو شائع کیا جائے۔

لہذا ضروری اشتہارات روزنامہ ”ڈان“ مورخہ ۲۴/ جنوری ۲۰۰۰ء، روزنامہ ”جسارت“ مورخہ ۲۵/ جنوری ۲۰۰۰ء اور سندھی روزنامہ ”سندھ“ میں مورخہ ۲۳/ جنوری ۲۰۰۰ء میں شائع کئے گئے مگر اس کے باوجود ملزم سات یوم کے اندر عدالت میں حاضر نہ ہوا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس تاریخ کو چالان پیش کیا گیا یعنی مورخہ ۲/ اگست ۱۹۹۹ء کو جناب ثار احمد درانی ایڈووکیٹ نے ملزم کی طرف سے وکالت نامہ داخل کیا اور متفرق درخواست داخل کی جس میں صحیح حالات اور واقعات جو کہ درخواست میں دیئے گئے تھے کو مد نظر رکھتے ہوئے، صحیح اور قانونی حکم جاری کرنے کی استدعا کی گئی۔ اس درخواست کا نوٹس معزز وکیل استغاثہ کو دیا گیا، مگر ملزم کو حکم دیا گیا کہ وہ پہلے عدالت کے سامنے پیش ہو، یہ درخواست فیصلہ طلب ہے، اور جناب ثار احمد درانی ایڈووکیٹ اس کے ساتھ عدالت میں پیش نہ ہوئے۔ بالآخر جب سرکاری خرچ پر وکیل رکھا گیا تو اس درخواست کو یکم مارچ ۲۰۰۰ء کو لا حاصل ہونے کی بنا پر خارج کرنے کا حکم جاری کیا گیا، کیونکہ ملزم کی درخواست روہرہ عدالت عالیہ سندھ عدم تعمیل کی وجہ سے خارج کر دی گئی تھی۔ معزز عدالت عالیہ سندھ کا حکم فاضل وکیل استغاثہ نے اس عدالت میں پیش کیا، جس کی ایک نقل اس عدالت کے حکم مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۰ء کے ساتھ منسلک ہے۔

عدالت نے سرکار کے خرچے پر جناب نظام الدین پیرزادہ کو ملزم کا دفاع

کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس عدالت نے ملزم کے خلاف چالان زیر دفعہ 295 اے، بی اور سی تعزیرات پاکستان اور دفعہ ۸ تعزیرات پاکستان جو کہ زیر دفعہ ۹ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے مستوجب سزا ہے، اور زیر دفعہ ۶ (ب) جو کہ دفعہ ۷ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مستوجب سزا ہے، پیش کیا۔ چونکہ ملزم مفرور ہے اس لئے متعلقہ فارم میں ”عذر“ کے خانے میں یہ کہا گیا کہ: تصور کیا جائے گا کہ ملزم نے صحت جرم سے انکار کیا ہے۔ اس سے قبل میں نے بطور عدالت کے پرائیڈنگ آفیسر کے زیر دفعہ ۱۶ انسداد دہشت گردی ایکٹ مطلوبہ حلف اٹھایا۔

استغاثہ نے مستغیث کی جانب سے گواہی ریکارڈ کرنے سے قبل ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ، ٹنڈو آدم کو یوجہ ان کا بیان اہم ہونے کے، اور مستغیث کا نام گواہوں کی فہرست میں نہ ہونے کے طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

وکیل دفاع کی طرف سے عدم اعتراض کے بموجب اس درخواست کو منظور کیا گیا، بعد ازاں استغاثہ نے اپنا کیس پایہ ثبوت کو پہنچانے کے لئے مستغیث علامہ احمد میاں حمادی کو بطور گواہ پیش کیا۔ اس گواہ نے ایف آئی آر، اجازت نامہ از ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساگھر زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری، روزنامہ ”امت“ (اصل)، سندھی روزنامہ ”مکاش“ (اصل) اور ایک کتاب جس کا نام ”گوبہر: حق کی آواز“ تھا، پیش کیا جس کا نام سبز مار کر سے کتاب کے سامنے والے صفحہ پر لکھا ہوا تھا۔ استغاثہ نے ایک اور درخواست زیر دفعہ ۵۴۰، ضابطہ فوجداری، دائر کی جس

میں ڈی ایس پی ٹنڈو آدم شوکت علی کھتیاں کو طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی، جنہوں نے ویڈیو کیسٹ ریکارڈ کی تھی، جن کا نام چالان میں نہیں تھا۔ یہ درخواست بھی وکیل دفاع کے عدم اعتراض کے باعث قبول کی گئی۔ بعد ازاں، استغاثہ نے ایک بیان داخل کیا جس کے ذریعے استغاثہ نے گواہ یار محمد کا نام ترک کر دیا۔

اس کے بعد استغاثہ نے گواہان، استغاثہ گلزار احمد، محمد اظفر، عبدالحفیظ عابد، جس نے اسٹیکر پیش کیا، کو عدالت میں گواہی کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد محمد ناصر کو پیش کیا گیا جس نے روزنامہ امت، پبلک، انتخاب، پرچم، احتساب، جرأت، سندھو، عبرت، سچ، بھگوار اور پندرہ روزہ صدائے سرحد کی کنگ کی فوٹو کاپیاں پیش کیں۔ اس کے بعد استغاثہ نے مشیر محمد شفیق کو گواہی کے لئے پیش کیا، نے جائے واردات کا مشیر نامہ اور اخبارات، اسٹیکر، میگزین ”شہادت“ کے صفحہ نمبر ۲۰ کی فوٹو کاپی اور ایک پوسٹر کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس مشیر نے ملزم کے ویڈیو کیسٹ کی برآمدگی کا مشیر نامہ بھی پیش کیا۔ مشیر نے اپنا قومی شناختی کارڈ بھی پیش کیا جس کی نقل لے کر اصل کو واپس کر دیا گیا۔

اس کے بعد اے ایس آئی محمد اسحاق، جس نے ایف آئی آر لکھی تھی اور ۱۶۱ کے تحت گواہان کا بیان لکھا تھا، کی گواہی قلم بند کی گئی، اس نے اپنی درخواست نام ایس ڈی پی او ٹنڈو آدم ہرائے طلبی اجازت روائگی ہرائے دادو، جہاں ملزم رہائش پذیر ہے، اور اجازت جو کہ اس درخواست پر دی گئی تھی، پیش کی۔ بعد ازاں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ٹنڈو آدم جناب عبدالحی میمن کو پیش کیا گیا، جنہوں نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد، ناصر، محمد اظفر اور گلزار کا بیان زیر دفعہ ۱۶۴،

ضابطہ فوجداری قلم بند کرنے کے لئے ایس ایچ او کی درخواست پیش کی۔ انہوں نے مندرجہ بالا گواہان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری سمعہ ان کے شناختی کارڈ کی نقول کے پیش کئے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر عظیم رندھاوا پولیس اسٹیشن منگی کو پیش کیا گیا جس نے کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس نے کچھ اخبارات کے تراشے اور یادگار لمحات ”گوہر“ سرحدی پبلی کیشنز کی کتاب اور ”روحانی سفر“ نامی کتابوں کے کچھ صفحات کی نقول اور ان کتابوں کی ریکوری کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس گواہ نے اسلامک نیشنل نامی کتابچہ، مستغنیث کا خط بنام اے ایس پی، اخبار کے تراشوں کی برآمدگی کا مشیر نامہ، ویڈیو کیسٹ، اور روزنامہ جرأت کی نقل پیش کی۔ آخر میں استغاثہ نے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کے ایس ایچ او انسپکٹر خالد حکر کو گواہی کے لئے پیش کیا، جس نے روزنامہ ”امت“ کی نقل کا تصدیق نامہ پیش کیا۔ استغاثہ نے گواہ شوکت علی کھتیاں کو پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بعد ازاں استغاثہ نے درخواست دائر کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ویڈیو کیسٹ کورٹ میں دکھائی جائے، جس کے لئے استغاثہ نے تمام انتظامات کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ دونوں پارٹیوں کو سننے کے بعد یہ درخواست قبول کی گئی اور ویڈیو کیسٹ مورخہ ۸ / مارچ ۲۰۰۰ء کو دیکھنے کا حکم ہوا، جو کہ وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی کی موجودگی میں دیکھی گئی۔

اس سے قبل مورخہ ۷ / مارچ ۲۰۰۰ء کو وکیل صفائی نے ایک بیان داخل کیا کہ ملزم مفرد ہے اور اس کی رہائش کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے اس کا بیان زیر دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری قلم بند نہ کیا جاسکا، اور یہ کہ اس کے نمائندے کو گواہی

دینے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی فاضل وکیل نے ایک درخواست زیر دفعہ ۵۳۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں ملزم کے نمائندے شبیر احمد کو بلانے کی درخواست کی کہ اس کی گواہی کیس کا منصفانہ فیصلہ کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔ گوکہ وکیل استغاثہ نے اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں کیا مگر عدالت نے ریکارڈ کی جانچ کے بعد فیصلہ کیا کہ ملزم جان بوجھ کر غیر حاضر رہا، مفرور ہے یا پھر کم از کم وہ کیس کا سامنا کرنے سے احتراز کر رہا ہے اور یہ کہ ملزم کو کیس کے بارے میں معلوم ہے جیسا کہ اس کی پچھلی درخواست سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ اس نے وکیل یوسف لغاری کے ذریعہ داخل کی تھی۔ لہذا اس کے نمائندے کو ملزم کے گواہ کی حیثیت سے گواہی دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مگر انصاف کے تقاضے کو مد نظر رکھتے ہوئے، مذکورہ نمائندے کو حیثیت عدالتی گواہ پیش ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بعد ازاں شبیر احمد کو عدالتی گواہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ اس گواہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ، کتاب مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی، انجمن سرفروشان اسلام کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، اس کے اہداف اور نظریات کی نقل، روزنامہ ”امت“ مورخہ ۳ / دسمبر ۱۹۹۸ء اور ۱۹ / جولائی ۱۹۹۷ء روزنامہ ”جرات“ سندھو، سچ، عبرت، مختار، دس روزہ صدائے سرفروش کے اصل تراشے اور اخبارات پرچم، جرات، انتخاب، پرچم کے تراشوں کی نقول اور روزنامہ ”پبلک“ کے اصل تراشے پیش کئے۔ اس نے آئی جی سندھ کو دی گئی درخواست کی کاپی بھی پیش کی۔ پھر ڈپٹی کمشنر میرپور خاص کے نام درخواست اور اس پر صادر کئے گئے احکامات، ہائی کورٹ

کے نوٹس کی کاپی، ٹی سی ایس کی رسید، کمشنر میرپور خاص کے معاملات کا تبصرہ اور ہائی کورٹ سرکٹ بینچ کا حکم پیش کیا۔

چونکہ ملزم مفرور ہے اور نہ ہی اس کا اپنے کیس کے بارے میں حلفیہ بیان قلم بند کیا گیا ہے، نہ ہی کوئی گواہ ان کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے ویڈیو کیسٹ دیکھنے کے بعد حتمی دلائل سنے گئے۔

مندرجہ ذیل نکات توجہ طلب ہیں :

۱..... کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو / کانفرنس جو کہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے، میں کہا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے ہیں وہی وہ لوگوں کو بتاتے ہیں، اور یہ کہ وہ نبی علیہ السلام سے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ کی جگہ جو ”ریاض احمد گوہر شاہی“ اسٹیکر میں لکھا ہوا ہے وہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے، اور اپنے مریدوں کے ذریعے اپنے آپ کو امام ممدی کہلویا اور دعویٰ کیا کہ اس کی شبیہ / تصویر حجر اسود میں نمودار ہوئی ہے اور اس نے پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ہمراہ اپنے سفر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے دوران تائب گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے اور نماز اور روزوں کو ظاہری عبادت سے تشبیہ دی ہے اور ان عبادات کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں؟

۲..... کیا ملزم کا عمل یہی ہے؟ اور اس نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے؟ اور حضور علیہ السلام، قرآن شریف اور حجر اسود کی شان میں گستاخی کی ہے؟

۳..... کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کے اخلاق پر عمل فرقہ داریت کی ذمہ دار ہے؟

۴..... کیا ملزم کا عمل عوام میں دینی عدم تحفظ کا ذمہ دار ہے اور دہشت گردی کے زمرے میں آتا ہے؟

۵..... اگر ملزم کو کوئی سزا دی جائے تو کون سی دی جائے؟

میں نے جناب انور کمال فاضل وکیل استغاثہ اور جناب نظام الدین پیرزادہ، فاضل وکیل صفائی سرکار کی طرف سے دلائل کو سنا۔

فاضل وکیل استغاثہ نے ۲۷، ایس ایل ۱۹۹۵، پی ایل ڈی ۱۵، ۱۹۹۳ ایم ایل ڈی، ۸۱۲ پی جی ایل دائی، ۱۹۹۵ اور ۱۰ ایس ایل، ۱۹۹۱ پی ایل ڈی پر انحصار کیا جبکہ وکیل صفائی نے ۷۸ ایس سی ایم آر، ۱۹۸۱ پر انحصار کیا۔ میں نے کیس کی فائل کا تفصیل سے معائنہ کیا ہے اور شہادتوں کا بھی جو کہ قلم بند کی گئی ہیں، مندرجہ بالا نکات پر میری عدالت کی تجویز مندرجہ ذیل ہے:

نکتہ نمبر ۱..... اس کے بعد حصے ثابت ہو گئے جیسا کہ ذیل میں درج ہے۔

نکتہ نمبر ۲..... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۳..... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۴..... جی ہاں۔

نکتہ نمبر ۵..... ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-اے، پی پی سی مجرم گردانتے ہوئے

دس سال قید با مشقت کی سزا، اور پانچ ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ ماہ قید، ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-بی مجرم قرار دیتے ہوئے عمر

اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے موت زیر دفعہ ۲۹۵-سی اس لئے نہیں دی جا رہی کہ کیس کو ملزم کی غیر حاضری میں چلایا گیا ہے، ملزم کو سات سال قید با مشقت اور تیرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی دی جاتی ہے اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ زیر دفعہ ۷ (ب) مذکورہ ایکٹ قابل سزا ہے، عمر قید اور پچاس ہزار روپے سزا دی جاتی ہے اور بصورت عدم ادائیگی مزید ایک سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے قید علیحدہ علیحدہ کیے بعد دیگرے نافذ العمل ہوں گی۔

وجوہات:

مندرجہ بالا نتائج کے لئے مندرجہ ذیل ہیں:

نکات اور ۲:

ایف آئی آر میں ملزم کے خلاف درج کئے گئے الزامات کے سلسلے میں مستغیث نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں ایف آئی آر میں درج الزامات کی تصدیق کی ہے۔ اپنی گواہی میں اس نے کہا کہ وہ محکمہ اوقاف کے ضلعی خطیب اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے خطیب ہیں۔ وہ مجلس عمل ختم نبوت کے صوبائی کنوینر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے مورخہ ۸ / دسمبر ۱۹۹۸ء کو دو اخبار روزنامہ ”امت“ اور روزنامہ ”کلاش“ خریدے جبکہ یار محمد، اظفر، گلزار اور

ایک دوسرے اشخاص ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وقت قریباً ۹ بجے یا سوانو بجے کا تھا۔ دونوں اخبارات میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو چھپا تھا۔ انہوں نے انٹرویو پڑھنے کے بعد اخبار اپنے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیا۔ انہوں نے انٹرویو میں شامل قابل اعتراض حصوں کی نقل بھی دی جو کہ ایف آئی آر میں درج ہے، اور یہ کہ انٹرویو پڑھنے سے ان کے جذبات مجرد ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ انہوں نے ملزم کے قابل اعتراض انٹرویو کے سلسلے میں ایک درخواست ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کو اور ایس ایس پی ساگھڑ کو دی اور اسی طرح کی درخواست ڈی سی ساگھڑ اور ہوم سیکریٹری کو بھی دی۔ جس میں اجازت طلب کی گئی تھی کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر زیر دفعہ ۲۹۵-۱ اے تعزیرات پاکستان دفعہ ۸/ انسداد ہشت گردی ایکٹ درج کی جائے۔ بعد ازاں اجازت ملنے پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساگھڑ کے اجازت نامہ کو عدالت میں پیش کیا۔ اس موقع پر دکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ یہ مواد مستغیث نے اپنی جیب سے پیش کیا ہے لہذا گواہی میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتراض کا فیصلہ آخری مباحثے کے وقت طے کرنا کا حکم دیا گیا۔ مگر آخری مباحثے کے وقت انہوں نے اس اعتراض کے بارے میں دلائل نہیں دیئے لہذا یہ تصور کیا گیا کہ انہوں نے اپنے اعتراض پر زور نہیں دیا۔ مستغیث نے روزنامہ امت ۸/ دسمبر ۱۹۹۸ء کی نقل پیش کی، اور ساتھ ہی کاوش کی بھی اسی تاریخ کی نقل پیش کی۔ جرح کے وقت اس کی گواہی منتشر نہیں تھی۔ اس مقدمے میں گواہان استغاثہ عبدالحفیظ، عابد اور محمد ناصر اہم گواہان ہیں۔

عبدالحفیظ عابد نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ این این آئی کے میرو چیف ہیں اور روزنامہ ”امت“ کے حیدر آباد کے لئے میرو چیف ہیں، انہوں نے کہا کہ ماہ دسمبر میں ایک اسٹیکر ریاض احمد گوہر شاہی کا ملا جو کہ انہوں نے روزنامہ ”امت“ میں شائع کیا۔ اس اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی، اس پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ”ریاض احمد گوہر شاہی“ لکھا ہوا تھا، گواہ نے مزید کہا کہ اس اسٹیکر کی اشاعت کے بعد انجمن سرفروشان اسلام، جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم ہے، کا ایک وفد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ چونکہ انہیں (یعنی گواہ کو) ریاض احمد گوہر شاہی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں ہیں، لہذا وہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے گواہ مذکورہ کو ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

یہ پریس کانفرنس مورخہ ۷/ دسمبر ۹۸ء کو آستانہ گوہر شاہی خدا کی بستی کوٹری میں ہوئی۔ گواہ نے نمائندہ امت ناصر شیخ اور این این آئی کے نمائندے عابد لاکھڑ کو پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجا، جنہوں نے پریس کانفرنس کی روئیداد کو کیسٹ میں اور قلم کے ذریعے نوٹ کیا۔

گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کے نوٹس اور کیسٹ ملنے پر انہوں نے انٹرویو کے بارے میں مواد اکٹھا کیا اور اس کو این این آئی کے ذریعے دوسرے اخبارات کے علاوہ اپنے اخبار روزنامہ امت میں بھی شائع کیا۔ گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کی اشاعت کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ان سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا وہ اس انٹرویو کی حقانیت کا اقرار شائع کرنے کو تیار ہیں؟

بعد ازاں وہ ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن گئے، جہاں پر گواہ کا بیان لیا گیا جس میں انہوں نے اخبار میں شائع شدہ پولیس کانفرنس کے بارے میں حقائق کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد ایک پولیس آفیسر ان کو کورٹ لے کر گیا، جہاں پر ان کا بیان لیا گیا، انہوں نے اقرار کیا کہ روزنامہ امت اور کاوش وہی ہیں جن میں انٹرویو چھپا تھا۔ گواہ نے اسٹیکر بھی عدالت کے روبرو پیش کیا، جرح کے دوران گواہ کے بیان سے کسی قسم کا تضاد ظاہر نہ ہو سکا۔

جہاں تک گواہ محمد ناصر کا تعلق ہے، اس نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ روزنامہ امت حیدر آباد کے لئے رپورٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مورخہ ۷/ دسمبر ۹۸ء کو دوپہر ۲ بجے انجمن سرفروشان اسلام کے کچھ نمائندوں نے اخبارات کے رپورٹرز کو پولیس کلب سے اپنی گاڑیوں میں کوٹری پہنچایا، جہاں پر ان کو مدرسہ، مسجد اور مسافر خانے کا دورہ کر لیا۔ گواہ نے کہا کہ مرکزی داخلی دروازے پر ایک اسٹیکر نمایاں تھا ”لا الہ الا اللہ“ کے بعد ”ریاض احمد گوہر شاہی“ لکھا ہوا تھا اور اس کی شبیہ اسٹیکر کے چاروں کونوں میں چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی تھی۔ اس کے بعد ان کو ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے پر لے جایا گیا جہاں پولیس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس نے نوٹس لئے، یہ نوٹس گواہ نے اپنے میزرو چیف کو اشاعت کے لئے فراہم کئے۔ اس کے بعد مورخہ ۲۸/ دسمبر ۹۸ء کو وہ پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم گئے جہاں ان کا بیان ہوا، بعد ازاں ان کو مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس لے جایا گیا، جہاں ان کا بیان زیر دفعہ ۱۶۳، ضابطہ فوجداری ریکارڈ ہوا۔ اسٹیکر کے بارے میں انہوں نے تصدیق کی کہ یہ وہی ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ جرح کے دوران ان کے بیان میں بھی کسی قسم کا

فرق نہ آیا، لیکن صرف جرح کے دوران انہوں نے کہا کہ مستغیث مولانا حمادی مجسٹریٹ کے ساتھ تقریباً ۲۰ منٹ تک رہے، جب وفد ۱۶۳ کا بیان قلم بند ہو رہا تھا۔

فاضل وکیل صفائی نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مولانا حمادی کس قدر اثرورسوخ کے حامل ہیں اور یہ کہ بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ صرف ان کے اثر ورسوخ کے تحت قلمبند کئے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں، میں اتنا کہوں گا کہ اگر وکیل صفائی کے بیان کو درست تسلیم کیا جائے اور بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ کو رد کر دیا جائے اور شہادت سے نکال دیا جائے، تب بھی ان دو گواہان کی شہادت، بغیر ان کے دفعہ ۱۶۳ کے بیانات کے کافی شہادت ہے۔ ان گواہان پر جرح کے دوران یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے کہ ان گواہان کو سرسے سے سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔

مندرجہ بالا گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر کے علاوہ، گواہان استغاثہ گلزار احمد اور اظفر کی گواہی بھی موجود ہے۔ ان دونوں نے اپنی گواہی میں کہا ہے کہ وہ جامع مسجد ٹنڈو آدم میں موجود تھے جہاں پر مستغیث اور دوسرے بھی موجود تھے، اور یہ کہ وقت تقریباً صبح ۹ بجے دس منٹ کا تھا اور یہ کہ روزنامہ ”کاوش“ حیدر آباد، روزنامہ ”امت“ کراچی خریدے گئے تھے جو کہ انہوں نے پڑھے، جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ انہوں نے انٹرویو کے اقتباسات دیئے، جس کے سلسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی پر فرد جرم عائد کی گئی ہے، اور ایف آئی آر اور دعوے کی تصدیق کی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ انٹرویو کی وجہ سے ان کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ان دو گواہان کی گواہی میں بھی جرح کے ذریعے کوئی نہ فرق پیدا کیا جاسکا۔

اس کیس میں استغاثہ نے مشیر محمد شفقت کو بھی پیش کیا جس نے جائے واردات کے مشیر نامے، روزنامہ ”امت“ مورخہ ۸/ دسمبر ۹۸ء، مذکورہ اسٹیکر اور دوسرے کاغذات کی برآمدگی کی تصدیق کی۔ مشیر نے کہا کہ ۱۵/ جولائی ۹۹ء کو مولانا حمادی نے تین ویڈیو کیسٹ ایس ایچ او ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن کے روبرو ان کی موجودگی میں پیش کئے اور مشیر نامہ تیار کیا گیا، جس پر اس نے دستخط کئے، انہوں نے مشیر نامے کی تصدیق کی۔ گواہ نے تین ویڈیو کیسٹ روزنامہ ”امت“ اور دوسری برآمدگی گئی اشیاء کی تصدیق کی۔

عملہ تفتیش کی جانب سے اے ایس آئی محمد اسحاق، جس نے ایف آئی آر، بیانات زیر دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری، مشیر نامہ جائے واردات، اخبارات، اسٹیکر اور دوسری اشیاء کی برآمدگی کی، اور اس کیس کی کچھ تفتیش کی ہے پر جرح ہوئی۔ اس گواہ نے تصدیق کی کہ مشیر نامے اس نے تیار کئے ہیں اور اشیاء درج شدہ کو اس نے برآمد کیا ہے۔

اس گواہ کی شہادت کو بھی وکیل صفائی دوران جرح مجروح نہ کر سکا۔

جناب عبدالحی سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کو بھی پیش کیا گیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ گواہان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ انہوں نے قلمبند کئے تھے، ملزم کے حق میں کوئی قابل ذکر بیان ان سے اخذ نہ کیا جاسکا۔ وکیل صفائی نے صرف بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ کے بارے میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں یہ

بات سامنے لائی گئی کہ ایس ایچ او کے خط نام سول جج برائے قلمبندی بیان زیر دفعہ ۱۶۳ پر جج کے حکم کے نیچے مہر موجود نہیں۔ مگر چونکہ مذکورہ خط کورٹ کی فائل سے تیار کیا گیا ہے، جو کہ روزمرہ کے معمولات کا حصہ ہے، لہذا اس پر عدالت کی مہر کی ضرورت نہیں۔

سب انسپٹر محمد عظیم جو کہ اس وقت پولیس اسٹیشن مانٹگی کے ایس ایچ او تھے، اور انہوں نے اس کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس گواہ نے اپنی کارروائی کے بارے میں شہادت قلمبندی کروائی جس کو جرح کے دوران مجروح نہ کیا جاسکا۔ گواہ استغاثہ خالد منگل ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے تین ویڈیو کیسٹ مشیر نامے کے تحت وصول کئے اور تصدیق کی کہ مشیر نامے پر ان کے دستخط ہیں۔

اس کیس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دونوں جانب سے فوٹو کاپیاں پیش کی گئیں اور دونوں جانب سے ان فوٹو کاپیوں کی قبولیت پر اعتراض کیا گیا، وکیل سرکار نے وکیل صفائی کے اعتراض پر کہا کہ فوٹو کاپیاں گواہی میں قابل قبول ہیں کیونکہ مشینی ذریعے سے حاصل کی گئی ہیں۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف وہ فوٹو کاپیوں پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسری طرف فوٹو کاپیوں کو جو کہ مشینی عمل کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں قابل قبول کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ فوٹو کاپیاں اس وقت تک جب تک اصل نہ پیش کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر وجہ نہ پیش کر دی جائے قابل قبول نہیں، لہذا دونوں طرف سے پیش کی گئی فوٹو کاپیاں نظر انداز کی جاتی ہیں۔

فاضل وکیل صفائی نے یہ نکتہ اٹھایا کہ 1981-S-C-M-R-734 کے تحت اخبارات کی خبر گواہی میں شامل نہیں، لہذا اقتباسات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ مگر میں اس سے متفق نہیں کیونکہ قانون اب بدل چکا ہے اور 1995 P.Cr.L.J.P میں یہ کہا گیا ہے کہ اخباری رپورٹ، اگر رپورٹر ان کی تصدیق کریں، قابل قبول ہیں، اس کیس میں چونکہ عبدالحفیظ عابد میرو چیف این این آئی اور روزنامہ ”امت“ اور اسی طرح محمد ناصر شیخ روزنامہ ”امت“ کے رپورٹر کو پیش کیا گیا، جنہوں نے مذکورہ خبر کی تصدیق کی، لہذا وکیل صفائی کے اس اعتراض میں کوئی وزن نہیں۔

اس کیس میں دونوں جانب سے کچھ کتابیں پیش کی گئیں، مستغیث نے ایک کتاب پیش کی جبکہ عدالت کے گواہ شبیر احمد نے، جو کہ اپنے بیان کے تحت ملزم کا نمائندہ ہے، ملزم کے دفاع میں قرآن مجید، مشکوٰۃ شریف، شاکل ترمذی پیش کی۔ مشکوٰۃ شریف اور شاکل ترمذی کو ناشر یا مصنف کی جانب سے تصدیق کی عدم موجودگی میں زیر غور نہیں لاسکتا۔ عدالت صرف کتب قوانین، نوٹیفکیشن، کیلنڈر اور قرآن شریف کا نوٹس لے سکتی ہے، مگر مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ان کتابوں کا نوٹس نہیں لے سکتی۔ جہاں تک قرآن شریف کا تعلق ہے، اسے عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیا ہے مگر اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی اس قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں تعلیم دیتا ہے، مگر اس نے کسی آیت یا س پارے کا ذکر نہیں کیا۔

فاضل وکیل صفائی نے اپنے بیان میں گواہ استغاثہ گلزار احمد، محمد

اظفر، عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر سے کئے گئے سوالات کی طرف اشارہ کیا، پہلے انہوں نے یہ کہا کہ گلزار احمد اور محمد اظفر کے دستخط جو کہ ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ پر ہیں اور جو کہ ان کے شناختی کارڈ پر ہیں، ان میں فرق ہے، اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ اشخاص سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے روڈرو اپنا بیان زیر دفعہ ۱۶۳ ضابطہ فوجداری قلم بند کرانے حاضر نہیں ہوئے، مگر بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ اور شناختی کارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد میرے خیال میں مذکورہ افراد کے دستخطوں میں کوئی فرق نہیں۔ فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ گواہان عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر نے اپنے بیانات میں اضافہ کیا ہے اور کچھ واقعات جو کہ انہوں نے اپنی شہادت میں قلم بند کرائے ہیں ان کا ذکر ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ میں اور زیر دفعہ ۱۶۱ میں موجود نہیں ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ اعتراض ان کی شہادت کو رد کرنے کے لئے کافی نہیں۔

PLD. 1999 S.C.1444 میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی مجروح بات

کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ وضاحتی بیان کہا جاسکتا ہے، مگر بیان میں بہتری نہیں کہا جاسکتا جس کو کہ قانون میں ترقی کے بعد رد نہیں کیا جاسکتا۔

میرے سامنے یہ بھی کہا گیا ہے کہ گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اسلام اور مذہب کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، لہذا ان کا کہنا کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یا یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے، اس کو زیر غور نہیں لایا جاسکتا۔ میں فاضل وکیل صفائی سے اس بنا پر متفق نہیں کہ کم از کم ان گواہان کو دین اور اسلام کے بارے میں

عام معلومات ہیں اور اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے اور یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے۔

وکیل صفائی نے کہا کہ تفتیش کی ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے ایس ایچ او مانگی کو تبدیلی کے بعد مستغیث نے تین ویڈیو کیسٹ پیش کیں، اور یہ کہ جب تفتیش ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے لے کر ایس ایچ او مانگی کے سپرد کی جا چکی تھی ”اس قسم کی برآمدگی نہیں کی جاسکتی تھی“۔ چونکہ یہ اعتراض بھی تکنیکی نوعیت کا ہے لہذا PLD.1999. S.C.1444 کو مد نظر رکھتے ہوئے رد کیا جاتا ہے، بصورت دیگر بھی ایف آئی آر ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور ایس ایچ او ٹنڈو آدم نے ہی کیس کا چالان پیش کیا تھا۔ وکیل صفائی موجودہ کارروائی کے قانونی جواز کو زیر بحث لائے ہیں کہ اجازت زیر دفعہ 196 ضابطہ فوجداری غیر قانونی ہے اور یہ کہ مستغیث نے جامع مسجد کا خطیب ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، اور یہ کہ اجازت نامہ صرف جرم زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان کے لئے عطا کیا گیا، لہذا بعد کی تمام کارروائی باطل اور غیر قانونی ہے۔

فاضل وکیل سرکار نے اس سلسلے میں دفعہ 196 ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مبذول کرائی جو کہ واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ ایسی اجازت صرف جرم زیر دفعہ 295-A کے لئے دی جاسکتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اجازت نامے کے نیچے شمارہ نمبر ۳ پر مستغیث کے نام کے بعد ان کو ضلعی خطیب جامع مسجد دکھایا گیا ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے اس بات پر بھی اعتراض کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت نامہ نہیں دے سکتا چونکہ تفویض شدہ اختیارات مزید کسی کو تفویض نہیں

کئے جاسکتے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہوم سیکریٹری جس کو حکومت سندھ نے اختیار تفویض کیا تھا، اجازت دے سکتا تھا، جیسا کہ مستغیث نے کہا ہے کہ پہلے وہ ہوم سیکریٹری کے پاس گئے اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس، جس نے ان کی عرض سننے کے بعد اجازت نامہ دیا، مگر فاضل وکیل نے اس نوٹیفکیشن کو جس کا ذکر اجازت نامہ میں ہے اور جس کے تحت اجازت دی گئی ہے، نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کا نمائندہ آئین کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے۔ اس لئے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی زور نہیں ہے۔

لہذا مستغیث کو حق حاصل ہے کہ وہ استغاثہ دائر کرے اور مزید یہ کہ جرم زیر دفعہ 295-B اور 295-C تعزیرات پاکستان کے لئے سیکشن 196 کے تحت اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

جرح کے دوران، وکیل صفائی نے مستغیث کی دینی اسلامی معلومات کو جانچنے کی کوشش کی اور دلائل کے دوران فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ آیات نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ۱۵ کے بارے میں مستغیث نے لاعلمی ظاہر کی ہے، لہذا ان کو دینی علم نہیں ہے، لہذا وہ کس طرح ملزم کے خلاف استغاثہ دائر کر سکتے ہیں؟ مگر وکیل صفائی نے خود مشیر شفیق کی جرح کے دوران یہ کہا ہے کہ مستغیث ایک عالم ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس مستغیث اور ملزم کے مابین رقابت و دشمنی کا نتیجہ ہے، اور یہ کہ مستغیث ملزم کے خون کا پیاسا ہے، اس لئے ایف آئی آر ایک طے شدہ معاملہ ہے جو کہ بدینتی کی وجہ سے دو ہفتے کی تاخیر سے درج کی گئی تھی جبکہ

اجازت نامہ ۱۳ / اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا، یہ درست ہے کہ اجازت نامہ ۱۳ / اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا اور ایف آئی آر ۲ / مئی ۹۹ء کو یعنی دو ہفتے کی تاخیر کے بعد درج کی گئی تھی لیکن فاضل وکیل صفائی نے مستغیث اور ملزم کے مابین دشمنی کی کوئی مثال بطور نمونہ پیش نہیں کی۔

ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ چونکہ کیس کا تعلق دینی معاملات سے تھا لہذا ممکن ہے کہ پولیس اور انتظامیہ ایف آئی آر درج کرنے سے احتراز کر رہی ہو، وکیل صفائی کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ ایسا کوئی واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا اس لئے ضلع وادو کی انتظامیہ نے مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا اور کوئی کیس درج نہیں کیا، مگر فاضل وکیل نے ایسا کوئی حکم کہ مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا جائے، پیش نہیں کیا۔

اس کیس کا ایک اہم پہلو ویڈیو کیسٹ ہیں، یہ ویڈیو کیسٹ وکیل سرکار اور وکیل صفائی کی موجودگی میں کمرہ عدالت میں دیکھے گئے تھے اور اس دوران عدالت کے استفسار پر وکیل صفائی نے انکار نہیں کیا کہ تمام ویڈیو کیسٹ کا تعلق ریاض احمد گوہر شاہی (ملزم) سے ہے۔ ویڈیو کیسٹ زیر عنوان ”ریاض احمد گوہر شاہی سے سوال و جواب“ میں ملزم نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے کمپیوٹر پر رپورٹ کے مطابق ملزم کی تصویر چاند پر نمودار ہوئی ہے، اور اس نے حکومت سے کہا ہے کہ اگر وہ غلط ہو تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے۔ لیکن کسی نے اس کے خلاف کارروائی نہ کی۔ اسی کیسٹ میں اس نے کہا کہ قرآن شریف کے ۴۰ پارے ہیں۔ ملزم نے ”الم“ اور ”الر“ کے بارے میں کوئی جواب دینے سے اجتناب کیا۔ اسی

کیسٹ میں حجر اسود میں اپنی تصویر کے بارے میں ملزم نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر حجر اسود کو الٹا کر کے دیکھا جائے تو ایک تصویر نظر آتی ہے اور یہ کہ وقت بتائے گا کہ یہ تصویر کس کی ہے اور یہ کہ اس کا کھوج کمپیوٹر کے ذریعے لگایا جائے، لیکن اس نے الزامات کا واضح اور صاف انکار نہیں کیا۔ آخری کیسٹ میں جبکہ ملزم امریکہ میں صوفی ازم کی تعلیم دے رہا ہے، خواتین اور مردائے میں ایک قسم کا رقص کر رہے ہیں، مردوں نے عورتوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور ”اللہ، اللہ“ کہہ رہے تھے جبکہ گوہر شاہی درمیان میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کیسٹ کا یہ حصہ عدالتی گواہ شبیر احمد کے اس بیان کو جھٹلاتا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ ملزم نے سخت پردہ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ کوئی عورت بغیر پردہ اس کے سامنے حاضر نہیں ہو سکتی اور یہ کہ کوئی بھی عورت پردہ کے پیچھے سے کوئی مسئلہ پوچھ سکتی ہے، کیسٹ کے اس حصہ میں گٹار بھی جتا ہوا سنایا گیا ہے۔

اپنی تصویر کے چاند اور حجر اسود میں نمودار ہونے کے بارے میں ملزم کے دعویٰ کا پچھلے تقریباً سو سال میں کسی شخص یا ادارے نے مذہبی ہو یا غیر مذہبی کبھی اظہار نہیں کیا۔ صرف ملزم ہی ایسا کر رہا ہے۔ لہذا ملزم کے اس دعویٰ نے یقینی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ بلاشبہ و شبہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے مگر ملزم کا دعویٰ اس سے مختلف ہے، وہ اپنے آپ کو ایک بزرگ ہستی کی شکل میں پیش کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی عظیم شخصیتوں کے برابر کھڑا کر رہا ہے، جبکہ وہ کتا ہے کہ وہ امام مہدی نہیں ہے، لہذا اس کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو ان کے طے شدہ اسلامی اصولوں سے بھٹکا دے، اس لئے مستغیث نے صحیح کہا ہے کہ اس کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ خصوصاً جبکہ اس (ملزم) نے اپنی بد قیثش موٹر کاروں کو حضور علیہ السلام کے گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے، اور خصوصاً جبکہ وہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کیسٹ میں اس کے اپنے بیان کے بموجب حضور علیہ السلام اس کے قریب آئے۔ اس کیسٹ کے ریلے حجر اسود میں تصویر نظر آنے کا الزام بھی پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

جہاں تک اسٹیکر کا تعلق ہے جس پر ”محمد رسول اللہ“ کی جگہ ”ریاض احمد گوہر شاہی“ لکھا ہوا ہے، گوہر محمد ناصر شیخ نے کہا ہے کہ اس قسم کے اسٹیکر ملزم کے مدرسہ اور مسجد میں لگے ہوئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسٹیکر ملزم کی تخلیق / پیداوار ہیں۔ خاص طور پر کیسٹ میں اس نے ”الم“ اور ”الر“ کے بارے میں جوابات دینے سے پہلو تہی کی ہے۔

گو کہ گوہر استغاثہ عبد الحفیظ عابد نے اعتراف کیا ہے کہ ملزم کے تردیدی بیان مختلف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں مگر مندرجہ بالا کی موجودگی میں ان بیانات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے کوشش کی ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ وغیرہ نہیں ہوا، لہذا کوئی بھی مجروح نہیں ہوا، لہذا کیس جھوٹا ہے، مگر کم از کم اخبارات، استغاثہ کے گواہان عبد الحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات اور ویڈیو کیسٹ تو موجود ہیں۔

اسی طرح مدعی کے بیانات اور ملزم کے قابل اعتراض بیان پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ کیس صرف اس لئے جھوٹا نہیں ہو سکتا کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ نہیں ہوا۔ وکیل صفائی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یہ دو مذہبی گروہوں میں مذہبی تنازعہ کا

معاملہ ہے، لہذا قانون اور آئین کے تحت اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے مجھے قانون یا آئین کی شق نہیں بتائی۔

دکیل صفائی نے استغاثہ کے گواہان عبد الحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے ملزم سے کمپیوٹر کا مطالبہ کیا تھا اور ملزم کے انکار پر انہوں نے غلط خبر کو ملزم سے منسوب کر کے شائع کیا ہے، مگر یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اخبارات نے، خصوصی طور پر وہ اخبارات جو کہ عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کئے ہیں، جن میں ملزم نے تردیدی بیانات شائع کئے ہیں، کسی بھی جگہ گواہان عبد الحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر اس قسم کے الزامات عائد نہیں کئے ہیں۔ حالانکہ اخبارات جو کہ شبیر احمد نے پیش کئے ہیں شہادت میں قبول نہیں کئے گئے، جن میں سے کچھ فوٹوکاپی تھے، مگر ناقابل قبول دستاویزات کا بھی اس قسم کے موضوع پر موازنہ کے لئے نوٹس لیا جاسکتا ہے۔

دکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس ملزم اور مدعی کے مابین مذہبی چپقلش کا نتیجہ ہے لہذا جماعت اسلامی جو کہتی ہے کہ: ”پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ“ شیعہ جو کہتے ہیں کہ: ”حضرت علی خدا ہیں“ اور پیر پگار کے پیر و کار جو کہ ”بھج پکارہ“ کا نعرہ لگاتے ہیں کے خلاف مقدمہ قائم نہیں کیا گیا، جبکہ مدعی نے جرح کے دوران یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی تعلیمات اسلام جیسا کہ حضور علیہ السلام نے بتائی ہیں، پر عمل کرے گا، اس کو بھارت اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی ہے۔

اس نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ بھارت / زیارت کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اس شخص کو ہدایت بھی دے سکتے ہیں، بجز ملزم کے چونکہ اس کا چال چلن قرآن اور سنت کی ہدایت کے مطابق نہیں ہے۔

میں مندرجہ بالا حصہ پر اس فیصلہ میں کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ چاند اور حجر اسود میں تصویر نظر آنے کے الزام اور اسٹیکر میں ”محمد رسول اللہ“ کی جگہ ”ریاض احمد گوہر شاہی“ کے الفاظ جو کہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، کے سوا کسی اور الزام پر بحث نہیں کروں گا۔ نعروں اور دیگر الزامات کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کافی بحث / تحقیق کی ضرورت ہے جس کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ وقت، اور دینی امور کے بارے میں ماہرین کی آرا کی بھی ضرورت ہے۔

آخر میں ضمانت کا حکم جو کہ عدالتی گواہی بشیر احمد نے پیش کیا ہے، کو اس لئے زبرد غور نہیں لایا جا رہا چونکہ یہ نقل ہے اور مقدمہ کی اصل کاپی نہیں ہے، بلکہ یہ حکم بھی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کا تعلق سٹی پولیس اسٹیشن حیدرآباد سے ہے اور ضمانتی حکم میں ایف آئی آر کے حقائق نہیں دیئے گئے۔

مندرجہ بالا کو مد نظر رکھتے ہوئے اور وکیل سرکار کی طرف سے جو عدالتی نظائر پیش کئے گئے، ملزم نے مندرجہ بالا اعمال جان بوجھ کر کئے تھے، اور یہ کہ استغاثہ کے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر اور نکتہ نمبر ۲ پر اب یہ کیس پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے، جبکہ نکتہ نمبر ۲ پر میرا جواب اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۳ :

نکات اول اور دوم پر مقدمہ بالا بحث کو مد نظر رکھتے ہوئے اور مدعی کی شہادت

کے ساتھ ساتھ گواہان گلزار، انظفر، عبدالحفیظ اور محمد ناصر شیخ کی گواہی کی موجودگی میں یہ عیاں ہے کہ ملزم کے افعال سے توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین بزرگ اسود اور وکیل صفائی کے استدلال کہ ہنگامے پھوٹ پڑنے چاہئے تھے، ملزم اپنے افعال کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانا چاہتا تھا اور چونکہ اندریں حالات مذہبی منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے، لہذا میرا جواب نکتہ نمبر ۳ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۴ :

مندرجہ بالا شہادت از مدعی، گواہان استغاثہ گلزار، انظفر، عبدالحفیظ عابد، اور محمد ناصر شیخ سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ لوگوں میں مذہبی عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا ہے، لہذا میرا جواب نکتہ ۴ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۵ :

نکات نمبر ۱ تا ۴ پر میرے جوابات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ملزم گوہر شاہی کو زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے ۱۰ سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ 295-B مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا دی جاتی ہے، ملزم کو دفعہ 295-A کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ملزم کو ۱۲ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 295-C موت کی سزا اس لئے نہیں دی

جاری کیونکہ عدالتی کارروائی اس کی غیر حاضری میں ہوئی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ ۸ / انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ قابل سزا ہے، زیر دفعہ ۹ / انسداد دہشت گردی ایکٹ ۷ سال قید کی سزا اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ مجرم گردانے ہوئے زیر دفعہ ۷، عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرم کو مزید ۱۰ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ مجرم کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک کے بعد ایک چلیں گی۔ مجرم مفرد ہے لہذا اس کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے جائیں، اس فیصلہ کی ایک نقل ایس ایچ او ٹنڈو آدم کو ارسال کی جائے کہ وہ ملزم کو گرفتار کر کے سزا بھگتنے کے لئے سینٹرل جیل حیدر آباد کے حوالے کرے۔

دستخط

عبد الغفور میمن جج

11-3-2000

آخری گزارش :

آخر میں گوہر شاہی اور اس کے مریدین و معتقدین سے نہایت خیر خواہی اور دل سوزی سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نبی رحمت ﷺ کے دامن شفاعت سے رشتہ نہ توڑیں بلکہ اپنے غلط عقائد و نظریات سے توبہ کر کے اپنے آپ کو نبی رحمت ﷺ سے وابستہ کر لیں اور اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ

فرمائے، آمین۔

(مولانا سعید احمد جلالپوری)